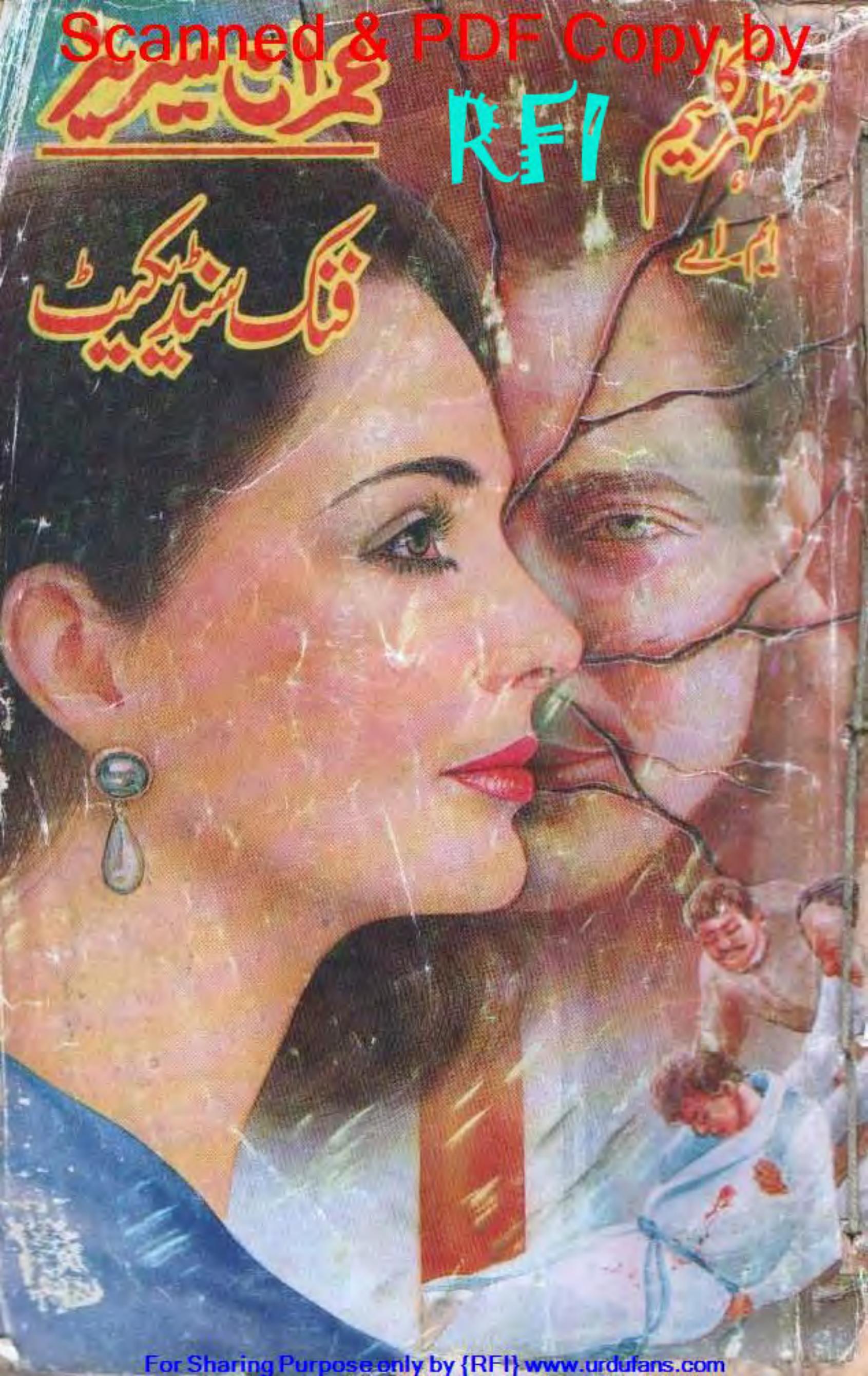


Scanned & PDF Copy by

RFI

فیک سینما کیمپ



Scanned & PDF Copy

عہان سینئر

RFI

فک سندھیکٹ

حصہ دوم

منظہر کلیم ایم، اے

بوسف برادرز پاک گیٹ
مُلتان

خاص تکین پہنچتی ہو۔ جہاں تک آپ کی بات کہ اتنی گذیاں بٹوے
میں رکھنے کے بعد وہ اسے جیب میں کیوں رکھے پھرتا ہے تو بہر حال وہ
سنڈل اشیلی جنس کا سپرنشنڈنٹ ہے اسے نقیناً یہ خطرہ نہیں، ہو سکتا کہ
کوئی اس کی جیب سے بٹوہ نکلنے کی جرأت بھی کر سکتا ہے۔ باقی رہی
یہ بات کہ استا بھاری بٹوہ جیب میں کیسے آسکتا ہے تو محترم جو بھاری
بٹوہ رکھنے کا شوق کرتے ہیں وہ جیسیں بھی بڑی بنوا سکتے ہیں۔ جسے
محاورہ مشہور ہے کہ ہاتھیوں سے دوستی ہو تو دروازے بڑے رکھنے
پڑتے ہیں۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

منظہر کلیم ایم اے

غم ان کی آنکھیں کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک اس کا ذہن لاشعوری
کی کیفیت میں رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جا گتا گیا اور اس کے
ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کامنظر کسی فلم کی
طرح ٹھوم گیا جب وہ کار میں یونیورسٹی کمپس سے واپس آرہے تھے
کہ پولیس کار نے ان کی کار کو روکا اور پھر نیلے رنگ کے دھوئیں کا فائز
اوتے ہی اس کا ذہن بند ہو گیا تھا۔ اس نے بے اختیار چونک کرا دھر
اوھر دیکھا دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ وہ ایک خاص
ہڑے کرے میں موجود تھے انہیں کرسیوں پر رسیوں سے باندھا گیا تھا
اس کے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے
لیکن ان کی گرد نیں ڈھلکی ہوئی تھیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ دو باتوں
کو ٹھوس کرتے ہی چونک پڑا۔ ایک تو یہ کہ اس کے دوسرے
ساتھیوں کے ساتھ ساتھ تغیر بھی مہماں موجود تھا اور تنور کی موجودگی

ہے صدر کے بازو میں انجکشن لگانا شروع کر دیا۔

”چیف رابرٹ سے یہ کون صاحب ہیں“..... عمران نے حیران ہو گر پوچھا۔

”سنڈیکیٹ کے چیف ہیں“..... نوجوان نے سوئی صدر کے بازو سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس سے آگے کیپشن شکل کی طرف بڑھ گیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب سمجھ گیا تھا کہ رابرٹ وہی ہے جسے فنک کا دست راست کہا جاتا ہے۔

”کیا یہ سنڈیکیٹ کا ہیڈ کوارٹر ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”اوہ نہیں۔ یہ تو ایک خصوصی اڈہ ہے۔ اسے ڈبل سیون کہا جاتا ہے“..... نوجوان نے مڑے بغیر جواب دیا اور عمران نے اس کے ساتھ ہی اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کو حرکت دینی شروع کر دی کیونکہ سنڈیکیٹ کا نام سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ انہیں کسی بھی لمحے خطرہ پیش آسکتا ہے اور پھر جب تک نوجوان سب کو انجکشن لگا کر فارغ ہوا اس وقت تک عمران رسیاں کاٹ لینے میں کامیاب بھی ہو چکا تھا۔

”تمہارا کیا نام ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”میرا نام اسکر ہے“..... نوجوان نے جواب دیا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی جسے ہی دروازہ بند ہوا۔ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے اپنی رسیاں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے

کا مطلب تھا کہ اس کو نہیں پر بھی ریڈ کیا گیا ہے جو اسے کراون نے دی تھی اور جہاں وہ تنور کو اس لئے چھوڑ آئے تھے کہ کار میں زیادہ افراد کے بیٹھنے سے پولیس انہیں ستگ نہ کرے اور دوسری بات یہ کہ وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کراون نے غداری کی ہے لیکن وہ ایسا آدمی تو نہ تھا“..... عمران نے ہوتے بھیختے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچانتک کرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ تھی جس میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ وہ عمران کو ہوش میں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا۔ ”تمہیں ہوش آگیا۔ کیے آگیا۔ ابھی تمہیں انجکشن تو لگا نہیں۔ پھر کیے ہوش آگیا۔“..... اس نوجوان نے اتنا ہی حریت بھرے لمحے میں عمران نے مخاطب ہو کر کہا۔

”کمرے کا ماحول اگر خوبصورت ہو تو مجھے بغیر انجکشن کے بھی ہوش آ جاتا ہے اور اس کمرے کے ماحول کی خوبصورتی تم خود دیکھ سکتے ہو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ اس آدمی کو کیا بتاتا کہ مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وہ خود بخود ہوش میں آگیا ہے۔

”ہونہہ۔ تم واقعی خطرناک آدمی ہو۔ چیف رابرٹ درست کہہ رہا تھا۔“..... اس نوجوان نے کہا اور پھر عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھے

اواؤں سے لگ رہا تھا کہ آنے والے چار افراد تھے۔ پھر لمبھوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے ساتھ ہی دو آدمی کے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔

"اے یہ کیا۔ یہ لوگ"..... آگے آنے والے آدمی نے اہتاںی حیرت بھر بے لججے میں کہا۔ اسی لمحے عمران اور اس کے ساتھی ان پر نوٹ پڑے۔ پھر ان دونوں کے ساتھ ساتھ ان کے عقب میں آنے والے دو مسلح افراد کو بھی اندر کھینچ لیا گیا اور پھر لمبھوں بعد ہی وہ چاروں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے جو نک عمران نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ انہیں بے ہوش کرنا ہے اس لئے سب نے اس انداز میں ہی کام کیا تھا۔ پھر صدر اور تنور ان دو مسلح افراد کے ہاتھوں سے گرنے والی مشین گئیں جھپٹ کرتیزی سے باہر نکل گئے۔ عمران نے آگے بڑھ کر بے ہوش افراد کی تلاشی تینی شروع کر دی اور پھر ایک کی جیب سے اسے ریوالور مل گیا جو اس نے اپنی جیب میں ڈال دیا۔

"ان آگے آنے والے دونوں افراد کو کرسیوں پر بٹھا کر ریسیوں سے پاندھ دو۔ ان میں سے ایک لازماً اپڑت ہو گا"..... عمران نے کہا اور لہاور اور کیپشن شکیل نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

کھوڑی در بعد صدر اور تنور واپس آگئے۔

"اس عمارت میں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے"..... صدر نے کہا۔

"خاور تم تنور کے ساتھ باہر نگرانی کرو"..... عمران نے خاور سے

صدر کی کراہ سنائی دی لیکن عمران نے اس کی طرف توجہ نہ دی اور اس نے دروازے کی دوسری طرف کان لگا دیئے لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران تیزی سے مڑا تو اس وقت تک صدر کے ساتھ ساتھ کیپشن شکیل بھی ہوش میں آچکا تھا۔

"میں تمہاری زیماں کھوتا ہوں صدر۔ ہم اس وقت شدید خطرے میں ہیں"..... عمران نے کہا اور اس نے صدر کے عقب میں جا کر اس کی ریساں کھوننا شروع کر دیں۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے ہیں"..... صدر نے اپنی ریساں خود ہٹاتے ہوئے کہا۔

"سنڈیکیٹ کا کوئی اڈہ ہے۔ تم ایسا کرو باقی ساتھیوں کو کھوں دو۔" ہم نے اندر آنے والوں کو فوری قابو میں کرنا ہے"..... عمران نے کہا اور تیزی سے کیپشن شکیل کے پیچے اگر اس کی ریساں کھوننا شروع کر دیں۔ اس دوران ایک ایک کر کے دوسرے ساتھی بھی ہوش میں آگئے تھے۔ پھر صدر بھی ریساں کھولنے میں مصروف ہو گیا اور کیپشن شکیل بھی پھر ہی لمبھوں بعد سب ساتھی ریسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اب سب ہوشیار ہو جائیں۔ ہم نے اندر آنے والوں کو بے ہوش کرنا ہے اور پھر ان سے اسلوچ لے گر باہر جانا ہے اور باقی افراد کا خاتمہ کرنا ہے"..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ملا دیئے۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آوازیں ابھریں تو وہ سب تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے لگ کر کھوئے ہو گئے۔ قدموں کی

میں کہا۔

"اس کا نام آر تھر ہے۔ رابرٹ کون ہے جس کا تم بار بار پوچھ رہے

ہے۔ ٹونی نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"پھر تو تم دونوں ہی میرے لئے بے کار ہو۔ میں تو رابرٹ سے مل کر اس سے معاہدہ کرنا چاہتا تھا۔ او کے۔ اگر تم میں سے کوئی رابرٹ نہیں ہے تو پھر مجھے وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" عمران نے خشک لجھے میں کہا اور کری سے انھ کھرا ہوا۔

"کیسا معاہدہ" اس آدمی نے یکھت چونک کر کہا۔

"جب تم رابرٹ ہی نہیں ہو اور رابرٹ کو جانتے بھی نہیں ہو تو ہر تھارے ساتھ بات کرنا ہی فضول ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہی ریو الور نکال لیا جو اس نے ہوش میں لے آئے جانے والے آدمی کے ساتھی کی جیب سے نکلا تھا اور ریو الور کا رخ اس نے اس آدمی کی طرف کر دیا۔

"اک جاؤ۔ تم اگر پو۔ ن طرح وضاحت کر دو تو تمہارے حق میں بہتر ہے گا۔" اس آدمی نے تیز لجھے میں کہا۔

"اس بات کا فیصلہ میں خود کر سکتا ہوں کہ کیا میرے حق میں بہتر ہے اور کیا نہیں۔ مجھے صرف رابرٹ سے بات کرنی ہے اور بس۔" عمران نے خشک لجھے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹریکر پرانگی کو ٹرکٹر بن اشروع کر دی۔

کہا اور خاور سر ملاتا ہوا صدر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن لے کر تنور کے ساتھ باہر نکل گیا۔

"صدر۔ اس سوت والے کو ہوش میں لے آؤ۔" عمران نے کری پر موجود ایک آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور صدر نے آنگے بڑھ کر اس آدمی کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صدر پیچے ہٹ گیا۔

"خالی کر سیاں لے کر بیٹھ جاؤ۔" عمران نے کہا۔ وہ خود بھی ایک کری اٹھا کر سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ چکا تھا پھر جب تک اس آدمی کو پوری طرح ہوش آیا اس وقت تک صدر اور گیپشن شکیل دونوں بھی عمران کے ساتھ کر سیاں رکھ کر ان پر بیٹھ چکے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ لک۔ کیا ہے۔" اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لا شوری کیفیت میں کہا۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے۔" عمران نے سرد لجھے میں کہا تو اس آدمی نے ایک جھٹکا کھایا اور پھر وہ عنور سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ اب اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھر آئی تھی۔

"میرا نام ٹونی ہے لیکن تم لوگوں نے رسیاں کیسے کھوئے ہیں۔" اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھل چکا تھا۔

"اوہ۔ تو یہ دوسری رابرٹ ہے۔" عمران نے اسی طرح سرد لجھے

"لیکن چیف تو رابرٹ ہے، جبکہ اس آدمی کا کہنا ہے کہ اس کا نام
ٹوٹی ہے اور تمہارا نام رابرٹ ہے۔ اس لئے اب تم خود بتاؤ کہ تمہارا
کیا نام ہے۔ ٹوٹی یا رابرٹ"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔
"تم پوچھ کر کیا کرو گے"..... اس آدمی نے کہا۔
"میں نے ٹوٹی سے معاہدہ کرنا ہے اور رابرٹ کو گولی مارنی
ہے"..... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہی رابرٹ ہے۔ میرا نام ٹوٹی ہے"..... اس آدمی نے کہا
اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"تم واقعی ٹوٹی ہو۔ اس لئے تم تو چھپی کرو"..... عمران نے کہا
اور پھر اس سے چہلے کہ ٹوٹی کچھ کہتا عمران نے ریوالور کا رخ اس کی
طرف کیا اور دوسرے لمحے دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ٹوٹی کے
علق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ اسی بندھی ہوتی حالت میں ہی چھپ لمحے
گئے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران نے ریوالور کا رخ پھریا اور اس کے
ساتھ ہی پے درپے دو دھماکے ہوئے اور فرش پر بے ہوش پڑے
تھے دونوں افراد کے جسم ایک لمحے کے لئے اچھے پھر چھپ لمحے ان کے
ہاتھ پیر ہلتے رہے پھر وہ بھی ساکت ہو گئے۔ ان میں سے ایک وہ
لوہو ان تھا جس نے عمران کے ساتھیوں کو ہوش دلا دیا تھا۔

"اب اس رابرٹ کے منہ سے رومال نکال لو تاکہ اب اطمینان سے
اس سے معاہدہ ہو سکے"..... عمران نے ریوالور کو واپس جیب میں
الاتھ ہوئے کہا اوز صدر نے اٹھ کر اس آدمی کے منہ سے رومال باہر

"مم۔ مم۔ میں ہی رابرٹ ہوں۔ میں رابرٹ ہوں"..... وہ آدمی
جس نے چہلے اپنا نام ٹوٹی بتایا تھا یقینت چیخ پڑا۔
"تمہارے اس ساتھی کا نام کیا ہے"..... عمران نے پوچھا۔
"اس کا نام ٹوٹی ہے۔ یہ اس اڈے ڈبل سیون کا انچارج ہے"۔
راابرٹ نے جواب دیا۔

"صفدر اس کے منہ میں رومال ڈال دو اور پھر اس ساتھ والے آدمی
کو ہوش میں لے آؤ"..... عمران نے کہا تو صدر اٹھا۔ اس نے جیب
سے رومال نکال کر زبردستی رابرٹ کے منہ میں ٹھونسا اور پھر وہ ساتھ
والے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں
ہاتھوں سے بند کر دیا۔ جلد گھومنے کے بعد اس آدمی کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ اسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اور پھر کرسی پر
بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام رابرٹ ہے"..... عمران نے تیز لمحے میں کہا تو اس آدمی
نے بھی جھٹکا کھایا اور پھر اس کے چہرے پر اہتمائی حریت کے تاثرات
اچھر آئے تھے۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیسے ہو گیا۔ تم تو بندھے ہوئے تھے"..... اس
آدمی نے حریت بھرے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن
گھومی اور وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ۔ تم نے چیف کے منہ میں رومال کیوں ٹھونس دیا ہے۔ تم
کیا چاہتے ہو"..... اس آدمی نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

سندیکیٹ بھی قائم رہے گا۔ بلکہ فنک کی ہلاکت کے بعد تم اس کی جگہ سیاہ و سفید کے مالک بن جاؤ گے لیکن اگر تم انکار کرو گے تو پھر تمہارا حشر بھی تمہارے ان ساتھیوں جیسا ہو گا۔ اس کے بعد تمہیں اس سے کوئی فائدہ نہ ہو گا کہ ہم فنک کو ہلاک کر سکتے ہیں یا نہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

”ایسا ہونانا ممکن ہے۔ اس بات کو ذہن سے نکال دو۔ میں لاکھ تم سے تعاون کرتا ہوں۔ فنک کو پھر بھی ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔“..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم اپنی بات کرو۔ کیا تم ایسا چاہتے ہو کہ نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”میرے چلہنے یا نہ چلہنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ ماسٹر فنک اگر استرا ترنوالہ ہوتا تو اب تک وہ لاکھوں بار ہلاک ہو چکا ہوتا۔“..... رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم اس سے کتنی بار روزانہ ملتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”میں زندگی میں صرف چند بار ہی اس سے ملا ہوں گا۔ وہ شاذ و نادر ہی فنک پیلس سے باہر آتا ہے اور فنک پیلس میں باہر کے آدمی کا چاہے وہ ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو داخلہ ممنوع ہے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم معہدہ کرنا نہیں چاہتے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بار

کھچ یا اور وہ آدمی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کا چہرہ منہ سے سانس نہ لینے کی وجہ سے اہتمامی سرخ پڑ گیا تھا۔

”تم نے اہتمامی سفاکی سے کام یا ہے۔ اگر تم نے مجھ سے کوئی معہدہ کرنا تھا تو پھر میرے ساتھیوں کو اس طرح ہلاک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔“..... اس آدمی نے ہوش چباتے ہوئے کہا۔

”ہو معہدہ میں تمہارے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ اس معہدے کے بارے میں تمہارے کسی آدمی کا جان لینا تمہارے لئے ہی نقصان وہ نہیں ہوتا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تمہارا نام کیا ہے۔ کیا تم علی عمران ہو۔“..... اس آدمی نے کہا۔ ”ہاں۔ میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم رابرٹ ہو اور تم یہاں فنک سندیکیٹ کے اصل چیف ہو اور فنک کے رائٹ یونڈ ہو۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے ایز پورٹ پر ہمیں ہلاک کرانے کی کوشش کی۔ پھر تم نے ہمارے دھوکے میں چیف سیکرٹری کی کوئی کوئی میلانوں سے ازادیا لیکن یہ سب کارروائی تو بہر حال ہوتی رہتی ہے۔ مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ میں تمہارے ساتھ تمہاری زندگی اور بقا کا سودا کرنا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”تم کھل کر بات کرو۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔“..... رابرٹ نے کہا۔

”میں فنک کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر تم اس کام میں میرے ساتھ تعاون کرنے کا عہد کر لو تو پھر تم بھی زندہ رہو گے اور تمہارا

کہ وہ کس طرح ہلاک ہو سکتا ہے کیونکہ تم اس کے دست راست ہو۔ عمران نے جواب دیا۔

”میں اس کا دست راست ضرور ہوں لیکن حقیقت ہی ہے کہ شکنی فنک پیلس میں داخل ہو سکتا ہے نہ ماسٹر فنک باہر آئے گا اس لئے اسے کیسے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔“..... رابرٹ نے الجھے ہونے لجھے میں کہا۔

”لیکن فنک پیلس میں تم تو داخل ہو سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”میں آج تک باوجود کوشش کے اندر نہیں جا سکا کیونکہ کسی کو اس کی اجازت نہیں ہے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”اندر موجود ملازم تو باہر آتے ہی رہتے ہوں گے اور وہ لازماً سنڈیکیٹ کے سمبران ہوں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ آج تک کسی نے انہیں نہیں دیکھا۔ نہ باہر آتے اور نہ اندر جاتے۔ ایک بار اس بارے میں جب میں نے فون پر ماسٹر فنک سے پوچھا تو انہوں نے بتایا تھا کہ یہ اس کے خاص لوگ ہیں۔ ان کے ذمہ اس کے تابع ہیں۔“..... رابرٹ نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”حالانکہ فنک کی بیٹی ویناہر ویک اینڈ پرفنک پیلس اپنے ڈیزی سے ملنے جاتی ہے اور پھر باہر بھی آتی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ صرف وہی جاتی آتی ہے لیکن اس کے لئے بھی ماسٹر نے مخصوصی انتظامات کر رکھے ہیں۔ اسے پہلے بے ہوش کر دیا جاتا ہے اور

پھر ریو الور نکال لیا۔

”میں تو کرنا چاہتا ہوں لیکن ایسے معاهدے کا فائدے کیا جس کا کوئی عملی نتیجہ ہی نہ نکل سکے۔“..... رابرٹ نے جواب دیا۔

”تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کیا۔ کیا کراون نے مخبری کی تھی۔“..... عمران نے اچانک پوچھا تو رابرٹ چونک پڑا۔

”نہیں۔ کراون ایسا آدمی نہیں تھا کہ مخبری کرتا۔“..... رابرٹ نے جواب دیا تو اس بار عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”تحاکا کیا مطلب۔ کیا وہ ہلاک ہو چکا ہے۔“..... عمران نے ہوتے چھاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری رہائش گاہ اور تمہاری کاروں کے نمبرز معلوم کرنے کے سلسلے میں وہ میرے آدمیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔ حالانکہ وہ میرا بے حد اچھا دوست تھا۔ میں ایسا نہیں چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے اپنے ان آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا جنہوں نے یہ کارروائی کی تھی۔“..... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن عمران اس کے لجھے سے ہی سمجھ گیا کہ رابرٹ جو کچھ کہہ رہا ہے جھوٹ کہہ رہا ہے۔ اس کے لجھے کا کھوکھلا پن صاف نمایاں تھا۔

”اب آخری بات کرو۔ کیا تم فنک کے خلاف میرے ساتھ معاهدہ کرتے ہو یا نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”کیسیا معاهدہ۔ مجھے کیا کرنا ہو گا۔“..... رابرٹ نے کہا۔

”میں فنک کو ہر حالت میں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ یہ تم بتاؤ گے۔

"کیا تم اس کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"کہیا شبوت۔"..... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"تم میرے سامنے فنک کو فون کرو اور اس سے کوئی ایسی بات کرو جس سے مجھے یقین آجائے کہ وہ تم پر اعتماد کرتا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔"..... رابرٹ نے کہا۔

"صفدر۔ باہر فون پیس ہو گا وہ لے آؤ۔"..... عمران نے صدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صدر سرپلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"عمران صاحب۔ جو آپ چاہتے ہیں وہ شاید ممکن نہ ہو۔"۔ اچانک کیپشن شکیل نے پاکیشیانی زبان میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔"..... عمران نے بھی پاکیشیانی زبان میں ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اتنے طویل مذاکرات رابرٹ سے اس لئے کئے ہیں تاکہ آپ رابرٹ کا روپ دھار لیں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ فنک رابرٹ پر اس قدر انداختہ اعتماد نہ کرتا ہو گا جتنا آپ سمجھ رہے ہیں۔"۔ کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں رابرٹ کا روپ کیسے دھار سکتا ہوں۔ اس کا قدو مقامت اور بسامت مجھ سے خاصی مختلف ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پھر اندر لے جایا جاتا ہے۔"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"فنک کا فون نمبر کیا ہے۔"..... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے فون نمبر بتا دیا۔

"جب فنک مطمئن ہو چکا تھا کہ ہم لوگ مارے جا چکے ہیں تو پھر تم نے ہمارے خلاف کارروائی کس کے کہنے پر کی تھی۔"..... عمران نے کہا۔

"تمہارے کوڈ نام پر نس آف ڈھمپ نے یہ تمام کارروائی کرانی ہے۔"..... رابرٹ نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"وہ کیسے۔"..... عمران نے چونک کر پوچھا تو رابرٹ نے پوری تفصیل سے بتا دیا کہ کس طرح اسے پرنس آف ڈھمپ کی کراون سے ملاقات کا عالم ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ فنک کو کسی طرح بھی ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔"..... عمران نے اس بار قدرے اکتائے ہوئے لجھ میں کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہونانا ممکن ہے۔"۔ تم ایسا کرو کہ مجھے رہا کر دو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں زندہ سلامت فاک لینڈ سے واپس بھجوادوں گا اور فنک کو کہہ دوں گا کہ تم فرار ہو گئے ہو۔"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"کیا فنک تمہاری بات پر یقین کر لے گا۔"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ میری بات پر یقین کر لیتا ہے۔"..... رابرٹ نے کہا۔

“ماسٹر۔ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اور میں نے اس بار انہیں ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن اس کو نجی میں ان کا صرف ایک ساتھی موجود ہے۔ باقی غائب ہیں۔ ہم نگرانی کر رہے ہیں جیسے ہی وہ واپس آئے ان سب کو ہلاک کر دیا جائے گا۔”..... رابرٹ نے کہا۔

“تفصیل سے رپورٹ دو۔”..... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لجھے میں کہا گیا اور رابرٹ نے وہی تفصیل دوہراؤ دی جو اس نے پہلے عمران کو بتائی تھی البتہ وہ انہیں گرفتار کرنے اور اس اڈے پر لے آنے کی ساری کہانی گول کر گیا تھا۔

“جب ان کا خاتمہ ہو جائے تو مجھے رپورٹ دینا۔”..... دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تو صدر نے فون پیس ہٹایا اور اس کا بٹن آف کر دیا۔

“تم نے دیکھا کہ ماسٹر فنک نے کسی قسم کی کوئی چھان بین نہیں کی۔ جو میں نے کہا اس نے اس پر اعتماد کر لیا۔ اب جب میں اسے رپورٹ دوں گا کہ تم سب فاک لینڈ سے واپس چلے گئے ہو تو وہ اسی طرح مجھ پر اعتماد کر لے گا۔”..... رابرٹ نے کہا۔

“تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔”..... عمران نے اچانک پوچھا تو رابرٹ بے اختیار پونک پڑا۔

“کیوں۔ تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو۔”..... رابرٹ نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا۔

“میرا مطلب لجھ اور آواز کی حد تک تھا۔”..... کیپشن شکیل نے جواب دیا۔
“کسی حد تک تمہاری بات درست ہے۔ دراصل میں یہ جاتتا چاہتا تھا کہ فنک رابرٹ پر کس حد تک اعتماد کرتا ہے۔”..... عمران نے جواب دیا اور کیپشن شکیل نے اشبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے صدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون پیس تھا۔ اس نے فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

“نمبر بتاؤ۔”..... عمران نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو رابرٹ نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے نمبر پریس کئے اور ساتھ ہی لاڈر کا بٹن بھی آن کر دیا اور پھر فون پیس صدر کی طرف بڑھا دیا۔ فون پیس میں سے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ صدر نے فون پیس رابرٹ کے کان سے لگادیا۔

“فنک پیس۔”..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

“راابرٹ بول رہا ہوں۔ ماسٹر سے بات کراؤ۔” رابرٹ نے کہا۔
“سپیشل کوڈ دوہراؤ۔”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

“ون ون۔”..... رابرٹ نے جواب دیا تو خاموشی طاری ہو گئی۔
“یس۔”..... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

“راابرٹ بول رہا ہوں ماسٹر۔” رابرٹ نے مودبانتے لجھے میں کہا۔
“بولو۔”..... دوسری طرف سے تختصر سا جواب دیا گیا۔

"مجھے تمہارے چہرے پر بوریت کے تاثرات کافی دیر سے نظر آ رہے تھے لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں دراصل یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ فنک اور رابرٹ کے درمیان عام تعلقات کس نوعیت کے ہیں اور اب ان طویل مذاکرات کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ فنک کا تعلق براہ راست سنڈیکیٹ سے نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر ہم فاک لینڈ سے اس کے سنڈیکیٹ کے سارے اڈوں کو بھی تباہ کر دیں تو بھی شاید فنک اپنے پیلس سے باہر نہ آئے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کوئی ایسا طریقہ معلوم کرنا چاہتے تھے جس سے فنک اپنے پیلس سے باہر آسکے۔"..... صدر نے کہا۔

"ہاں۔ میری کوشش ہی تھی لیکن فنک نے جو سیٹ اپ بنار کھا ہے اور اس کی گفتگو سے میں نے جہاں تک اس کے مزاج کو سمجھا ہے وہ واقعی ایک منفرد طبیعت کا مالک ہے۔ اس لئے اب آخری صورت ہی رہ گئی ہے کہ ہم اس کے پیلس میں داخل ہوں۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا کیا طریقہ ہو گا۔ کیا تنویر کی طرح بس ہم اسلحوں کے اندر داخل ہو جائیں گے۔"..... صدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کی کوشش تو صیحہ خود کشی کے برابر ہے۔ جو آدمی اپنی اکلوتی بھی کو بھی بے ہوش کر کے اندر بلوائے وہ ہمیں صحیح سلامت اپنے تک کیسے پہنچنے دے گا۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"تاکہ مجھے یقین ہو سکے کہ اگر میں تمہیں آزاد کر دوں تو تم وہی کچھ کرو گے جو تم کہہ رہے ہو۔ اگر تم واقعی ہم سے تعاون پر آمادہ ہو تو تم سب کچھ بخداوے گے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"میں بتا دیتا ہوں۔ بزنس روڈ پر ایک عمارت ہے رابرٹ ہاؤس۔ وہی میرا ہسید کو اڑ رہے۔"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"وہاں تمہارا اسٹیٹ کون ہے۔"..... عمران نے پوچھا۔
"وہاں کا انچارج راتھر ہے۔ ولیے وہ صرف انتظامی انچارج ہے۔"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"وہاں کا فون نمبر۔"..... عمران نے پوچھا تو رابرٹ نے فون نمبر بتا دیا۔

"سنو۔ شاید میں تمہیں زندہ چھوڑ دیتا لیکن تم نے کراون کو ہلاک کر دیا ہے۔ وہ کراون جو اہتمامی مخلص آدمی تھا۔ اس لئے موت جہارا مقدر ہے۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بھلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ رابرٹ کچھ کہتا عمران نے ٹریگر دبادیا اور گولی سیدھی رابرٹ کے دل میں اترنی چلی گئی۔ رابرٹ کا منہ چھخ مارنے کے لئے کھلا لیکن چھ اس کے حلق سے نہ نکلی اور اس کا جسم چند لمحے نزد پنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اس ساری گفتگو کا کیا فائدہ ہوا عمران صاحب۔"..... صدر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار، بس پڑا۔

اس کے پاس اور بھی بے شمار گروپس ہیں۔ میں نے اس کی طبیعت کو
گھو لیا ہے۔ وہ صرف احکامات دینے کا عادی ہے۔ عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ پیلس خلا میں تو نہیں ہے۔ یہیں زمین پر ہی ہے۔ اس پر
میراں تو فائز کئے جا سکتے ہیں۔ اسے طبے کا ڈھیر تو بنایا جا سکتا ہے۔ خود
ہی وہ بھی اس میں مر راجائے گا۔ تنویر نے اپنی عادت کے مطابق
بات کرتے ہوئے کہا۔

" اگر دانش منزل کے خلاف مجرم یہی حرہ استعمال کرنے کا
سوچیں تو کیا ان کا یہ حرہ کامیاب رہے گا۔ کیا دانش منزل واقعی طبے کا
ڈھیر بن جائے گی اور تمہارا چیف اس کے اندر ہونے کی وجہ سے خود
ہی مر راجائے گا۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
" میرا یہ مطلب نہ تھا۔ تنویر نے قدرے بو کھلانے ہوئے لجھے
میں کہا۔

" اس نے اپنے پیلس کو دانش منزل سے بھی زیادہ محفوظ بنار کھا
ہے اس لئے میری کوشش یہی تھی کہ کوئی ایسی صورت سامنے آجائے
کہ وہ اس پیلس سے باہر آسکے اس لئے رابرٹ کو میں نے ہر طرح سے
ٹوٹنے کی کوشش کی کیونکہ رابرٹ جس قدر اس کے قریب تھا میرا
فیال ہے کہ دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا لیکن اس نے بھی اس پیلس میں
داخل ہونے یا فنک کے کسی بھی طرح باہر آنے سے بے بسی کا اظہار
ہی کیا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

" پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ صفر نے کہا۔

" میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے عمران صاحب۔ کیپشن
شکیل نے کہا۔

" باہر چل کر بساؤ۔ خاور اور تنویر یقیناً تم دونوں سے زیادہ بورہ ہو
چکے ہوں گے۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کیپشن
شکیل مسکرا دیا۔ پھر وہ سب ایک دوسرے کے بیچے چلتے ہوئے کمرے
سے باہر آگئے۔

" بڑے طویل مذاکرات تھے۔ کیا نتیجہ نکلا۔ خاور نے انہیں
دیکھتے ہوئے کہا۔

" وہی جو نشستہ گفتند برخاستہ جسے مذاکرات کا نتیجہ نکلتا ہے۔
وہ سب اس دنیا سے ہی برخاست ہو گئے اور ہم باہر آگئے۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا ضرورت تھی اتنا مبارکبھیرا پالنے کی۔ گولی مار کر پہلے ہی ختم کر
دیتا تھا۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں تو کیپشن صاحب۔ آپ کوئی تجویز بتا رہے تھے۔ عمران
نے مسکراتے ہوئے کیپشن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" عمران صاحب۔ میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے کہ اگر ہم فنک
کی بیٹی دینا کو اغوا کر لیں تو کیا فنک اسے واپس حاصل کرنے کے لئے
اپنے پیلس سے باہر نہیں آئے گا۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

" نہیں۔ وہ سنڈیکیٹ کو حرکت میں لے آئے گا اور اس کے علاوہ

"آپ نے یہ ساری کارروائی اس محض سے وقت میں کیے کمکل کر لی۔..... صدر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔
 " یہ کام بھی مرحوم کراون کی مدد سے ہوا تھا۔..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر بلادیئے۔

"آپ نے وینا کو اس کی محی کی جو تصویر دی ہے کیا اس کے بھی
 آپ کی کوئی خاص پلاتنگ تھی۔ آپ کم از کم ہمیں تو بتائیں۔۔۔ صدر
 نے کہا۔

"ہا۔۔۔ اب بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ اب سارا
 سیٹ اپ سامنے آگیا ہے۔۔۔ یہ تصویر جس گتے پر بنائی گئی ہے وہ عام گتا
 نہیں ہے بلکہ ایک خاص قسم کے کیمیکل سے تیار شدہ شیٹ ہے۔۔۔ یہ
 تصویر جیسے ہی فنک پیلس پہنچے گی اس شیٹ سے نکلنے والی مخصوص
 شعاعیں وہاں موجود ایسے تمام حفاظتی آلات جو شعاعوں کی بنیاد پر کام
 کرتے ہیں انہیں بلاک کر دیں گی اور وہاں کسی کو بھی معلوم نہ ہو
 سکے گا کہ یہ بلاکنگ کیوں ہوتی ہے۔۔۔ وہ لامحالہ آلات میں تقصی چیک
 کرتے رہ جائیں گے اور پھر ان آلات کو ٹھیک کروانے کے لئے فنک
 کو فوری طور پر ان آلات کے ماہر کو پیلس میں بلوانا پڑے گا اور میں
 نے معلوم کر لیا ہے کہ ان آلات کو فنک پیلس میں فاک لینڈ کی ایک
 کمپنی لارک کار پوریشن نے نصب کیا ہے۔۔۔ کمپنی بھی فنک کی ذاتی
 ملکیت ہے اس کا انچارج ایک آدمی نارمنڈ ہے۔۔۔ نارمنڈ نے جس
 انھیں کو وہاں بھجوانا ہے اس کا نام الفرید ہے جو ایک عام سے فلیٹ
 میں رہتا ہے اور اس کا قد و قامت میری طرح ہے پستاخچہ الفرید کی جگہ
 میں لے لوں گا اور اس طرح آسانی سے فنک پیلس میں داخل ہو جاؤں
 گا لیکن یہ سب کچھ کل ہونا ہے کیونکہ وینا نے کل وہ تصویر لے کر فنک
 پیلس پہنچا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

الہتائی اس کے چہرے کے عضلات یکجنت کھنخ سے گئے تھے۔ وہ واقعی
الہتائی ٹھنڈے دل و دماغ کا مالک تھا۔

"ماسٹر۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے اسے ہلاک کیا
ہے۔" نوجوان نے جواب دیا۔

"کیے معلوم ہوا۔" فنک نے ہونٹ بھختے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ وہ مرے نہیں تھے اور چیف رابرٹ نے ان کا سراغ نگاہ دیا
تھا۔ چیف نے انہیں گرفتار کر کر ڈبل سیون میں بند کر دیا تھا جس کا
انچارج ٹوٹی تھا۔ پھر چیف رابرٹ خود وہاں گئے لیکن وہاں ان لوگوں
نے اہتائی حریت انگریز انداز میں اپنے آپ کو آزاد کرایا اور اس کے بعد
چیف رابرٹ، ٹوٹی اور دوسرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور ماسٹر۔
وہاں آپ کے خلاف بھی ایک بھیانک سازش کا انکشاف ہوا
ہے۔" نوجوان نے اسی طرح زور دار لمحے میں کہا۔

"کیسا انکشاف۔" اس بار فنک نے چونک کر پوچھا۔

"ماسٹر۔ جب مجھے ڈبل سیون میں چیف رابرٹ کی ہلاکت کی
اطلاع ملی تو میں نے فوراً تمہری ایکس گروپ کے چیف کو ڈبل سیون
بجوایا۔ مجھے معلوم ہے کہ ڈبل سیون کے تہہ خانوں میں اہتائی جدید
مشیزی موجود ہے اور وہاں ہونے والی ہربات باقاعدہ ریکارڈ ہوتی رہتی
ہے اور جدید ترین کیروں کی مدد سے وہاں ہونے والی ہر کارروائی کی
فلام بھی بنتی رہتی ہے۔ اس لئے میں نے تمہری ایکس گروپ کے چیف
کو کہ دیا کہ وہ وہاں سے ٹیپ اور فلم لے کر وہاں مجھے بھجوادے تاکہ

فنک ایک کتاب پڑھنے میں مصروف تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور
ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا۔ فنک نے چونک کر نوجوان کی
طرف دیکھا اور چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھرائے تھے۔
ماسٹر۔ اہتائی خوفناک اطلاع ہے۔" نوجوان نے اہتائی
وحشت چہرے لمحے میں کہا۔

"کیا یہ اطلاع تم فون پر نہ دے سکتے تھے نانسنس اور پھر بغیر
اجازت اس طرح اندر آنے کی تھیں جرأت کیے ہوئے۔" فنک
نے اہتائی سرد لیکن ناگوار سے لمحے میں کہا۔

"سوری ماسٹر۔ اطلاع ہی ایسی ہے کہ میں اپنے آپ کو قابو میں نہ
رکھ سکا۔ چیف رابرٹ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔" نوجوان نے
جواب دیا۔

"کس نے ہلاک کیا ہے اور کب۔" فنک نے پونکے بغیر کہا۔

کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
”بیٹھو مار کر۔ تم نے واقعی مجھے آج پریشان کر دیا ہے۔“..... فنک نے خشک لمحے میں کہا اور میز کے پیچے رکھی، ہوئی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ماسٹر۔ بات واقعی پریشان کن ہے لیکن شکر ہے کہ ہمیں اس کا علم پہلے سے ہو چکا ہے۔“..... مار کرنے جواب دیا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ کر اس نے سامنے میز پر رکھی، ہوئی مشین کے مختلف بننے والے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد مشین کی ایک سائیڈ پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس پر ایک ہال نما کمرے کا منظر ابھر آیا۔ کمرے میں کرسیوں پر پانچ افراد رسمیوں سے بند ہے، ہوئے بیٹھے تھے جن میں سے ایک ہوش میں تھا جبکہ باقی چار افراد کی گرد نیس ڈھلنکی ہوئی تھیں۔ یہ پانچوں ہی ایشیائی تھے۔

”ماسٹر۔ جب یہ پانچوں افراد ڈبل سیوں میں لائے گئے تھے تو یہ مقامی میک اپ میں تھے پھر ان کے میک اپ صاف کر دیئے گئے۔ یہ آدمی جو ہوش میں نظر آ رہا ہے اس کا نام علی عمران ہے۔“ میں آپ کو یہ فلم وہاں سے دکھا رہا ہوں جہاں سے اصل واقعات کا آغاز ہوتا ہے۔“..... مار کرنے کہا اور فنک نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک سرخ تھی اس کے ساتھ ہی مار کرنے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ایک ہال پریشان کر دیا۔

تفصیل معلوم ہو سکے کہ وہاں کیا ہوا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے۔ وہ فلم اور بیپ وہاں پہنچ گئی ہے اور اسے چیک کرنے کے بعد مجھے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔ اگر آپ تکلیف کریں تو سپیشل روم میں تشریف لے آئیں اور خود ساری بیپ بھی سن لیں اور فلم بھی دیکھ لیں۔“ نوجوان نے موڈ باند لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں آرہا ہوں۔“ فنک نے کہا اور نوجوان سلام کر کے مڑا اور تیز قدم اٹھاتا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ ”لیکن رابرت نے تو مجھے کہا تھا کہ ان کا صرف ایک آدمی ٹریس ہو سکا ہے۔ جبکہ یہ کہہ رہا ہے کہ رابرت نے سب کو گرفتار کر لیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کال رابرت سے جبرا کرائی گئی تھی۔“ فنک نے ہاتھ میں پکڑی، ہوئی کتاب بند کر کے ریک میں رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر وہ مڑا اور کمرے کے ایک اندر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک ہال میں داخل ہوا تو وہاں دیواروں کے ساتھ اہتاںی جدید ترین مشیزی نصب تھی۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ میز کے اوپر ایک مستطیل شکل کی مشین پڑی تھی اور ایک کرسی پر وہی نوجوان پیٹھا ہوا تھا جو فنک کے کمرے میں آیا تھا۔ ہال میں دوسری مشینوں کے ساتھ کئی افراد سفید گون تھےں کام کر رہے تھے۔

”آئیے ماسٹر۔“..... نوجوان نے فنک کو دیکھتے ہی کرسی سے اٹھ کر

بے اس ہونے والوں کے متعلق فنک کو بتایا تو فنک نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے بعد ٹونی اور اس کے دو محافظوں کی موت اور پھر عمران کی رابرٹ سے ہونے والی طویل بات چیت اس نے سنی۔ اس کے پھرے پر یہ بات چیت سن کر پہلی بار قدرے برہی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر رابرٹ کی اس کے ساتھ فون پر بات چیت اور پھر رابرٹ کی موت اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس کمرے سے ہاہر جانے کا سین اس نے دیکھا۔ اسی لمحے مار کرنے پر چند اور بُن دبائے تو سکرین پر جھمکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی منظر بدل گیا۔ اب عمران اور اس کے ساتھی ایک براہمی میں کھڑے ہوئے تھے پھر ان کے درمیان ہونے والی بات چیت میں جب وینا اور اس کی محی کی تصویر کی بات آئی تو فنک بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے پھرے پر اہتمائی حریت کے تاثرات ابھر آئے۔ تھوڑی در بعد جب عمران اور اس کے ساتھی اس کو ٹھی سے باہر نکل گئے تو مار کرنے مشین کے بُن آف کر دیئے اور سکرین تاریک ہو گئی۔

”آپ نے سب کچھ سن لیا ماسٹر۔ اگر ڈبل سیون میں یہ انتظامات نہ ہتے تو یہ تصویر والی بھیانک سازش کبھی سامنے نہ آتی اور ہم واقعی مار کھاجاتے۔..... مار کرنے کہا۔

” یہ واقعی اہتمائی خطرناک سازش ہے۔ یہ لوگ میرے تصور سے بھی زیادہ چالاک ہوشیار اور شاطر ہیں لیکن اب تم اس سازش کا توڑ کیا کر دے گے۔..... فنک نے مار کرنے سے مخاطب ہو کر کہا۔

” تمہیں ہوش آگیا۔ کیسے آگیا۔ ابھی تمہیں انجکشن تو لگا نہیں پھر کیسے ہوش آگیا۔..... کمرے میں داخل ہونے والے نوجوان کی آواز سنائی دی کیونکہ اس کے ہونٹ ہلتے سکرین پر صاف دکھائی دے رہے تھے۔

” کمرے کا ماحول اگر خوبصورت ہو تو مجھے بغیر انجکشن کے بھی ہوش آ جاتا ہے اور اس کمرے کی خوبصورتی تم خود دیکھ سکتے ہو۔..... مشین سے دوسری آواز سنائی دی اور چونکہ اس بار کرسی پر بندھے ہوئے نوجوان کے ہونٹ ہلتے تھے اس لئے فنک سمجھ گیا کہ یہ عمران بات کر رہا ہے۔

” ہونہہ۔ تو تم واقعی خطرناک آدمی ہو۔ چیف رابرٹ درست کہہ رہا تھا۔..... نوجوان نے کہا۔ اس کے بعد عمران اور اس نوجوان کے درمیان مزید گفتگو ہوئی اور وہ نوجوان عمران کے ساتھیوں کو انجکشن لگا کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی جب عمران نے لپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں تو فنک چونک پڑا لیکن اس نے کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے دیکھتا رہا۔ پھر ان سب افراد کی رسیوں سے رہائی۔ ان کے درمیان ہونے والی بات چیت کے بعد کمرے میں داخل ہونے والے چار افراد پر ان کے حملے اور انہیں بے ہوش اور بے بس کرنے کے تمام مناظر اس نے دیکھے۔

” یہ چیف رابرٹ اس کے ساتھ ڈبل سیون کا انچارج ٹونی اور ڈبل سیون کے دو محافظ ہیں ماسٹر۔..... مار کرنے کمرے میں داخل ہو کر

Scanned & PDF Copy by RFI

"مس وینا کو کل سہاں لے آنے کے بعد اس کارڈ کو فوراً صائع کر دیا جائے گا۔ اب تو یہ ہمارے لئے احتیائی آسان بات ہو گئی ہے۔" -
مارکرنے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو یہ لوگ پھر غائب ہو جائیں گے۔ سنو۔ تم نے ویسا ہی کرنا ہے جیسے اس عمران نے اس سازش کا تانا بانا بنا ہے۔ مشیزی کے خراب ہوتے ہی تم نے لارک کارپوریشن والوں کو انچینسر بھیجنے کا کہنا ہے البتہ جب انچینسر آجائے جو یقیناً عمران ہو گا تو تم نے اسے فوری طور پر بے ہوش کر کے بلیوروم میں پہنچا دینا ہے اور مجھے اطلاع کرنی ہے۔"..... فنک نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایکن ماسٹر۔ اس طرح تو یہ خطرناک ترین آدمی چیلیس میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جائے گا۔" مارکرنے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔ "میں اس کو اس کی ذہانت کی بنیاد پر ہی مات دینا چاہتا ہوں۔ اب جبکہ وہ چھپانا جا چکا ہے اب وہ سہاں اگر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور اس کے پکڑے جانے کے بعد اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنا کوئی مسئلہ نہ رہے گا اور پھر میں اپنے ہاتھوں سے اسے موت کے آنکھات اتاروں گا۔"..... فنک نے کہا۔

"یہ ماسٹر۔"..... مارکرنے جواب دیا اور فنک سر ملاتا ہوا اڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فنک چیلیس سے کچھ فاصلے پر سڑک کے کنارے ایک کار کھڑی تھی اس کار میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران اس وقت لارک کارپوریشن کے انچینسر الفرید کے میک اپ میں تھا۔ اس کی پلاتگ درست ثابت ہوئی تھی۔ وہ نیا صبح ہی حسب دستور اپنے ذیلی سے ملنے فنک چیلیس پہنچ گئی اور ظاہر ہے وہ عمران کی دی ہوئی اپنی می کی تصویر بھی ساتھ لے گئی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گذشتہ رات کو ہی الفرید کے فلیٹ میں پہنچ گیا تھا۔ انہوں نے رات کو ہی الفرید کو گھیر لیا تھا اور عمران نے اس سے باتیں کر کے اس کا لب دلپڑے اس کا انداز اور اس کے کام کرنے کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ اسے معلوم تھا کہ صبح لارک کارپوریشن کے چیئرمین کافون آئے گا اور اسے حکم دیا جائے گا کہ وہ جا کر فنک چیلیس میں مشیزی درست کرے چنانچہ صبح ہوتے ہی عمران نے الفرید کا ایسا

ڈور فون نصب تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کال کا
بٹن پریس کر دیا۔

”باہر کون ہے“..... ایک بھاری مردانہ آواز ڈور فون کے رسیور سے سنائی دی۔

”انجینئر الفرید فرام لارک کار پوریشن“..... عمران نے الفرید کی
آواز اور لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کس نے بھیجا ہے تمہیں۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

لارک کارپوریشن کے چیئرمین نارمنڈ نے "..... عمران نے جواب دیا۔

"او کے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس جہازی سائز کے پھانک کے ایک کونے میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی اور عمران سر جھکا کر اندر داخل ہو گیا لیکن اندر داخل ہو کر وہ ابھی پوری طرح سیدھا بھی نہ ہوا تھا کہ اچانک اس کی ناک پر جیسے ایک دھماکہ سا ہوا۔ بالکل اسی طرح کا دھماکہ جیسے غبارہ پھٹتے وقت ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یقینت اس طرح بند ہو گیا جیسے کیرے کا شرٹ بند ہوتا ہے۔ پھر جب اس کے ذہن پر پڑا ہوا تاریک پرده ہتا تو عمران کی آنکھیں خود بخود کھل گئیں۔ چند لمحوں تک تو وہ لاشعوری کیفیت میں رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کے سین میں کی طرح ابھر جب وہ چھوٹی کھڑکی سے سر جھکا کر اندر داخل ہو رہا تھا اور اس کی

میک اپ کر لیا تھا جو کسی مٹین یا مسیک اپ واشر سے چھیک نہ ہو سکتا تھا۔ اس نے الفریڈ کا لباس بھی پہن لیا تھا اور اس کے کام کرنے کا مخصوص بریف کیس بھی تیار کر لیا تھا اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق تقریباً دس بجے چھیر میں کافون آگیا اور عمران نے الفریڈ کے لجھ میں جواب دیتے ہوئے اسے کہہ دیا کہ وہ فور افتک پیلس جا رہا ہے۔ الفریڈ کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا کر انہوں نے ایک الماری میں بند کر دیا تھا اور اب وہ سب قتك پیلس سے کچھ فاصلے پر موجود تھے۔

"تم لوگوں نے مہیں رہنا ہے۔ کار کی سیٹوں کے نیچے مخصوص اسلک موجود ہے۔ اول تو اندر ساری کار روانی میں خود ہی مکمل کر لون گا لیکن اس کے باوجود اگر مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہوئی تو میں تمہیں ریڈ کاشن دے دوں گا۔ میں بہر حال اندر موجود حفاظتی انتظامات کو مکمل طور پر جاتے ہی زیر و کر دوں گا اس لئے تم اطمینان سے اندر داخل ہو سکو گے۔ اس کے بعد جیسی صورت حال ہو دیے کرنا۔..... عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ نیچے اترا۔ اس کے ہاتھ میں وہ مخصوص بریف کیس موجود تھا جس میں اہتمامی حساس اور جدید مشینزی کی مرمت کرنے والے جدید ترین آلات موجود تھے۔ وہ بریف کیس انھائے اطمینان سے قدم بڑھاتا فنک پیلس کے جہازی سائز کے پھائنک کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھائنک بند تھا۔ البتہ ستون پر فنک پیلس کی ایک بڑی سی پلیٹ موجود تھی۔ اس پلیٹ کے نیچے کال بیل کا بثن اور

زیادہ جدید تھے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
اسی لمحے اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی کراہ سنی تو اس نے
چونک کرتنویر کو دیکھا۔ تنویر کا سر آہستہ آہستہ اوپر کو اٹھ رہا تھا۔ پھر
اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"تم لوگ یہاں کیے پہنچ گے۔..... عمران نے تنویر سے مخاطب
ہو کر کہا تو تنویر کی گردن ایک جھٹکے سے مڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ۔ ہم کہاں آگئے۔ یہ کونسی جگہ ہے اور یہ میرے
جسم کو کیا ہوا ہے۔..... تنویر نے اہتمامی حریت بھرے بجھے میں کہا۔
" یہ لقیناً فنک پیلس ہے۔ میں تو چلو خود اندر آیا تھا لیکن تم یہاں
کیے پہنچ گے۔..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ فنک پیلس۔ لیکن ہم تو کار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
اچانک کار کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے کار کے اندر
کوئی چیز پھینکی اور اس کے ساتھ ہی میرے ذہن پر جیسے کسی نے سیاہ
چادر تان دی۔..... تنویر نے کہا تو عمران نے اشیات میں سر ہلا دیا۔
چند لمحوں بعد تنویر کے ساتھ بیٹھے ہوئے صدر نے کرہتے ہوئے سر
المحان اٹھا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں کے وقفے سے ایک ایک کر کے
سارے ساتھی، ہوش میں آگئے اور سب نے اسی طرح حریت کا اظہار کیا
جیسے تنویر نے کیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان کوئی بات
ہوتی اچانک اس شیشے والے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بانس کی
طرح لمبا اور دبلा آدمی اندر داخل ہوا جس کا سر انڈے کی طرح صاف

ناک پر کوئی غبارہ سا پھٹا تھا۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی
لیکن دوسرے لمحے اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس
کے جسم نے اس کے ذہن کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کا جسم
مکمل طور پر بے حرکت ہو چکا تھا۔ البتہ اس کا سر اس کی گردن
تک حرکت کر سکتا تھا۔ جسم بے حرکت ہونے کے باوجود وہ
ایک کرسی پر راڑز کی گرفت میں تھا اور وہ کرسی پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا
جیسے کوئی اہتمامی تھا کہ وہ آدمی کرسی پر نہ حال ہو کر تقریباً گر پڑتا ہے۔
" یہ سب کیسے ہو گیا۔..... عمران نے لاشعوری طور پر بڑی بڑی تھے
ہوئے کہا اور اس نے جب اپنی آواز سنی تو وہ بکھر گیا کہ وہ نہ صرف
سوچ سکتا ہے بلکہ بول بھی سکتا ہے۔ اس نے گردن گھما کر دونوں
ساسیڈوں پر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے ساتھ راڑز
والی کرسیوں پر صدر، کیپشن، شکلی، تنویر اور خاور بھی موجود تھے البتہ
ان کی گردنیں ڈھلنکی ہوئی تھیں وہ بے ہوش تھے۔ کمرہ خاصا بڑا تھا اور
راڑزوالی کرسیاں اس کمرے کی عقبی دیوار کے ساتھ رکھی، ہوئی تھیں۔
کرسیاں فرش پر نصب تھیں اور کمرے کی دیواریں فرش اور چھت سب
گہرے نیلے رنگ کی تھیں۔ کمرے کے ایک کونے میں شفاف شیشے
کے پارٹیشن سے بنا ہوا ایک اور کمرہ تھا جس میں چار کرسیاں موجود
تھیں اور کرسیوں کے سامنے ایک میز تھی جس پر ایک چھوٹی سی مشین
رکھی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔ یہ کمرہ خالی تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہاں انتظامات میری توقع سے بھی کہیں

میں پیلس میں داخل ہونے کی پلاتنگ کی وہ واقعی تھماری ذہانت کی روشن دلیل ہے۔ تم سے البتہ صرف اتنی غلطی ہو گئی کہ تم نے مجھے بھی عام بدمعاش سمجھ لیا تھا۔ تھیں یہ اندازہ نہ تھا کہ اس مخصوص اڈے میں بھی ایسی مشینزی موجود ہے جس نے تھارے اور رابرٹ کے درمیان ہونے والی گفتگو کے ساتھ ساتھ تھماری اور تھارے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی تمام گفتگو ٹیپ کر لی ہے اور تھماری دہان ساری کارروائی کی مسلسل فلم بن رہی ہے۔ تھماری اور تھارے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سے ہی سمجھے تھاری اس پلاتنگ کا عالم ہوا اور نہ یقیناً میں مار کھا جاتا۔..... فنک نے اسی طرح سرد اور سپاٹ لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ولیے وینا کو تو اپنی می کی تصویر پسند آئی تھی۔ کیا تھیں اپنی بیگم کی تصویر پسند آئی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا چونکہ فنک نے بھی انسے تم سے مخاطب ہو کر بات کی تھی اس لئے اس نے بھی جواب اسی لمحے میں دیا تھا۔

”ہاں۔ اچھی تصویر تھی۔..... فنک نے جواب دیا۔

”میرا تھارا بیٹی وینا سے معابدہ ہوا تھا کہ وہ تم سے مل کر اس تصویر کی جو قیمت مقرر کرائے گی وہ مجھے قبول ہو گی۔ اب جبکہ تم بھی یہاں موجود ہو اور مس وینا بھی اور تھیں یہ تصویر بھی پسند آچکی ہے تو پھر بولو کیا قیمت مقرر کرتے ہو اس کی۔..... عمران نے اسی طرح الینان بھرے لجے میں کہا۔

تحاں پڑھہ لمبو ترا تھا۔ ٹھوڑی لمبو تری سی تھی اور پھرے کی ہڈیاں یا ہبر کو نکلی ہوئی تھیں آنکھیں پھرے کی مناسبت سے کافی بڑی اور خمار آلوذی تھیں۔ وہ بڑے باوقار انداز میں چلتا ہوا آیا اور ایک کرسی پر بیٹھے گیا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہی فنک سندھیکیٹ کا سربراہ فنک ہے کیونکہ اس کا حلیہ وہ کراون سے پہلے ہی معلوم کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی اور اسے دیکھ کر نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھی بھی پہچان گئے کہ وہ وینا ہے۔ وینا فنک کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھے گئی۔ اس کے پھرے پر حریت کے ساتھ ساتھ قدرے پر یشانی کے تاثرات بھی ہنا یاں تھے۔ ان کے یونچے دوآدمی تھے دونوں ہی نوجوان تھے وہ ان کے عقب میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھے گئے۔ فنک نے ہاتھ پڑھا کر سامنے رکھی ہوئی مشین کا کوئی بٹن دبایا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو اوپر چھت سے ہلکی سی چٹک کی آواز سنائی دی۔

”عمران اور پاکشیا سیکٹ سروس کے سپرزا کو فنک اپنے پیلس میں خوش آمدید کہتا ہے۔..... ایک سپاٹ اور سردی آواز سنائی دی۔ بے حد شکریہ مسٹر فنک اور مس وینا فنک۔ آپ کا پیلس دیکھئے کی ہمیں حسرت ہی رہ گئی۔ میں نے تو ساتھا کہ اہتمائی شاندار پیلس ہے لیکن نجانے آپ نے کیوں ہمیں اسے اچھی طرح دیکھنے سے محروم رکھا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس لئے کہ تھارے متعلق مشہور ہے کہ تم اہتمائی حد تک خطرناک اور ذہین اسجنت ہو دیے جس طرح تم نے الفریڈ کے روپ

ہوا تھا جس سے ایک خاص قسم کی شعاعیں ہر وقت نکلتی رہتی تھیں اور ہمارے ساتھ انوں کے پاس ایسی مشیزی تھی جو ان نظر میں آنے والی شعاعیں کو چیک کر سکتی تھیں۔ اس مشین کے ذریعے یہ شعاعیں چیک کی گئیں اور نقشے پر اس جگہ کو بھی مارک کیا گیا تو نشانہ ہی ہو گئی اور فائل واپس حاصل کر لی گئی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات تھی۔ ٹھیک ہے۔ آئندہ فائل حاصل کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا۔ تمہارا شکر یہ کہ تم نے یہ بات بتا دی ہے اور اس کے انعام میں تمہارے ساتھ میں یہ رعایت کر رہا ہوں کہ تمہارے ساتھیوں کو تو اہتمامی عبر تاک موت مارا جائے گا جب کہ تمہیں آسان موت دی جائے گی۔..... فنک نے کہا۔

"تم نے موت سپلانی کرنے کی کوئی دکان بھول رکھی ہے فنک کہ ہاں موت کی مختلف قسموں کی بوریاں رکھی ہوئی ہیں۔ کسی میں عبرت ناک موت ہے اور کسی بوری میں آسان موت۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسے ہی سمجھ لو۔ یہ میرے سامنے جو مشین رکھی ہوئی ہے اس میں بے شمار بٹن لگے ہوئے ہیں۔ بس مجھے بٹن دبانے ہوں گے اور موت تم پر وار ہو جائے گی۔..... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن ہمیں وضاحت تو کرو کہ عبرت ناک موت کے کہتے ہیں اور آسان موت کے کہتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"تم پاکیشیا میں اپنا اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتاؤ۔ اس کی قیمت وہاں جمع کرادی جائے گی۔..... فنک نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا۔

"کتنی قیمت۔..... عمران نے کہا۔
"جس قدر تم اپنے دارثوں کے لئے چھوڑ جانا چاہو۔..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو مجھے ہمیں یہ سوچتا ہے گا کہ میراوارث کون بن سکتا ہے اور اس کے لئے کافی وقت چاہئے۔..... عمران نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں تم نے اپنی طبیعت کے مطابق کافی باتیں کر لی ہیں۔ اس لئے اب کچھ میری طبیعت کے مطابق بھی باتیں ہو جائیں۔" فنک نے سپاٹ لمحے میں کہا۔

"ہاں ہاں۔ بالکل۔ ضرور۔ تمہاری طبیعت ولیے بھی مجھے پسند آتی ہے۔ قلفی کی طرح ٹھنڈی بھی اور ڈالٹہ دار بھی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے میرے آدمیوں سے ڈیفس فائل فوراً واپس حاصل کر لی تھی۔ اس کے لئے تم نے کیا طریقہ اختیار کیا تھا کیونکہ مجھے جو روپورٹ ملی ہے اس کے مطابق تمہارا ان تک پہنچنا ناممکن تھا لیکن تم براہ راست ان تک پہنچ گئے اور وہ بھی اہتمامی کم وقت میں۔..... فنک نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو بڑی معمولی سی بات تھی۔ اس فائل میں ایسا کیمیکل لگا

پارٹیشن والے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تھاری لڑکی تم سے زیادہ فہیں ہے فنک۔ اس نے اپنے آپ کو ان حالات سے بچایا ہے جن کا تم ابھی شکار ہونے والے ہو۔" عمران نے جواب دیا۔

"ایسی باتوں سے تم کچھ حاصل نہ کر سکو گے مسز علی عمران"..... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر محلی کی تیزی سے بٹن دبادیا۔ دوسرے لمحے چھت سے کھٹاک کی آواز سنائی دی اور نیلے رنگ کی شعاعوں کا ایک دھارا سا چھت سے نکل کر قطار میں سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے خاور کے جسم پر پڑا۔ عمران کے سارے ساتھیوں کے چہرے بگڑ گئے لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر کھٹاک کی آواز سنائی دی اور نیلے رنگ کی شعاعوں کا دھارا غائب ہو گیا۔ لیکن خاور اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا البتہ اس کا ذھنیلا پڑا ہوا جسم یکخت تر سا گیا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ اس آدمی پر بلا سڑ زیر نے اثر کیوں نہیں کیا۔" الک نے احتیانی حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"اگر یہی عبرت ناک موت ہے فنک تو پھر میں بھی ایسی عبرت ناک موت مرنے کے لئے تیار ہوں"..... عمران نے طنزیہ انداز میں لفڑی لگاتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تھاری یہ جرأت کہ تم نے مجھے چیلنج کرو۔" فنک نے

" بتانے سے بہتر ہے کہ جہیں اس کا تجربہ دکھا دوں۔" تھارا جو ساتھی قطار میں سب سے آخر میں بیٹھا ہوا ہے میں اس پر عبرت ناک موت وارد کر رہا ہوں۔ اس کی جو حالت ہو گی اس سے جہیں خود بخود معلوم ہو جائے گا کہ عبرت ناک موت کے کہتے ہیں"..... فنک نے اسی طرح ٹھنڈے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ مشین کی طرف بڑھا۔

"ایک منٹ رک جاؤ فنک"..... عمران نے تیر لمحے میں کہا تو فنک کا ہاتھ رک گیا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔"..... فنک نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔ "تھاری بیٹھ وینا بے حد معصوم اور شریف لڑکی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اسے تھاری ان کارستانیوں کا کوئی علم نہیں ہے جو تم یہاں بیٹھ کر کرتے رہتے ہو۔ کیا تم اس کے سامنے بے گناہ انسانوں کو عبرت ناک یا آسان موت مارنا پسند کرو گے۔ بہتر ہی ہے کہ اسے واپس بھجوادا اور پھر جو جی چاہے کرتے رہو۔"..... عمران نے کہا۔

"میں جا رہی ہوں ڈیڈی"..... یکوت وینا نے جواب تک خاموش بیٹھی، ہوئی تھی ایک جھنکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "ٹھیک ہے۔ مار کر جاؤ اور وینا کو اس کی آرام گاہ تک پہنچا آؤ۔"..... فنک نے کہا تو عقی کر سیوں پر بیٹھے ہوئے نوجوانوں میں سے ایک نوجوان انہا اور پھر وینا کے پیچھے چلتا ہوا اس شیشے کے

"میں نے ان پر بلاسٹر ریز فائر کی ہیں لیکن ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔ حالانکہ اب تک تو ان کے جسموں پر موجود گوشت بھی پانی بن کر بہر جانا چاہئے تھا۔ لیکن یہ تو دیے کے دیے ہی بیٹھے ہیں۔ ان کے حلقت سے چیخنیں نکل رہی ہیں اور انہیں کوئی تکلیف ہو رہی ہے۔" فنک نے چیختے ہوئے کہا۔

"ماسٹر۔ ریز فائر تو ہوئی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ کشم تو درست ہے شاید ریز کی ماہیت میں کوئی فرق پڑ گیا ہو گا۔ مجھے چیک کرنا ہو گا۔ آپ ایسا کریں کہ انہیں گولیوں سے اڑا دیں۔"..... مار کر نے کہا۔

"نہیں پہلے تم جا کر چیک کرو کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ کیے ہوا ہے کس نے ایسا کیا ہے۔ یہ بندھے ہوئے بیٹھے ہیں۔ یہ کہاں جا سکتے ہیں میں انہیں عبرت ناک موت مارنا چاہتا ہوں۔"..... فنک نے تیز لمحے میں کہا۔

"میں ماسٹر۔ میں ابھی چیک کرتا ہوں۔"..... مار کرنے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"تم فکر مت کرو۔ تمہیں بہر حال عبرت ناک موت ہی مارا جائے گا۔"..... فنک نے مار کر کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے وہ بھی اس شیشے والے کمرے سے غائب ہو گیا۔

"یہ سب کیا ہوا ہے عمران صاحب۔"..... صدر نے فنک کے

پہلی بار اسی طبیعت کے بر عکس چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے کیے بعد دیگرے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی چھٹ سے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں نکلنے لگیں اور عمران سمیت سب کے جسموں پر وہی نیلے رنگ کی شعاعوں کے دھارے پڑنے لگے اور پہلے کی طرح ایک لمحے بعد دوبارہ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی یہ دھارے غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران نے محسوس کیا کہ اس کے بے حس و حرکت جسم میں جیسے اچانک روح پڑ گئی، ہو اس کا جسم بے اختیار تن سا گیا۔

"بلااؤ۔ مار کر کو بلااؤ۔ جلدی بلااؤ۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔" یہ بلاسٹر ریز نے ان پر اثر کیوں نہیں کیا۔"..... فنک نے چیختے ہوئے کہا اور عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا آدمی اٹھا اور بھلی کی سی تیزی سے شیشے والے اس پارٹیشن سے باہر نکل گیا۔

"تم نے دیکھ لیا فنک کہ تم اپنے پیلس میں بھی ہم پر موت وارد کرنے میں بے بس ہو چکے ہو۔ البتہ اگر اللہ کو منظور ہو تو یہ پیلس چہار امدفن بننے گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ کیا تم نے کچھ کیا ہے۔ لیکن تم کیا کر سکتے ہو۔ تم تو بے بس بیٹھے ہوئے ہو۔"..... فنک نے تیز لمحے میں کہا اسی لمحے شیشے والے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی مار کر تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا ماسٹر۔"..... مار کرنے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

”بہاں دروازے سسٹم کے تحت بندودار ہوتے ہوں گے البتہ اس شیشے کے پارٹیشن والے کمرے کا دروازہ موجود ہے۔ اس لئے ہم نے اس راستے سے نکلنا ہے۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے اس شیشے کے پارٹیشن والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے یونچے تھے۔

”تنویر۔ آؤ میرے کاندھوں پر بیٹھ کر اپر انھوں اور پھر دوسری طرف کو دجاو۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ پہلے آپ جائیں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دیوار کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا۔ عمران سر بلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے کیپشن شکیل کے دونوں کاندھوں پر پیر رکھے اور جھک کر اس کا سر پکڑا۔ کیپشن شکیل ایک جھنکے سے انھ کر کھدا ہوا شیشے کی دیوار اور چھت کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ تھا لیکن یہ فاصلہ بہر حال استاتھا کہ اس میں سے ایک آدمی آسانی سے گزر سکتا تھا۔ کیپشن شکیل کے اوپر اٹھتے ہی عمران نے اچھل کر شیشے کی دیوار کے سرے کو دونوں ہاتھوں سے پڑا اور دوسرے لمجے اس کا جسم ایک جھنکے سے اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جب عمران کے بازو پوری طرح سمت گئے تو عمران کے جسم نے تیزی سے جھکولا کھایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم گھومتا ہوا اس خلاسے گزر کر دوسری طرف لٹک گیا اور پھر پلک جھپکنے میں عمران دوسری طرف کو دیگا۔ اس کے پیروں سے ہی زمین پر لگے وہ ایک بار اچھلا اور پھر سیدھا ہو گیا۔

جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 ”کچھ نہیں فتنک نے خداوی دعویٰ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا دعویٰ پسند نہیں آیا۔“..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا سانس اندر کی طرف ھٹھنگ کر کر اپنے جسم کو سکریدا اور پھر تیزی سے اوپر کو کھسکنا شروع کر دیا۔ راڑز جو چھٹے اس کے جسم کے ڈھیلے پڑنے کی وجہ سے اسے بہت نائٹ محسوس ہو رہے تھے لیکن اب جسم تن جانے کی وجہ سے اور پھر سانس اندر ھٹھنگنے کی وجہ سے اب ان راڑز اور عمران کے جسم کے درمیان قدرے فاصلہ پیدا ہو گیا تھا چنانچہ عمران کا جسم اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ کو اس کی رفتار خاصی کم تھی لیکن بہر حال وہ اوپر کو اٹھتا جا رہا تھا۔ عمران نے مسلسل سانس روک رکھا تھا اور پھر دوسرے بعد ہی وہ اچھل کر کر سی پر کھدا ہو گیا اور دوسرے لمجے اس نے نیچے فرش پر چھلانگ لگادی۔ اب وہ کرسی کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی کرسیوں کے عقب میں گیا اور پھر کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے ساتھیوں کے جسموں کے گرد موجود راڑز کرسیوں کے بازوؤں میں غائب ہوتے چلے گئے اور وہ سب ایک ایک کر کے آزاد ہو گئے۔
 ”لیکن عمران صاحب۔ اس ہال کا تو کوئی دروازہ بھی نہیں ہے۔“..... پہلے میں سمجھا تھا کہ شاید عقیبی طرف دروازہ ہو گا لیکن اب تو عقیبی طرف بھی کوئی دروازہ نہیں ہے۔“..... صدر نے اہتمامی حریت بھرے لجھ میں کہا۔

عمران سر کے بل نیچے گرا تھا کیونکہ جس وقت فرش غائب ہوا تھا اس کا قدم آگے کی طرف بڑھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم بھی قدرے آگے کی طرف جھکا ہوا تھا اس لئے فرش غائب ہوتے ہی وہ سر کے بل نیچے گرنے لگا تھا۔ اس نے نیچے گرتے ہوئے اپنے آپ کو سن بھالنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے کوئی نامانوس سی گیس اس کے ذہن سے نکرائی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس کا ساتھ چھوڑ گیا۔ بس آخری احساس یہی تھا کہ وہ اسی طرح سر کے بل نجانے کس اتحاہ گہرائی میں گرتا چلا جا رہا ہے۔ پھر جس طرح تاریک بادلوں میں آسمانی بھلی چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن پر روشنی کی لکیری ہبرائی اور پھر یہ روشنی بڑھتی چلی گئی۔

”اسے ہوش آرہا ہے مس“..... ایک مردانہ آواز عمران کے کانوں سے نکرائی اور اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس کی آنکھیں کھل گئیں۔

”شکر یہ ورنہ میں تو سمجھی تھی کہ تمام کوشش بے کار چلی جائے گی“..... ایک نسوائی آواز عمران کے اپنے دائیں کان پر سنائی دی اور اس کی گردن تیزی سے اس طرف کو گھوم گئی اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بڑی طرح چونک پڑا کہ فتنک کی بیٹی وینا اس کے قریب کھڑی تھی۔ عمران بستر پر لیٹا ہوا تھا اور یہ بستر اور کمرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی اسپیتال میں ہے۔

”اب یہ بالکل ٹھیک ہیں مس“..... دوسری طرف سے وہی

”میں اس کمرے کا دروازہ کھوتا ہوں“..... عمران کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے وہ اس پارٹیشن والے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا اور اپنے ساتھیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی در بعد سرراہٹ کی تیز آواز ابھری اور ایک سائیڈ میں دیوار کا درمیانی حصہ تقسیم ہو کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گیا۔

”آؤ جلدی“..... عمران نے اس خلاسے جھانکتے ہوئے کہا اور وہ سب تیزی سے اس خلاکی طرف بڑھے۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک سائیڈ پر ایک قد آدم مشین موجود تھی۔ جیسے ہی عمران کے ساتھی اس خلاسے نکل کر اس کمرے میں آئے عمران نے مشین کا ایک بٹن پر لیس کر دیا اور سرراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی خلا برابر ہو گیا۔

”آؤ“..... عمران نے کہا اور اس کمرے کے ایک کونے میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر اس نے دوسری طرف جھانکا تو یہ ایک طویل راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی۔

”آؤ“..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی اس کے پیچے تھے لیکن ابھی انہوں نے نصف راہداری طے کی ہو گی کہ اچانک سرراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی ان سب کے قدموں تلے سے فرش اچانک غائب ہو گیا اور تیزی چلنے کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بروقت سن بھال نہ سکے اور دوسرے لمحے کچھ پشت کے بل اور کچھ سر کے بل نیچے گرتے چلے گئے۔

ریوالونگ کری موجود تھی۔

”بیٹھو“..... وینا نے اس ریوالونگ کری پر بیٹھتے ہوئے عمران کو میز کی دوسری طرف موجود کر سیوں میں سے ایک کری پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ باتیں بعد میں ہوں گی۔ پہلے بچھے میرے ساتھیوں سے ملواو“..... عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لجھے میں کہا تو وینا نے میز کے کنارے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جک کی آواز کے ساتھ ہی سائیڈ دیوار پر ایک کافی بڑی جگہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گئی۔

”دیکھو“..... وینا نے کہا اور عمران نے نظریں گھما کر دیکھا۔ سکرین پر ایک بڑے کمرے کا منظر تھا جس میں صوفوں پر اس کے سارے ساتھی بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن ان سب کے چہروں پر خاصی تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یہ اس لئے پریشان نظر آرہے ہیں کہ انہیں ابھی تک تمہارے ہوش میں آنے کی اطلاع نہیں ملی“..... وینا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھوئی اور اس میں سے ایک کارڈ لیں فون نکالا اور پھر اس کے دو بنی پریس کر دیئے۔ عمران نے دیکھا کہ کمرے میں موجود اس کے ساتھی چونک کراکی سائیڈ پر بڑی ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر صدر اٹھ کر فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور انٹھایا۔

”مسٹر صدر۔ میں وینا بول رہی ہوں۔ مسٹر علی عمران کو ہوش

مردانہ آواز سنائی دی اور عمران کی گردن گھومی تو اس نے سفید گون پہننے ایک ادھیرہ عمر ڈاکٹر کو کھڑے دیکھا۔

”ٹھیک ہے آپ جائیں۔ میں اسے ساتھ لے جاؤں گی۔ چلو عمران نیچے اترو اور میرے ساتھ آؤ“..... وینا نے کہا۔

”وہ۔ وہ۔ میرے ساتھی۔ وہ کہاں ہیں“..... عمران کو اچانک لپنے ساتھیوں کا خیال آگیا تھا۔

”وہ ٹھیک ہیں اور محفوظ جگہ پر بھی ہیں۔ صرف تمہاری بے ہوشی ختم ہونے میں نہ آرہی تھی“..... وینا نے کہا۔

”تم پہلے بول پڑتیں تو یقیناً یہ بے ہوشی اتنی طویل نہ ہوتی۔“ عمران نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اس کے جسم پر وہی لباس تھا جو وہ الفریڈ کے روپ میں پہن کر فنک پیلس میں داخل ہوا تھا۔

”آؤ۔ باتیں بعد میں ہوں گی“..... وینا نے کہا اور مڑ کر کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ولیے اب وہ معصوم سی لڑکی کی بجائے اہمیتی باوقار خاتون لگ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی اور وقار ساتھا۔ اس کی چال بھی لڑکیوں جیسی نہ تھی۔ عمران بستر سے نیچے اترنا اور اس کے پیچے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر ایک رہداری تھی۔ رہداری کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ وینا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ عمران اس کے پیچے اس کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک بڑی سی دفتری میز تھی اور اس کے سامنے دو کرسیاں اور میز کے پیچے ایک اوپنی نشت کی

جائے گی - فی الحال میرے حق میں دعا کرنا کیونکہ ابھی مس وینا مذکرات کرنا چاہتی ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کر دیا۔

”اسی لمحے وینا نے میز کے کنارے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور چٹک کی آواز کے ساتھ ہی دیوار پر نظر آنے والی سکرین غائب ہو گئی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس میز پر رکھ دیا جسے وینا نے الٹا کر میز کی دراز میں ڈالا اور میز کی دراز بند کر دی۔ وہ شاید ہر کام قرینے اور باقاعدگی سے کرنے کی عادی تھی۔

”تم کیا پہنا پسند کرو گے۔..... وینا نے میز کی دراز بند کرتے ہوئے اسی طرح اہمیتی سنجیدہ لمحے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ تم کافی جلدی میں ہو اور اخلاق اپنے کے بارے میں پوچھ رہی ہو۔ اس لئے فی الحال کچھ نہیں۔..... عمران نے یلفٹ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”مسڑ علی عمران۔ پہلے تو تمہیں میں یہ بتا دوں کہ میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنی جان پر کھیل کر نہ صرف بچایا ہے بلکہ انکا چیل سے تم لوگوں کو اس طرح باہر لے آئی ہوں کہ فنک کو اسی معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم لوگ کہاں گئے ہو۔..... وینا نے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”اس کے لئے بے عذر گیر یہ۔ لیکن تم اپنا اصل تعارف تو کرا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وینا کی بات سنتے ہی اس

آگیا ہے اور وہ اس وقت میرے ساتھ میرے دفتر میں موجود ہیں۔ میں نے ان سے چونکہ اہمیتی ضروری باتیں کرنی ہیں اس لئے وہ تھوڑی در ب بعد آپ سے ملنے آئیں گے۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو ان سے بات کر لیں۔..... وینا نے اہمیتی سنجیدہ لمحے میں کہا اور فون پیس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”السلام علیکم و رحمۃ اللہ برکاتہ یا برادران یوسف ثانی۔“ - عمران نے کہا۔

”و علیکم السلام عمران صاحب۔ لیکن آپ نے ہمیں یہ لقب کیے دے دیا۔..... دوسری طرف سے صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”جس طرح تم مجھے کنوئیں میں گرا کر خود اطمینان سے کرے میں بینچے گپیں ہائک رہے ہو تو اور کیا کہوں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہم تو خود آپ کے ساتھ ہی کنوئیں میں گرے تھے۔ البتہ ہمیں جلدی ہوش آگیا لیکن آپ کے شاید سر پر چوت آئی تھی جس وجہ سے آپ کو ہوش نہ آ رہا تھا اور اب ہوش آگیا ہے لیکن شاید اثرات ابھی تک باقی ہیں۔..... صدر نے جواب دیا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ یہ باتیں بعد میں کر لیں۔ میں نے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔..... وینا نے کہا۔ ”اوے۔ ابھی تفصیل سے ملاقات ہو گی تب باقی اثرات کا جائزہ لیا

"ویے سچی بات یہ ہے کہ اگر تم میک اپ میں ہو تو پھر ایسا مکمل میک اپ میں نے پہلے بھی نہیں دیکھا تھا۔..... عمران نے سنبھیڈہ لجئے میں کہا۔

"میرا نام ریٹا ہے لیکن میں گذشتہ ایک سال سے وینا بنی ہوئی ہوں۔ وینا کو ختم کر دیا گیا ہے۔ میں ایک تنظیم کی سربراہ ہوں اور فنک تو صرف فاک لینڈ کے سندیکیٹ اور پسند گروپوں کا انچارج ہے جبکہ میری تنظیم میں الاقوامی حیثیت رکھتی ہے۔ اس تنظیم کا نام ہارڈ راک ہے۔ یہ تنظیم سرکاری بھی کہلانی جا سکتی ہے اور پرائیویٹ بھی۔ سرکاری اس انداز میں کہ اس تنظیم کو دراصل فاک لینڈ کی حکومت نے قائم کیا ہوا ہے لیکن وہ اسے سرکاری طور پر قبول نہیں کرتے۔ بہر حال یہ سرکاری اور پرائیویٹ اس لحاظ سے کہ میں سرکاری کاموں کے علاوہ بھی ہر کام اس تنظیم کے ذریعے کرالیتی ہوں جس کی کوئی حکومت سرکاری طور پر اجازت نہیں دے سکتی۔ لیکن میں فنک کی بیٹی وینا بھی بنی ہوئی ہوں اس لئے کہ فنک کی موت کے بعد میں نہ صرف فنک کی بے پناہ دولت کی مالک بن جاؤں بلکہ میں اس کے سندیکیٹ کی سربراہ بھی بن جاؤں گی۔ جب تم یونیورسٹی اُکر بھے سے ملے اور تم نے بھے میری می کافوٹو دیا تو حقیقتاً میں یہی سمجھی تھی کہ تم اس فوٹو کو فروخت کرنا چاہتے ہو۔ فوٹو واقعی بھے بے حد پسند آئی تھی چنانچہ آج میں جب یونیورسٹی سے فنک پیلس پہنچی تو فوٹو میرے پاس تھا لیکن فنک نے فوٹو بھے سے لے لیا اور پھر مار کر کو بلا کر اس نے وہ فوٹو اس

کے چہرے سے سنبھیڈہ کا خول جسے اتر سا گیا تھا۔
"اصل تعارف۔ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے۔ میں وینا ہوں فنک کی بیٹی۔..... وینا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری۔ ویے مجھے عورت شاسی کا دعویٰ تو نہیں ہے کیونکہ میرا واسطہ ابھی تک صرف اماں بی سے ہی پڑا ہے اور اماں بی عورت ہونے کے باوجود شناسی یا شناسائی کا نام سنتے ہی ایسی تڑا تڑ جو تیاں مارتی ہیں کہ سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں لیکن پھر بھی استاد میں ضرور جانتا ہوں کہ تم وینا بہر حال نہیں ہو۔ ویے تم نے وینا کا میک اپ اس ماہر انداز میں کیا ہے کہ میں اب تک اس میک اپ کو پہچان نہیں سکا۔ اس لئے میرے درخواست ہے کہ اپنے میک اپ کے استاد کا نام بتا دو تاکہ میں بھی اس کے سامنے دس گز کی پگڑی اور سمجھائی کا ڈبہ رکھ کر اس کی شاگردی قبول کر لوں۔..... عمران نے جواب دیا تو وینا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم نے کیا پہچان لیا کہ میں وینا نہیں ہوں حالانکہ فنک تک مجھے نہیں پہچان سکا۔..... وینا نےہستے ہوئے کہا۔

"تم نے جس لجئے میں فنک کا نام لیا ہے اس لجئے میں کوئی بیٹی اور وہ بھی جو اپنے باپ سے بے پناہ محبت کرتی ہو۔ اس طرح نام نہیں لے سکتی۔..... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر سمجھیک ہے۔ میں سمجھی کہ تم نے میزے میک اپ میں کوئی خامی دیکھ لی ہے۔ وینا نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

اہتائی مطمئن اپنی لائبریری میں بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ تم لوگوں نے فرار ہونے کی کوشش کی تھی لیکن مار کرنے پر وقت تمہیں زہر لیلے کنوئیں میں گرا کر تمہارا خاتمہ کر دیا ہے اور اب تک اس زہر لیلے کنوئیں میں تمہارا گوشت تو ایک طرف تمہاری ہڈیاں بھی گل سڑپکی ہوں گی۔ میں نے بھی یہی ظاہر کیا کہ تم واقعی مر چکے ہوں گے لیکن مجھے معلوم تھا کہ ایسا نہیں ہوا۔ میں نے پڑھانی کے دباو کا بہانہ کر کے فنک سے واپسی کی اجازت چاہی اور فنک کے آدمی مجھے یونیورسٹی چھوڑ گئے۔ میں وہاں سے سیدھی ہہاں اپنے ہسید کوارٹر آگئی۔ میں جب ہہاں پہنچی تو مجھے معلوم ہوا کہ تمہارے ساتھیوں کو تو ہوش آگیا ہے لیکن تم ابھی تک بے ہوش ہو۔ مجھے بے حد تشویش ہوئی۔ بہر حال تم ہوش میں آگئے اور اب تم ہہاں موجود ہو۔ وینا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ عمران خاموشی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔

"بے حد شکریہ وینا۔ تم نے مجھے اور میرے ساتھیوں کو بچا کر واقعی ہم پر احسان کیا ہے اور ہم مشرقی لوگوں کی فطرت ہے کہ ہم احسان کا وزن زیادہ دیر تک اپنے کاندھوں پر نہیں رکھتے۔ اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ تم ہم سے کیا چاہتی ہو تاکہ تمہارا کام کر کے ہم احسان کا بوجھ اپنے کاندھوں سے اتار دیں۔" عمران نے ایک بار پھر اہتائی سنجیدہ لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی ذین آدمی ہو۔ بہر حال میں بھی صاف بات کرنے کی

کے حوالے کر دیا اور اس وقت فنک نے مجھے اس فون کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور تمہارے بارے میں بھی بتایا۔ پھر جب فنک کو بتایا گیا کہ تم اپنے ساتھیوں سمیت گرفتار ہو کر بیلووروم میں پہنچ چکے ہو تو میرے کہنے پر فنک مجھے بھی ساتھ لے گیا۔ لیکن جب فنک نے تم سے ڈیفنس فائل کے بارے میں بات کی اور تم نے اسے واپس کرنے کے بارے میں تفصیل بتائی تو میں فوراً سمجھ گئی کہ تم حد درجہ ذین آدمی ہو۔ فنک کسی حد تک تمہارا تعارف مجھ سے پہلے کراچکا تھا لیکن اس وقت تک مجھے تمہاری ذہانت کے بارے میں اندازہ نہ تھا۔ مجھے جیسے ہی تمہاری بے پناہ ذہانت کا احساس ہوا تو میں نے فوراً تمہیں بچانے کا فیصلہ کر لیا۔ فنک نے مجھے واپس بھیجا تو مار کر بھی توقع کے مطابق میرے ساتھ آیا۔ مار کر فنک پیلس میں میرا خاص آدمی ہے۔ میں نے اس سے بات کی کہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بچانا چاہتی ہوں تو مار کر مجھے ساتھ لے کر تیزی سے آپریشن روم پہنچا اور اس نے وہاں پہنچتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ بلاسٹر ریز کی ماہیت کو تبدیل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے کہا کہ میں اپنے کمرے میں جاؤ۔ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بچا کر میرے ہسید کوارٹر پہنچا دے گا اور پھر مجھے اطلاع دے گا چنانچہ میں اپنے کمرے میں چلی گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد مار کرنے مجھے میرے کمرے میں فون پر بتایا کہ تم لوگوں کو اس نے بے ہوشی کے عالم میں سپیشل وے سے نکال کر میرے ہسید کوارٹر پہنچا دیا ہے چنانچہ میں فنک کے پاس پہنچی تو فنک

اے بتابکوں کے فاک لینڈ کی شرگ میرے قبضے میں ہے۔..... وینا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا وعدہ رہا کہ فائل کی کاپی تمہیں مل جائے گی لیکن اس وقت جب میں اپنے مشن سے فارغ ہو جاؤں گا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”تمہارا مشن اگر میں پورا کر دوں تو۔۔۔ وینا نے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میرا کیا مشن ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم فنک کا خاتمہ کرنا چاہتے ہو تاکہ فنک آئندہ پاکیشیا کے خلاف کام نہ کر سکے۔..... وینا نے جواب دیا۔

”تم نے درست سمجھا ہے اور میں اپنا مشن مکمل کرنے سے پہلے اور کوئی کام نہیں کر سکتا۔..... عمران نے ہونٹ بھینختی ہوئے کہا۔

”اسی لئے تو میں نے کہا ہے کہ اگر میں فنک کا خاتمہ کر دوں تو کیا تم مجھے فائل کی کاپی لا دو گے۔..... وینا نے بڑے باعتماد لمحے میں کہا۔ ”کیا تم ایسا کرو گی۔..... عمران نے کہا۔

”بالکل کر سکتی ہوں۔ میں موقع کی تلاش میں تھی۔ میرا خاص آدمی مار کر ہیاں ہے۔ وہ آسانی سے یہ کام کر سکتا ہے۔ اس طرح مجھے فائل بھی مل جائے گی اور میں سنڈیکٹ پر قبضہ کر کے بے پناہ طاقتور ہو جاؤں گی۔..... وینا نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تم ایسا کر سکتی ہو تو پھر مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تاکہ اگر کل کو حکومت میرے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہے تو میں

حاodi ہوں۔ مجھے حکومت فاک لینڈ کے سپیشل ریکارڈروم سے ایک فائل کی نقل چاہئے۔ سپیشل کراس فائل۔۔۔ یہ فائل فاک لینڈ کی ایک اہمیتی خفیہ لیبارٹری سے متعلق ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تحت اس ریکارڈروم سے فائل یا اس کی کاپی حاصل کر سکتے ہیں۔۔۔ وینا نے کہا۔

”تم نے ابھی بتایا ہے کہ تمہاری تنظیم سرکاری تنظیم ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم فاک لینڈ کی حکومت کی وفادار ہو۔ اس لحاظ سے تمہارا فاک لینڈ کی ایک لیبارٹری کی فائل اس انداز میں حاصل کرنا اہمیتی حریت انگریزیات ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن سپیشل کراس فائل تک میری بھی رسائی نہیں ہو سکتی۔۔۔ یہ فائل صرف پرائم منسٹر کے خصوصی احکامات کے تحت اس سپیشل ریکارڈروم سے باہر آ سکتی ہے۔۔۔ وینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس فائل کا کیا کرو گی۔۔۔ عمران نے کہا تو وینا بے اختیار مسکراوی۔

”مجھے اطلاعات مل رہی ہیں کہ کچھ اعلیٰ سرکاری حکام میری تنظیم پارڈرائک کے خلاف وزیر اعظم کے کان بھر رہے ہیں۔۔۔ مجھے خطرہ ہے کہ کسی بھی لمحے سرکاری طور پر اس تنظیم کو ختم کیا جا سکتا ہے۔۔۔ میں اس فائل کی کاپی کو حفظ ماتقدم کے طور پر اپنے قبضے میں لینا چاہتی ہوں تاکہ اگر کل کو حکومت میرے خلاف کوئی کارروائی کرنا چاہے تو میں

گیا۔

"اور اینڈآل"..... وینا نے کہا اور ٹرانسیمیٹر کر کے اس نے ایک بار پھر میز کی دراز کھولی اور ٹرانسیمیٹر اس میں رکھ کر دراز بند کر دی "ایک گھنٹے کے اندر اندر فناک کی لاش مہاں پہنچ چکی ہو گی"۔ وینا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایک گھنٹے بعد میں تمہارا کام شروع کر دوں گا۔" لیکن اگر تم اجازت دو تو میں ایک گھنٹے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزار لوں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ضرور۔ آؤ میں جھیس ان کے کمرے تک چھوڑ آؤ"..... وینا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ بھی وینا کے پیچے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہے۔ تم میرا کام کر دو۔ میں چھارا کام کر دوں گا۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر فناک کو ہلاک کر دیا جائے تو تم میرا کام کر دو گے"..... وینا نے کہا۔

"بالکل۔ وعدہ رہا۔"..... عمران نے کہا۔ "اوے۔ میں ابھی مار کر سے بات کرتی ہوں۔ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے بعد فناک کی لاش مہاں میرے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائے گی"..... وینا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز ایک بار پھر کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسیمیٹر نکال کر اس نے دراز بند کر دی اور پھر ٹرانسیمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ایچ۔ آر۔ ون بول رہی ہوں۔ اوور"..... اس نے ٹرانسیمیٹر کا بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی۔

"میں۔ ایچ۔ آر۔ ٹو ایٹھنڈنگ یو۔ اوور"..... تھوڑی درج بعد ٹرانسیمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی پہچان گیا۔ یہ مار کر کی آواز تھی۔

"پاکیشیانی اے۔ اے سے مذاکرات کا میاب رہے ہیں۔ وہ ہمارا کام کرنے کے لئے تیار ہے لیکن پہلے وہ اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا ہے اور میں نے اس سے وعدہ کر لیا ہے۔ تم فوری طور پر اس وعدے کی تکمیل کرو اور ایف کی لاش ہیڈ کوارٹر پہنچا دو۔ اوور"..... وینا نے کہا۔

"میں میڈم۔ جیسے آپ کا حکم۔ اوور"..... دوسری طرف سے کہا

دوسرے ساتھیوں کی طرح اسے نہیں کی کم مقدار دی جاتی تو یہ بھی اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح جلدی ہوش میں آ جاتا۔ ڈاکٹر کی آواز سنائی دی۔ اب وہ انجشن لگانے کے بعد عمران کی نفس پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔

”اصل میں جس جگہ پر یہ موجود تھا وہاں نیچے ہی نہیں کیا کہا۔ اس لئے جسیے ہی یہ نیچے گرا۔ سب سے زیادہ کیس اس کی ناک تک پہنچ گئی۔ وینا نے جواب دیا تو ڈاکٹر نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

”میں چاہتی ہوں کہ اسے جلد از جلد ہوش آجائے کیونکہ میں نے اس سے اہتمامی ضروری کام لینا ہے۔ وینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اسے ہوش آ رہا ہے مس۔ ڈاکٹر نے یقینت اہتمامی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”شکر ہے۔ ورنہ میں تو سمجھو، تھی کہ میری تمام کوشش بے کار چلی جائے گی۔ وینا نے بھی مسرت بھری آواز میں کہا اور اسی لمحے بیٹھ پر لیٹھے ہوئے عمران نے آنکھیں کھول کر سر کو وینا کی طرف گھما�ا۔

”اب یہ بالکل نہیں ہیں مس۔ ڈاکٹر نے نفس سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عمران نے گردن گھما کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔ فنک خاموش بیٹھا میلی ویژن کی سکرین پر یہ سارا منظر بھی دیکھ رہا تھا اور ساتھ ساتھ آوازیں بھی سن رہا تھا۔ پھر وینا اور عمران کے لئے اسے ہوش میں آنے کے لئے کافی وقت چاہئے۔ اگر اس کے

فنک اپنے دفتر میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے موجود طویل و عریض دفتری میز کے ایک کونے پر ایک چھوٹا سا میلی ویژن رکھا ہوا تھا جس کی سکرین روشن تھی اور فنک کی نظریں اس سکرین پر جمی ہوتی تھیں۔ سکرین پر ہسپتال کے ایک کمرے کا منظر تھا جس میں بیٹھ پر عمران لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ بیڈ کی ایک سائیڈ پر فنک کی بیٹی وینا کھڑی تھی دوسرا سائیڈ پر ایک ادھیزی عمر ڈاکٹر کھڑا تھا۔ ڈاکٹر عمران کے بازو میں کوئی انجشن لگانے میں مصروف تھا۔

”یہ آخر ہوش میں کیوں نہیں آ رہا ڈاکٹر و اسکر۔ وینا کی آواز سنائی دی۔

”اس کے ذہن میں نہیں ایسے کیس کی کافی مقدار پہنچ گئی تھی۔ اس لئے اسے ہوش میں آنے کے لئے کافی وقت چاہئے۔ اگر اس کے

پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کے پاس جانے کی خواہش کا اظہار کیا اور وینا سے لے کر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے اور کمرہ خالی نظر آنے لگ گیا۔ فنک خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر جھما کے ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر منظر بدلتا گیا۔ اب سکرین پر اس کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا جس میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر اس کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ اسی لمبے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ..... فنک نے سپاٹ لجھے میں کہا۔

"مار کر بول رہا ہوں ما سڑ"..... دوسری طرف سے مار کر کی آواز سنائی دی۔

"بولو"..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ما سڑ۔ آپ نے کال سن لی ہے مس وینا کی طرف سے۔ اب کیا حکم ہے"..... مار کرنے کہا۔

"جیسے پہلے طے کیا گیا تھا ویسے ہی کرو۔ لیکن خیال رکھنا۔ وینا کی طرح فنک کا میک اپ بھی ہر لحاظ سے فول پروف ہوتا چلتا ہے"۔ فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ ما سڑ"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور رکھ دیا اور پھر وہ سکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اب عمران اپنے ساتھیوں سے باتیں کر رہا تھا۔

درمیان گفتگو۔ عمران اپنے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا اس کے بعد عمران بستر سے نیچے اترنا اور وینا کے پیچے چلتا ہوا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور اب سکرین پر خالی کمرہ دکھائی دے رہا تھا لیکن فنک بیٹھا دیکھتا رہا تھوڑی دیر بعد ایک جھما کے سے ٹیلی ویژن سکرین پر منظر بدلا اور اب ایک اور کمرے کا منظر نظر آنے لگا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ میز کے پیچے اونچی نشت کی ریوالونگ کرسی پر وینا بیٹھی ہوتی تھی جبکہ میز کی دوسری طرف عمران کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک سائیڈ پر دیوار کا ایک جسہ کسی سکرین کی طرح روشن تھا اور اس دیواری سکرین پر ایک اور کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا اور اس کمرے میں عمران کے ساتھی موجود تھے۔ پھر وینا نے کارڈ لیس فون پر عمران کے ساتھیوں کو فون کر کے انہیں عمران کے ہوش میں آنے کی خبر سنائی اور اس کے بعد عمران نے بھی اپنے ساتھیوں سے بات کی اور پھر سکرین آف ہو گئی اور وینا اور عمران کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی جب ایک مرحلے پر عمران نے وینا کے پھرے کے میک اپ کے بارے میں طنزیہ لجھے میں بات کی تو فنک کے پھرے پر بے اختیار طنزیہ سکراہٹ تیر گئی۔ عمران اور وینا کے درمیان کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور فنک خاموش بیٹھا توجہ سے یہ ساری گفتگو سنتا رہا۔ گفتگو کے اختتام پر وینا نے ٹرانسیسیٹ پر مار کر کوکال کیا گو سکرین پر مار کر بات کرتا نظر نہ آ رہا تھا لیکن مار کرنے جو جواب دیا وہ فنک نے سن لیا تھا۔

چاہتی ورنہ انہیں ثبوت مل جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی پلاتنگ تھی کہ فتنک کی موت کے بعد وہ وینا کے روپ میں نہ صرف فتنک پیلس بلکہ فتنک سنڈیکیٹ پر بھی قبضہ کر لے گی۔ اس طرح نہ صرف بے پناہ جائیدا اور مال و دولت اس کے قبضے میں آجائے گی بلکہ سنڈیکیٹ کی وجہ سے اس کی طاقت میں بھی اضافہ ہو جائے گا۔ دیے میرا خیال ہے کہ مار کر سے اس نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ اس سے شادی کرنے گی۔ اس نے مار کر پوری طرح اس کا غلام بن چکا ہے اور فتنک مار کر پراندھا اعتماد کرتا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ بات ہے۔ تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔..... اسی ساتھی نے کہا۔

”میں نے کیا سوچا ہے۔ فتنک کی موت کی تصدیق ہونے کے بعد میں اس فائل کی کاپی حاصل کر کے وینا کو دے دوں گا اور اس کے بعد ہم اطمینان سے واپس چلے جائیں گے کیونکہ ہمارا مشن ہی فتنک کا خاتمہ ہے۔ وہ کامل ہو جائے گا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اس طرح یہ حکومت فاک لینڈ کے خلاف غداری نہیں ہو گی۔ آپ ان کی ایک اہم فائل وینا کے حوالے کر دیں گے۔..... اس بار عمران کے ایک اور ساتھی نے کہا۔

”نہیں۔ وینا کا تعلق بھی فاک لینڈ کی حکومت سے ہے۔ فائل کہیں باہر تو نہیں جا رہی اور نہ ہی فاک لینڈ کے کسی دشمن کو مل رہی

”یہ سب عجیب گور کھ دھندا سا ہے عمران صاحب۔ کم از کم میری سمجھ میں تو نہیں آیا۔..... عمران کے ایک ساتھی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ کس طرح۔..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
”وینا فتنک کی بیٹی ہے لیکن اس کے باوجود ایک فائل کے حصول کے لئے اپنے باپ کو قتل کر دا رہی ہے۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔“..... عمران کے ساتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”وہ وینا نہیں ہے بلکہ وینا کے میک اپ میں ایک اور خاتون ہے اس کا اصل نام ریشا ہے اور وہ ہارڈرائک تنظیم کی چیف ہے۔ فتنک کی اصل بیٹی وینا کو کافی عرضہ پہنچے ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس کی جگہ ریشا نے لے لی۔ ریشا نے میک اپ ایسا کیا ہوا ہے کہ فتنک بھی اسے نہیں پہچان سکا اور وہ ہر دیک اینڈ پر فتنک پیلس جا کر اس سے ملتی ہے۔ فتنک پیلس کا انچارج مار کر اس کا خاص آدمی ہے۔ بطور وینا جب وہ ہماری دی ہوئی تصویر لے کر فتنک پیلس گئی تو اسے ہمارے متعلق علم ہوا تو اس نے مار کر سے مل کر ہمیں بچا کر وہاں سے نکلنے کی پلاتنگ کر لی۔ دراصل وہ اسی موقع کی تلاش میں تھی اور پھر اسے ہماری وجہ سے یہ موقع مل گیا ہے۔ فاک لینڈ حکومت کا ایک گروپ اس کی تنظیم ہارڈرائک کے خلاف ہے اس نے وہ اسے کو کرنے کے لئے اس فائل کی کاپی حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن چونکہ پیشل ریکارڈ روم اس گروپ کی تجویز میں ہے اس نے وہ خود وہاں ٹرائی نہیں کرنا

”ہاں۔ واقعی میرے ذہن میں تھی بات تھی۔۔۔۔۔ اس آدمی جس کا نام کیپشن شکلیل لیا گیا تھا نے جواب دیا اور فنک نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ اس کی پلاتنگ تھی کہ وہ اس کھلیل کے ذریعے واقعی وہ عمران کے ذریعے اہتمائی اہم سرکاری فائل حاصل کرنا چاہتا تھا اور کیپشن شکلیل نے یہ بات کر کے اس کے کان کھڑے کر دیئے تھے۔

”اس بات کا حل بھی میرے ذہن میں ہے کیپشن شکلیل۔۔۔ عمران کی آواز سنائی دی اور فنک ایک بار پھر چونک پڑا۔

”وہ کیا۔۔۔۔۔ کیپشن شکلیل نے پوچھا۔

”فنک کی موت کے بعد ظاہر ہے فنک پیلس پر ریشا کا بطور وینا قبضہ ہو جائے گا۔ میں فائل حاصل کرنے سے پہلے اس سے کہوں گا کہ وہ مجھے فنک پیلس کی سیر کروائے۔ اس طرح مجھے معلوم ہو جائے گا کہ فنک ہلاک ہوا ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔۔۔ یہ واقعی اہتمائی ذہانت بھری تجویز ہے۔۔۔۔۔ کیپشن شکلیل نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اس کی بات کی تائید کر دی تو فنک نے اہتمائی اطمینان بھرا سانس لیا۔ عمران اور اس کے ساتھی باری باری باتوں میں لگ گئے لیکن یہ عام مذاق کی باتیں تھیں اس لئے فنک نے ہاتھ بڑھا کر ٹوپی دی آف کر دیا اور پھر سیور اٹھا کر اس نے اس کے نیچے لگا ہوا پن پر لیں کر دیا۔

”یہ ماسٹر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے موڈبانہ آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”مار کر سے کہو کہ مجھ سے بات کرے۔۔۔۔۔ فنک نے کہا اور اس

ہے۔ باقی یہ ہمارے لئے اہتمائی اچھا موقع ہے۔ ورنہ سب نے دیکھ لیا کہ فنک پیلس میں کیسے سخت ترین انتظامات ہیں۔ اگر وینا کی وجہ سے مار کرنے بلاسٹر ریز کی ماہیت نہ بدلتی ہوتی تو ہم سب فنک کے ہاتھوں اب تک اہتمائی عبرت ناک موت مر جکے ہوتے۔ فنک پیلس کو یقیناً باہر کے لوگوں کے لئے موت کا کنوں بنادیا گیا ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اشبات میں سرہلا دیئے۔

”لیکن عمران صاحب۔۔۔ اس بات کی کیسے تصدیق ہو گی کہ فنک واقعی مر چکا ہے۔۔۔۔۔ اچانک عمران کے تیرے ساتھی نے کہا اور فنک اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”میں سمجھ گیا ہوں کیپشن شکلیل کہ تمہارے ذہن میں کیا بات ہے تم یہی سوچ رہے ہو ناں کہ جس طرح وینا نے اس قدر زبردست میک اپ کر رکھا ہے کہ فنک پیلس کی اہتمائی جدید ترین مشینزی بھی اس میک اپ کو ٹریس نہیں کر سکی اور مجھے خود بھی اعتراف ہے کہ میں دراصل اس کا میک اپ نہیں چھیک کر سکتا تھا بلکہ اس نے بات کرتے ہوئے جس طرح فنک کا نام لیا تھا اس پر میں چونکا تھا کہ یہ اصل وینا نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اپنے باپ سے اہتمائی محبت کرنے والی لڑکی کبھی اس طرح اپنے باپ کا نام نہیں لے سکتی اور وینا کو اپنے میک اپ میں ہونے کا اقرار کرنا پڑا تم یہ سوچ رہے ہو کہ کہیں وہ کسی اور پر فنک کا میک اپ کر کے اس کی لاش ہمارے سامنے پیش نہ کر دے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

سے گھوم سکتا۔..... فنک نے کہا۔

"اوہ ماسٹر۔ واقعی یہ آدمی تو حد درجہ شاطر ہے۔..... مار کر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ اسی لئے تو میں نے اس فائل کے حصول کے لئے اس کا انتخاب کیا ہے۔ بہر حال تم پیشل مشین کے ذریعے وینا کو میری طرف سے بتا دو کہ عمران کا یہ ذہن ہے۔ اس لئے جب وہ فنک پیلس کی سیر کی بات کرے تو وینا کو بچانا نہیں چلہتے۔ وہ اسے یا اس کے ساتھیوں کو پوری آزادی سے لے آئے۔ میں اس دوران ایم ٹو میں رہوں گا لیکن اسے کہہ دینا کہ وہ ان لوگوں کو گھما پھرا کر واپس لے جائے۔ انہیں یہاں رہنا نہیں چلہتے۔..... فنک نے کہا۔

"یہ ماسٹر۔ لیکن ماسٹر۔..... مار کر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"بولو۔..... فنک نے کہا۔

"ماسٹر۔ کیا یہ سب ضروری ہے۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں۔ ان کا خاتمہ اہتمامی ضروری ہے۔ فائل کسی اور طریقے سے بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ آپ ان کا خاتمہ ہی کر دیں۔..... مار کرنے کہا۔

"نہیں۔ اس فائل کا حصول اس قدر آسان نہیں ہے جس قدر تم سمجھ رہے ہو اور یہ عمران ہی ہے جو یہ فائل حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے لئے اس سارے سیٹ اپ میں آخر تقصیان ہی کیا ہے۔ فنک کی نقلی لاش کو وہ اصل سمجھے گا اور پھر فنک پیلس کی سیر کرے گا بس۔ اس سے زیادہ وہ کیا کر سکتا ہے لیکن اس کے معادنے

نے رسیور رکھ دیا۔ سچند لمبوں بعد ہی گھنٹی نج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ۔..... فنک نے عادت کے مطابق کہا۔

"مار کر بول رہا ہوں ماسٹر۔ حکم فرمیتے۔..... دوسری طرف سے مار کر کی مودباز آواز سنائی دی۔

"فنک کی لاش کا کیا ہوا۔..... فنک نے پوچھا۔

"میک اپ ہو رہا ہے ماسٹر فائل سٹچ پر ہے۔ زیادہ سے زیادہ بیس منٹ اور لگیں گے۔ اس کے بعد اسے گولی مار کر لاش میں تبدیل کر کے مادام وینا کے پاس بھجوادیا جائے گا۔..... مار کرنے جواب دیا۔

"وہاں پہنچنے سے پہلے اچھی طرح چیک کر لینا۔ کہیں مشین کی خرابی کی بنا پر میک اپ میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ وہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے۔..... فنک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماسٹر۔ شک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

دوسری طرف سے مار کرنے کہا۔

"اس عمران نے چینگ کا ایک اور طریقہ بھی سوچا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ وینا سے کہے گا کہ چونکہ فنک ہلاک ہو چکا ہے اس لئے فنک پیلس اب اوپن ہو چکا ہے وہ اسے وہاں کی سیر کرانے۔ اس طرح در حقیقت وہ اپنا شک مٹانا چاہتا ہے کہ کیا واقعی فنک ہلاک ہو چکا ہے یا اسے ڈاچ دیا جا رہا ہے۔ ظاہر ہے میری زندگی میں تو یہ ممکن نہیں ہے کہ عمران یا کوئی اور آدمی اس طرح فنک پیلس میں آزادی

میں ہمیں وہ فائل مل جائے تو کیا برا ہے۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔
”وہ بیہاں آگر کوئی غلط حرکت بھی تو کر سکتا ہے ما سڑ۔۔۔۔۔ مار کر
نے کہا۔

”اوہ ہاں۔۔۔ تم ایسا کرو کہ اس کے ساتھ ساتھ دینا اور تم پوری
طرح ہوشیار رہنا۔۔۔ اگر وہ کوئی غلط حرکت کرے تو میری طرف سے
اجازت ہے اس کا خاتمہ فوری طور پر کر دینا۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔
”یہ ما سڑ۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔۔۔ میں اسے غلط حرکت نہ کرنے دوں
گا۔۔۔۔۔ مار کرنے جواب دیا۔

”پوری طرح محاط رہنا۔۔۔ وہ حد درجہ فہیں آدمی ہے اور سائنسدان
بھی ہے۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں ما سڑ۔۔۔ لیکن کیا فائل کے حصول کے بعد اسے
آپ زندہ واپس جانے کی اجازت دے دیں گے۔۔۔۔۔ مار کرنے کہا۔

”وہ زندہ کیسے واپس جاسکتا ہے۔۔۔ سندھیکیٹ کس کام آئے گا۔۔۔ اس
کی اور اس کے ساتھیوں کی موت تو بہر حال فاک لینڈ میں ہی مقدر ہو
چکی ہے۔۔۔۔۔ فنک نے اہمی سرد لججے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے ہال نما کمرے میں کرسیوں پر
بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔ ان کے ساتھ ہی ایک کرسی پر ریشا بیٹھی ہوئی تھی اور
ان کے سامنے ایک لاش پڑی ہوئی تھی۔۔۔ فنک کی لاش۔۔۔ اس کے سینے
میں گولی ماری گئی تھی۔۔۔ لاش ابھی تک گرم تھی۔۔۔ یوں لگتا ہے کہ اسے
مرے ہوئے زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ ہی گزرا ہو گا۔

”یہ ہے فنک کی لاش۔۔۔ اب اسے اچھی طرح چیک کر لو اور اپنی
تسلی کرلو۔۔۔ ریشا نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم نے تو واقعی کار نامہ انجام دیا ہے ریشا۔۔۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور
لاش کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اس نے سب سے پہلے تو اس کی نسبی پرہاتھ
رکھا۔۔۔ کافی دیر تک وہ اس طرح نسبی پکڑے دیکھتا رہا۔۔۔ وہ اس کی

مسکراتے ہوئے کہا۔

"حریت ہے۔ بہر حال۔ کیا اب تمہاری تسلی ہو گئی ہے یا مزید
تسلی کرنا چاہو گے"..... ریثانے کہا۔

"میں اس لاش کا میک اپ چیک کرنا چاہتا ہوں لیکن سپیشل
کراس زیر دا کسٹم گیس واشر کے ذمیع"..... عمران نے کہا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تم چاہے بلیڈ سے اس کی کھال
کیوں نہ چھیل ڈالو"..... ریثانے مطمئن لمحے میں جواب دیتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی سائیڈ میں موجود چیلی پر رکھے
اوے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پر لیں کر دیئے۔

"یہ میڈم"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی
دی۔

"کرٹس سے بات کرو"..... ریثانے تحکماں لمحے میں کہا۔

"یہ میڈم"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ میڈم۔ کرٹس بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"کرٹس۔ مسڑ عمران سے ایک میک اپ واشر کے بارے میں
تفصیلات حاصل کرو اور پھر سور سے وہ میک اپ واشر لے کر یہاں
بڑے ہال میں آجائو۔ لو بات کرو"..... ریثانے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"مسڑ کرٹس"..... عمران نے کہا۔

موت کے صحیح وقت کا اندازہ لگانا چاہتا تھا۔ کیونکہ ریثا سے اس نے اس
جلگہ اور فنک پیلس کے درمیانی فاصلے کے بارے میں پہلے ہی باتوں
باتوں میں پوچھ لیا تھا۔ جب اسے اندازہ ہو گیا کہ واقعی فاصلے کے
مطابق لاش کی پوزیشن درست ہے تو اس نے شبیں چھوڑی اور ہاتھ
بڑھا کر اس نے فنک کی لاش کی بند آنکھیں باری کھولیں اور اس
کے بے نور آنکھوں میں کافی دیر تک جھانکتا رہا۔ اسے مردہ فنک کی
آنکھوں میں واضح طور پر اہتمامی حریت کا تاثر مخدود نظر آیا۔ جیسے اسے
مرنے سے پہلے آخری لمحے تک یہ یقین نہ ہو کہ اسے مارنے والا واقعی
اسے مار بھی سکتا ہے اور یہ کافی ٹھوس ثبوت تھا۔

"آنکھوں میں کیا دیکھ رہے تھے"..... ریثانے پوچھا۔

"میں مرنے والے کی آنکھوں میں مارنے والے کا فوٹو دیکھ رہا
تھا"..... عمران نے واپس اپنی کرسی پر آگر بیٹھتے ہوئے کہا تو ریثانے
اختیار ہنس پڑی۔

"تو پھر کس کا فوٹو نظر آیا ہے"..... ریثانے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"مار کر کا"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا واقعی۔ میں تو سمجھی تھی کہ تم مذاق کر رہے تھے۔ مار کر
نے مجھے بتایا ہے کہ اس نے خود اپنے ہاتھ سے فنک کو گولی ماری ہے
لیکن تمہیں تو اس کا علم نہ تھا"۔ ریثانے حریت بھرے لمحے میں کہا۔

"مجھے مرنے والے کی آنکھوں میں اس کے آخری لمحے میں جو کچھ وہ
دیکھتے ہوئے مرتا ہے مجھے وہ صاف نظر آ جاتا ہے"..... عمران نے

ہاتھ میں ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ یہ کرٹس تھا۔ عمران اس کی آواز سے اسے پہچان گیا تھا۔

”ان کو رکھ دو۔ پہلے میک اپ واشر سے اس لاش کا چہرہ واش کرو۔“..... عمران نے کہا اور کرٹس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل ایک طرف رکھی اور تیزی سے اس ٹرالی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹرالی پر رکھی ہوئی مشین پر سے کورہ ہٹایا اور اس کا پلٹک دیوار میں لگے ہوئے شو میں لگا کر اس نے مشین کی سائیڈ پر سے ایک شفاف شیشے کا کنٹوپ اتارا اور جھک کر اس نے کنٹوپ کو فنک کے سرا اور چہرے پر چھانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے مشین کے مختلف بٹن دبائے۔ دوسرے لمحے مشین پر کمی چھونے بڑے بلب تیزی سے جلنے بھجنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی شفاف کنٹوپ میں جامنی رنگ کی گیس بھرنا شروع ہو گئی۔ عمران خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتے دیکھ رہا تھا اس کے سارے ساتھی تو ویسے بھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے جب فنک کا چہرہ نظر آنا بند ہو گیا تو کرٹس۔ مشین کے بٹن آف کر دیئے اور پھر چند لمحوں بعد جب مشین میں جلنے والا آخری بلب بھی ایک جھماکے سے بھ گیا تو اس نے جھک کر کنٹوپ اتارنا شروع کر دیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظریں فنک کی لاش پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد جب کنٹوپ ہٹا تو فنک کا ہی چہرہ سامنے آگیا۔

”اب ایسا کرو کہ پہلے اہتمائی گرم پانی سے اس کا چہرہ دھوو۔“..... عمران نے کرٹس سے کہا اور کرٹس نے اس کے حکم کی تعییل شروع کر

”یہ سر۔“..... دوسری طرف سے بولنے والے نے اہتمائی مودبادہ لجھے میں کہا۔

”سپیشل کراس زیر و آکسٹم گیس میک اپ واشر مجھے چاہئے۔ کیا تم مہیا کر سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ سر۔ ہمارے سٹور میں یہ موجود ہے۔“..... کرٹس نے جواب دیا۔

”اوے۔ یہ میک اپ واشر بھی لے آؤ اور اس کے ساتھ ایک بوتل کھوتا ہوا پانی۔ ایک بوتل اہتمائی تھنچ پانی اور ایک بوتل عام سادہ پانی کی بھی لے آنا۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”کیا یہ پانی بھی میک اپ صاف کرنے کے کام آتا ہے۔“..... ریشا نے پوچھا۔

”ہاں۔“..... عمران نے محصر سا جواب دیا اور ریشا نے اشبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور دو آدمی ایک ٹرالی دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ٹرالی پر ایک کافی بڑی سی مشین سرخ رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی موجود تھی۔ ان کے پیچے دو آدمی اور تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں دو بڑی سی بوتلیں اور ایک کے ہاتھ میں ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی۔

”یہ تینوں بوتلیں حاضر ہیں جتنا ب۔“..... اس آدمی نے کہا جس کے

”مجھے تو وہ واقعی نہیں دے گا لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو وہ ضرور دے دے گا۔ میں فون پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے بات کروں گا۔ وہ براہ راست اپنے ملک کے صدر سے کہیں گے۔ پاکیشیا کا صدر فاک لینڈ کے صدر سے بات کرے گا اور فاک لینڈ کا صدر سپیشل ۶ جنسی کے چیف کو حکم دے گا۔ اس کے بعد وہ مجھے فائل دینے سے کہیے انکار کرے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف تمہاری بات مان جائے گا۔“ ریشا نے کہا۔

”ہاں۔ تم مجھے فون دو۔ میں ابھی تمہارے سامنے بات کر لیتا ہوں۔“..... عمران نے کہا تو ریشا اٹھی اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک کارڈ لیں فون چیس نکال کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔ لیکن فون چیس دے کر اس نے اس کے لاڈر کا بٹن آن کر دیا۔ عمران نے پاکیشیا کا رابطہ نمبر پریس کیا اور پھر فون چیس کو اس نے بھلی کی سی تیزی سے میز کی سطح سے نیچے کر کے ایکسٹو کے نمبر پریس کر دیئے۔ لیکن اس کا انداز اس قدر فطری تھا کہ ریشا کو شک نہ ہو سکتا تھا کہ عمران نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

”ایکسٹو۔“..... چند لمحوں بعد کمرے میں ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی اور ریشا بے اختیار چونک پڑی۔

”عمران بول رہا ہوں جتاب فاک لینڈ سے۔“..... عمران نے اہتمامی مودبا شے لجھے میں کہا۔

دی۔ کھولتے ہوئے پانی بنے بھی فنک کی لاش کے چہرے پر کوئی تبدیلی پیدا نہ کی تو عمران کے کہنے پر اہتمامی ترخ پانی کا استعمال کیا گیا لیکن نتیجہ وہی نکلا اور آخر میں سادہ پانی کا استعمال کیا گیا لیکن فنک کے چہرے میں ذرہ برابر بھی تبدیلی نہ ہوتی اور عمران کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”بس اب مجھے سو فیصد یقین ہو گیا ہے کہ یہ لاش واقعی فنک کی ہے۔“..... عمران نے کہا تو ریشا بے اختیار مسکرا دی۔

”مجھے تم سے غلط بیانی کی ضرورت نہیں تھی۔“ کیا اب لاش کو ہٹا دیا جائے۔“..... ریشا نے مسکرا تے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب اسے ہبھاں سے ہٹا دو۔“..... عمران نے کہا تو ریشا نے کرٹس کو بدایات دینا شروع کر دیں اور تھوڑی دیر بعد ثراہی اور خالی بوتلوں کے ساتھ ساتھ فنک کی لاش بھی ہبھاں سے ہٹا دی گئی۔

”اب تم بتاؤ کہ تم میری مطلوبہ فائل کے حصوں کے بارے میں کیا کرو گے۔“..... ریشا نے کہا۔

”کرنا کیا ہے۔“ میں اپنے ساتھیوں سمیت ہبھاں سپیشل ۶ جنسی کے چیف سے ملوں گا۔ اس کے بعد فائل میرے سامنے ہو گی اور اس کی کاپی تم تک پہنچ جائے گی۔ میرے لئے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اتنی آسانی سے تمہیں وہ فائل دے دے گا۔“..... ریشا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ساتھ ایک ایسا خفیہ کیرہ لے جاؤں گا جس سے میں اس فائل کی کاپی تیار کر لوں گا اور کسی کو علم بھی نہ ہو گا۔ اس طرح ہماری طرف سے بھی معہدہ مکمل ہو جائے گا۔..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اگر تم نے معہدہ کر لیا ہے تو ٹھیک ہے کام ہو جائے گا لیکن دو روز بعد“ دوسری طرف سے اسی طرح سرد لجھ میں کہا گیا۔

”دو روز بعد کیوں جتاب۔ اس پارٹی نے ہمارا مشن فوری مکمل کر دیا ہے تو ہمیں بھی ان کا کام فوری طور پر مکمل کر لینا چاہئے اور پھر یہ کام ہوتے ہی ہم فوری واپس پاکیشیار وانہ ہو جائیں گے“ عمران نے کہا۔

”صدر صاحب دو روز کے بھی دورے پر دار الحکومت سے باہر ہیں۔ اس لئے مجبوری ہے۔ دو روز بعد بہر حال کام ہو جائے گا۔ تم دو روز بعد مجھے کال کر کے اس فائل کی تفصیلات بتا دینا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے فون پیس آف کر کے میز پر رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لیا۔

”شکر کرو میں ریٹا کہ چیف مان گیا ہے۔ ورنہ وہ ایسے کاموں کے نزدیک بھی نہیں پہنچتا۔ بہر حال دو روز بعد تمہارا کام ہو جائے گا۔ اب اسے فائل بھیجن۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریٹا نے اشتباہ میں سر بلاد دیا۔

”کیوں کال کی ہے۔..... دوسری طرف سے اہتاںی سرد لجھ میں کہا گیا۔

”چیف۔ میں نے یہاں ایک پارٹی سے باقاعدہ معہدہ کیا ہے کہ اگر یہ پارٹی ہمارا مشن مکمل کر دے تو ہم اس کا مشن مکمل کر دیں گے ہمارا مشن فنک کا خاتمہ تھا لیکن یہاں حالات ایسے ہیں کہ ہم نے محسوس کیا کہ ہم کسی صورت بھی فنک تک نہیں پہنچ سکتے اور نہ اس کا خاتمہ کر سکتے ہیں جبکہ اس پارٹی کی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ فنک کا خاتمہ آسانی سے کر سکتی ہے اور وہ پارٹی ولیے تو حکومت فاک لینڈ کی سرکاری پارٹی ہے لیکن حکومت کا ایک موثر حلقہ اس کی مخالفت کر رہا ہے اور اس موثر حلقے سے اپنے تحفظ کے لئے وہ پارٹی حکومت فاک لینڈ کی ایک اہتاںی خفیہ یہاں پری کی فائل کی نقل حاصل کرنا چاہتی ہے لیکن یہ فائل سپیشل سٹور میں ہے اور وہاں سے صرف فاک لینڈ کے پرائم منسٹر کی خصوصی اجازت سے وہ فائل باہر آ سکتی ہے۔ میں نے آپ کے بھروسے پر وعدہ کر لیا اور دوسری پارٹی نے اپنی شرط پوری کر دی ہے۔ فنک کی لاش اس وقت میرے سامنے پڑی ہوئی ہے اور میں نے اسے اچھی طرح چیک کر کے تسلی کر لی ہے کہ وہ واقعی فنک کی لاش ہے اب میں نے اپنا وعدہ پورا کرنا ہے۔ اس لئے آپ براۓ مہربانی پاکیشیا کے صدر سے بات کریں تاکہ وہ فاک لینڈ کے پرائم منسٹر صاحب کو کہہ کر وہ فائل فاک لینڈ کی سیکرٹ سروس کے چیف کے حوالے کر دیں۔ سچیف صاحب مجھے وہ فائل دیکھنے دیں۔ میں اپنے

وہ مرچکا ہے تو میں وہاں کی سیر کراؤں گی۔ یہ لومہ بھی بات ہے نا۔
بہر حال ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری یہ خواہش پوری کرنے میں کوئی
اعتراض نہیں ہے۔ میں ابھی انتظامات کرتی ہوں۔۔۔ ریشا نے
مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے انٹھ کھڑی ہوئی۔

”آج تپہ چلا ہے کہ بزرگ کیوں کسی ذہین عورت سے شادی
کرنے سے کتراتے تھے۔ واقعی اگر عورت ذہین ہو تو اچھے اچھے ذہین
مردوں کی ذہانت کے پرکٹ جاتے ہیں۔۔۔ عمران نے کہا اور ریشا
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”شادی کے چکر میں نہ پڑنا۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ساری
عمر شادی نہیں کروں گی۔ میں کسی مرد کی بالادستی کا تصور تک نہیں
کر سکتی۔ البتہ دوستی ہو سکتی ہے۔۔۔ ریشا نے کہا۔

”تم بے شک شادی نہ کرو۔ کیونکہ اب تو تم بالکل ہی آزاد ہو۔
فتنک ہلاک ہو چکا ہے۔ لیکن میری اماں بی ابھی زندہ ہیں اور ڈیڈی بھی
جس روز اماں بی نے میری شادی کا قطعی فیصلہ کر لیا بس اسی روز شادی
ہو جائے گی۔ انہوں نے مجھے کان سے پکڑ کر نکاح خوان کے سامنے لا
بٹھانا ہے اور پھر اس وقت تک میرے سر پر جوتیاں پڑتی رہنی ہیں جب
تک میں نے ہاں نہیں کر دیں۔ اس لئے تم کرو نہ کرو۔ میری مجبوری
ہے۔۔۔ عمران نے کرسی سے انٹھتے ہوئے کہا۔

”تم اپنی مدرسے اس قدر ڈرتے ہو۔ حریت ہے۔۔۔ ریشا نے
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اہمادی حریت بھرے لجھے میں کہا

”ہاں۔ اب مجھے اطمینان ہو گیا ہے کیونکہ میں نے بھی سنا ہوا ہے
کہ پاکیشیا سیکریٹ سروس کا چھیف جب کوئی وعدہ کر لیتا ہے تو اسے ہر
صورت میں پورا کرتا ہے۔۔۔ ریشا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

”میں ریشا۔ اب جبکہ فتنک ختم ہو گیا ہے اور تم بطور دینا فتنک کی
جائیداد کی مالک اور سندھیکیت کی چھیف بن گئی ہو تو میں چاہتا ہوں کہ
میں اپنے ساتھیوں سمیت فتنک پیلس کی مکمل سیر کروں۔۔۔ وہاں کے
انتظامات کا جائزہ لوں میں نے ایسے انتظامات بڑی لیبارٹریوں میں
بھی نہیں دیکھے۔ میرا خیال ہے اس میں تو تمہیں کوئی اعتراض نہیں
ہو سکتا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم نے وہاں کی سیر کا پروگرام کیوں بنایا
ہے۔۔۔ ریشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو عمران بے اختیار
چونک پڑا۔

”اوہ نہیں میں ریشا۔ ایسی تو کوئی بات نہیں۔ صرف تجسس کی
وجہ سے میں وہاں سب کچھ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ عمران نے جواب
دیا۔

”تم واقعی ذہین آدمی ہو گو تم نے اپنے طور پر فتنک کی لاش کو اچھی
طرح چھیک کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود تم پوری طرح مطمئن نہیں
ہو اور اب تم اس سیر کے بہانے آخری چیلنج کرنا چاہتے ہو۔ ظاہر ہے
اگر فتنک زندہ ہوا تو میں تمہیں وہاں کی سیر نہیں کرائیں گی اور اگر

"ہمارے مشرق میں جب تک شادی نہ ہو ماں سے ڈرنا پڑتا ہے اور شادی کے بعد یہ خوف ایک دوسری عورت کی طرف شفت ہو جاتا ہے اور وہ ہے بیوی عمران نے کہا تو ریشا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی ۔

فنك ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے دیوار پر ایک بڑی سی مشین نصب تھی۔ جس کے درمیان ایک سکرین روشن تھی۔ کرسی کے سامنے ایک چھوٹی سی میز تھی جس پر ایک جدید ساخت کا چھوٹا سا ٹریسیزر کھا ہوا تھا۔ کمرہ ہر طرف سے مکمل طور پر بند تھا۔ اس میں نہ ہی کوئی کھڑکی تھی نہ دروازہ اور نہ کوئی روشن دان تھا۔ لیکن چھپت پر ایک چھوٹا سا خانہ بننا ہوا تھا جس کے اندر سے تیز روشنی نکل کر پورے کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ مشین خاموش تھی اور اس کے اندر موجود سکرین تاریک تھی۔ فنك بار بار گھڑی دیکھ رہا تھا۔ پھر اچانک میز پر پڑنے ہوئے اس جدید ساخت کے ٹریسیزر سے تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور فنك نے جھپٹ کر اڑا ٹریسیزر انھایا اور اس کا ایک بٹن پر میس کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ وینا کالنگ۔ اور۔"..... بٹن پر میس ہوتے ہی وینا کی

سیکرٹ سروس کے چیف کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ یہ دور روز والا مسئلہ خراب ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ دو روز تک اسے زندہ رکھنا پڑے گا۔ اور"..... فنک نے کہا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا ڈیڈی۔ دور روز سے کوئی فرق نہیں پڑتا اصل بات تو اس کے چیف کے ماننے کی تھی اور اس کے چیف نے اس کی بات مان لی ہے۔ اور"..... وینا نے کہا۔

"وہ تو اسے مانتا ہی تھی کیونکہ اسی اطلاع پر تو میں نے یہ ساری گیم کھیلی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف علی عمران پر اندر حا اعتماد کرتا ہے۔ اور"..... فنک نے کہا۔

"بالکل ڈیڈی۔ واقعی اس نے عمران سے کوئی تفصیل نہیں پوچھی اور نہ ہی کوئی بحث کی۔ اگر پاکیشیا کا صدر بخی دورے پر نہ ہوتا تو شاید آج ہی فائل کی کاپی ہمیں مل جاتی۔ اور"..... وینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر دو روز تک اسے اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں رکھو اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور"..... فنک نے کہا۔

"ڈیڈی۔ آپ کی اطلاع کے عین مطابق عمران نے فنک پیلس کی سیر کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اور"..... وینا نے کہا۔

"اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت میں اس بات کا اکشاف کیا تھا۔ وہ حتی طور پر اس بات کا یقین کر لینا چاہتا ہے کہ کیا

آواز سنائی دی۔

"یہ۔ اور"..... فنک نے حسب عادت مختصری بات کرتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی۔ عمران نے آپ کی لاش کی اہتمائی تفصیل سے چینکنگ کی ہے لیکن اسے کوئی خامی نظر نہیں آئی۔ اس لئے اب اسے یقین ہو گیا ہے کہ یہ آپ کی لاش ہے۔ اور"..... وینا نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ اس نے کیسے چینکنگ کی۔ اور"..... فنک نے سپاٹ لججے میں کہا تو دوسری طرف سے وینا نے عمران کی چینکنگ کی پوری تفصیل بتا دی۔ فنک خاموش بیٹھا یہ ساری تفصیل سنتا رہا۔

"ہونہہ۔ یہ آدمی واقعی بے حد ذہین ہے۔ خاص طور پر لاش کی آنکھوں میں آخری لمحات کا منظر دیکھنے والی بات اہتمائی حریت انگریز ہے یہ تو اچھا ہوا کہ میرے حکم پر اس آدمی کو مار کرنے خود گولی مار کر ہلاک کیا ہے۔ اس لئے مار کر کی تصویر اور حریت اس آدمی کی آنکھوں میں باقی رہ گئی ورنہ تو ہماری ساری منصوبہ بندی دھری کی دھری رہ جاتی۔ بہر حال اس فائل کے بارے میں اس سے بات ہوئی۔ اور"۔ فنک نے کہا۔

"یہ ڈیڈی۔ اس نے میرے سامنے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو فون کیا ہے۔ اور"..... وینا نے کہا۔

"پھر کیا بات ہوئی۔ اور"..... فنک نے پہلی بار قدرے اشتیاق بھرے لججے میں کہا تو دوسری طرف سے وینا نے ابے عمران اور پاکیشیا

تھاری تیار کردہ لاش کو میری لاش سمجھ دیا ہے۔ اس نے میک اپ کی ہر طرح سے چینگ کر لی ہے۔ لیکن وہ اس میک اپ کو واش نہیں کر سکا۔ اور ”..... فنک نے کہا۔

” یہ میک اپ واش ہو ہی نہیں سکتا تھا ماسٹر۔ یہ میک اپ تو کھال کا جزو بن گیا تھا۔ میک اپ تو وہ صاف ہو سکتا ہے جو کھال کے اوپر ہو۔ اور ”..... مار کرنے مدد بانہ لجئے میں جواب دیا۔

” ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ بہر حال وینا اسے اور اس کے ساتھیوں کو لے کر فنک پیلس آ رہی ہے۔ میں ایم ٹو میں مستقل ہو چکا ہوں۔ تم نے ان کا استقبال کرنا ہے اور پھر انہیں فنک پیلس کی سیر کرانی ہے اور اسے کسی صورت بھی احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میں زندہ ہوں سمجھ گئے ہو۔ اور ”..... فنک نے کہا۔

” یہ ماسٹر۔ اور ”..... مار کرنے جواب دیا۔

” ٹرانس مشین آن کر دینا تاکہ میں یہاں ایم ٹو میں بیٹھ کر اس کی ساری سیر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں۔ اور ”..... فنک نے کہا۔

” یہ ماسٹر۔ اور ”..... مار کرنے جواب دیا۔

” میں نے پہلے جو ہدایات دی ہیں کہ اگر عمران یا اس کا کوئی ساتھی کوئی ایسی حرکت کرنے لگے جس سے فنک پیلس یا وینا کو کوئی خطرہ ہو تو پھر تم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ان کا خاتمه کر دینا ہے۔ اور ”..... فنک نے کہا۔

واقعی فنک ہلاک ہو چکا ہے یا نہیں۔ تم اسے بے شک یہاں لے آؤ۔ میں ایم ٹو میں مستقل ہو چکا ہوں۔ البتہ تم نے اور مار کرنے ہر وقت اس کے قریب رہنا ہے۔ اول تو ایم ٹو کو وہ کسی صورت بھی ٹریس نہیں کر سکتا اور اگر وہ کر لے تو پھر مار کر کو میں نے کہہ دیا ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا فوری خاتمه کر دے۔ اور ”..... فنک نے کہا۔

” ایم ٹو کو وہ کیسے ٹریس کر سکتا ہے ذیڈی۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ اور ”..... وینا نے جواب دیا۔

” ہمیں ہر صورت حال کو سامنے رکھ کر ہی پلاتنگ کرنی پڑتی ہے۔ اور ”..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” او کے ذیڈی۔ پھر میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو لے آؤ۔ اور ”..... وینا نے کہا۔

” ہاں لے آؤ۔ میں مار کر کو کہہ دیتا ہوں۔ اور اینڈ آل۔ ”۔ فنک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے اس پر ایک اور فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

” ہیلو ہیلو۔ فنک کانگ۔ اور ”..... فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے فنک نے بٹن آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

” مار کر بول رہا ہوں ماسٹر۔ اور ”..... چند لمحوں بعد دوسرا طرف سے مار کر کی مدد بانہ آواز سنائی دی۔

” مار کر۔ وینا نے ابھی مجھے روپورٹ دی ہے کہ اس عمران نے

فتک کے بیوں پر طنزیہ مسکراہٹ تیر رہی تھی۔ تقریباً دو گھنٹے تک عمران اور اس کے ساتھی فتنک پیلس میں گھومتے رہے۔ انہوں نے پیلس کے تقریباً ہر کمرے اور ہر جگہ کو دیکھا۔ سب سے زیادہ وقت انہوں نے سنٹل آپریشن روڈ میں گزارا جہاں عمران نے ہر مشین کو ایک ایک کر کے بڑے غور سے دیکھا۔ وہیں انہیں مشروبات پلائے گئے اور آخر کار تقریباً دو گھنٹوں بعد عمران اور اس کے ساتھی وینا کے ساتھ فتنک پیلس سے واپس چلے گئے۔ واپس جاتے وقت عمران کے پھرے پر اہتمائی گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے اور ان تاثرات کو دیکھ کر فتنک بھی پوری طرح مطمئن ہو گیا۔ جب وہ لوگ وینا کے ساتھ فتنک پیلس سے واپس چلے گئے تو مشین بند ہو گئی اور اس کے ساتھی ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی اسی لمحے ٹرانسیسیٹر کال آگئی تو فتنک نے ٹرانسیسیٹر اٹھا کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ مار کر کالنگ۔ اور۔۔۔ مار کر کی آواز سنائی دی۔
"یہ اور۔۔۔ فتنک نے کہا۔

"ماسٹر آپ نے دیکھ لیا ہو گا کہ یہ لوگ یہاں سے مکمل طور پر مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ اور۔۔۔ مار کرنے کہا۔

"ہاں۔ میں نے دیکھ لیا ہے اور میں یہی چاہتا تھا۔ اور۔۔۔ فتنک نے جواب دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ اب آپ واپس اپنے آفس تشریف لے آئیں۔ اور۔۔۔ مار کرنے کہا۔

"یہ ماں۔ آپ بے فکر رہیں۔ غلط حرکت کر کے وہ یہاں سے زندہ کیسے واپس جاسکتے ہیں۔ اور۔۔۔ مار کرنے جواب دیا۔
"اوے۔ اور ایندہ آں۔۔۔ فتنک نے کہا اور ٹرانسیسیٹر کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔

"ایک بار اس فائل کی کاپی میرے ہاتھ آجائے پھر دیکھنا عمران کے میں تھا را اور تھا رے ساتھیوں کا کیا حشر کرتا ہوں۔۔۔ فتنک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت سے سرٹھا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک کمرے میں سینی کی آواز سنائی دی تو فتنک بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اسی لمحے سامنے دیوار میں نصب ایک مشین پر مختلف بلب تیزی سے جلنے بھنے لگے اور اس کے ساتھ ہی اس کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ چند لمحوں تک سکرین پر آژھی ترچھی لکریں نظر آتی رہیں پھر ایک منظر نظر آنے لگ گیا جس پر ایک براہمہ نظر آ رہا تھا۔ اس برآمدے میں عمران اور اس کے ساتھی چلتے ہوئے اندر ورنی طرف آرہے تھے۔ عمران کے ساتھ وینا اور مار کر تھے۔ عمران باتیں کر رہا تھا اور وینا اور مار کر دونوں ہنس رہے تھے لیکن ان کی آوازیں یہاں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ اس لمحے فتنک خاموش یعنہ صرف تصویر دیکھتا رہا۔ پھر جیسے جیسے عمران اور اس کے ساتھی فتنک پیلس میں گھومتے رہے ساتھ سکرین پر مناظر بھی بدلتے چلے گئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر شدید حریت کے تاثرات نمایاں تھے اور ان کے چہروں پر حریت کے تاثرات دیکھ کر

”ہاں۔ اب مجھے یہاں وہنے کی کیا ضرورت ہے۔ تم سپیشل وے کھول دو۔ اور اینڈ آل۔“..... فنک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیز آف کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور امتح کھدا ہوا جسد لمحوں بعد ہلکی سی گڑگڑا ہست کی آواز سنائی دی اور پھر کمرے کے دائیں طرف کی دیوار درمیان سے علیحدہ ہو کر دونوں اطراف میں سمٹی چلی گئی۔ اب وہاں ایک خلاسا نمودار ہو گیا تھا۔ فنک اطمینان سے اس خلاف کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان موجود تھا۔

فاک لینڈ کے دارالحکومت سان کے سب سے بڑے گرینڈ ہوٹل کے ایک کمرے میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ فنک پیلس سے واپسی پر گو وینا نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں رہائش اختیار کرنے پر کافی زور دیا تھا لیکن عمران نے اسے قائل کر لیا تھا کہ وہ یہاں رہ کر مقامی سیکرٹ سروس کو مشکوک نہیں کرنا چاہتا۔ عمران نے وینا کو بتایا تھا کہ پاکیشیا کے صدر مملکت کے فون سے چہلے وہ اپنے طور پر مقامی سیکرٹ سروس کے چیف سے مل کر اس فائل کے بارے میں ذہنی طور پر تیار کرنا چاہتا ہے تاکہ اچانک کال آنے پر وہ مشکوک نہ ہو جائیں اور ایسا نہ ہو کہ فاک لینڈ کا پرائم منسٹر کال کے باوجود مقامی سیکرٹ سروس کی کسی مشکوک رپورٹ کی بناء پر فائل دینے سے انکار کر دے۔ اس لئے ان کا کھلے عام کسی ہوٹل میں ٹھہرنا بے حد ضروری ہے اور عمران کے ان ٹھوس

دوسرے لمحے ہم پر چاروں طرف سے گولیوں کی بارش شروع ہو جائے گی۔..... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ کیا یہ کمرہ محفوظ ہے۔..... اچانک کیپشن شکیل نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے سہماں آتے ہی مکمل چینگ کر لی ہے سہماں کوئی ڈکنا فون یا اس قسم کا کوئی آلہ نہیں ہے اور ریٹایا وینا یا فنک کے لئے ضروری بھی تھا کہ وہ سہماں ایسی کوئی چیز نہ رکھیں۔ وہ ہمیں کسی بھی صورت میں مشکوک کرنے کا رسک نہیں لے سکتے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ وینا تو ایک سیدھی سادھی معصوم سی لڑکی تھی جبکہ یہ ریٹایا تو خاصی تیز طرار عورت ہے۔ ان دونوں کے مزاج اور کردار میں تو خاص فرق ہے۔..... صدر نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے بھی وینا کی اداکاری پر خاصی حریت ہوتی۔ لیکن بہر حال وہ وینا ہی ہے۔ ریٹایا نہیں ہے۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کو کیسے یقین ہے۔ کیا آپ نے اس کام سیک اپ چیک کر لیا ہے۔..... صدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس کے چہرے پر میک اپ ہوتا تو چیک ہوتا۔ البتہ اس فنک کی لاش پر میک اپ ضرور تھا لیکن یہ میک اپ اس قدر مکمل اور فول پروف تھا کہ میں پوری کوشش کر لینے کے باوجود دا سے واش نہیں کر سکا۔ لیکن فنک ہیس کی سیر کے دوران میں نے وہ خاص مشین

دلاعل کی بنا پر وینا بھی اس کے موقف کے قائل ہو گئی تھی اور پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے ہیڈ کوارٹر سے نکل کر ہوٹل میں آکر ٹھہر گیا تھا سہماں انہوں نے اپنے اصل ناموں اور کاغذات سے ہی کمرے بک کرائے تھے۔

"عمران صاحب۔ آخر یہ سب چکر کیا چل رہا ہے۔ آخر ہمیں اس فائل میں اس قدر دلچسپی لینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اب ہمیں فوراً واپس چلا جانا چاہیے۔..... صدر نے اہتمائی الجھے ہوئے الجھے میں کہا۔

"کیسے مکمل ہو گیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا فنک ہلاک نہیں ہوا۔..... صدر نے اہتمائی حریت بھرے الجھے میں کہا۔

"اگر وہ اس قدر آسانی سے ہلاک ہو سکتا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو تم جیسے نای گرائی سیکرٹ ہجمنشوں کو سہماں بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔..... عمران نے من بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن وہ فنک کی لاش اور آپ کی اس قدر تفصیلی چینگ۔ کیا وہ فنک کی لاش نہیں تھی۔..... صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہ ہی وہ فنک کی لاش تھی اور نہ ہی یہ خاتون ریٹا ہے۔ یہ فنک کی بیٹی وینا ہی ہے۔ یہ سارا کھیل دراصل فنک اس فائل کے حصول کے لئے کھیل رہا ہے۔ جیسے ہی فائل اس کے ہاتھ میں آئی۔

ہوا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ ہم تو پھر اس پیلس سے باہر آگئے ہیں۔ اب دوبارہ اندر جانا اور فنک کو تلاش کرنا تو تقریباً ناممکن ہے کیونکہ اس پیلس کی حفاظتی انتظامات واقعی ایسے ہیں کہ اس میں داخلہ ناممکن ہے۔" صدر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ میں واقعی فنک پیلس کی سیر کرنا چاہتا تھا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ مجھے کسی حد تک ان حفاظتی انتظامات کے بارے میں علم تھا۔ میں دراصل اس آپریشن کنٹرول آفس میں نصب سپر ماسٹر کمپیوٹر کو اچھی طرح چھیک کرنا چاہتا تھا۔ جس سے تمام حفاظتی انتظامات کنٹرول کئے جاتے ہیں اور میں نے اسے چھیک کر لیا ہے اور اب اس سپر کمپیوٹر کی مدد سے ہم نے فنک پیلس میں داخل ہونا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا تو اس کے تمام ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا سپر کمپیوٹر ہمارے لئے وہاں کار اسٹہ کھول دے گا۔" صدر نے حریان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اگر کوشش کی جائے تو ایسا ہو سکتا ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر۔"..... صدر نے کہا۔

"مجھے رات ہونے کا انتظار ہے۔ سہاں اس کرے میں گو چینگ کا کوئی آرڈر نصب نہیں کیا گیا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ باہر بھی

دیکھ لی ہے جس سے کسی دوسرے آدمی پر فنک کامیک اپ کیا گیا تھا یہ مشین واقعی میرے لئے نی ہے لیکن اس کا طریقہ کار میں نے سمجھ لیا ہے اور اب سرداور سے کہہ کر ایسی مشین تیار کرائی جا سکتی ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر فنک کی لاش پر میک اپ تھا تو اسے صاف ہو جانا چاہئے تھا۔"..... صدر نے کہا۔

"یہی تواصل بات ہے۔ اس مشین کے ذریعے میک اپ نہیں کیا جاتا بلکہ اصل کحال کی ساخت کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ان لوگوں نے شاید اس کا پہلے سے بندوبست کیا ہوا تھا یا ویسے ہی حفظ ماتقدم کے طور پر فنک نے یہ انتظامات کئے ہوئے ہوں گے اور ایسا آدمی تلاش کر کے وہاں رکھا ہوا تھا جس کی جسمانی ساخت اور پچھرے کی ساخت تقریباً اس سے ملتی جلتی ہو۔ باقی کام مشین نے کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ سو فیصد فنک کی لاش بن گئی۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اگر فنک ہلاک نہیں ہوا تو پھر فنک نے ہمیں اپنے پیلس کی سیر کیوں کرنے دی۔"..... خادر نے کہا۔

"تمہیں یاد ہے کہ جب وینا کے ہیڈ کوارٹر میں میں نے تم سے چھارے کرے میں ملاقات کی تھی تو میں نے وہاں جان بوجھ کر اس بات کو ڈسکس کیا تھا کہ میں شک مٹانے کے لئے فنک پیلس کی سیر کروں گا۔ مجھے مکمل یقین تھا کہ یہ بات فنک تک پہنچ جائے گی اور فنک اپنے پیلس کی سیر میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالے گا اور وہی

تاک نگرانی کرنے والے مطمئن ہو جائیں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا تو عمران نے اشبات میں سر بلادیا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں تک وہ اس کمرے میں بیٹھے اس موضوع پر ہی باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے کھانا منگوایا۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے کافی پی اور جب ویرز برتن واپس لے گئے تو عمران نے ان سب کو انھنسے کا اشارہ کیا۔

”عمران صاحب۔ ہمارے پاس اسلج بھی نہیں ہے۔ کیا وہاں اسلج کی ضرورت نہ پڑے گی۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔۔۔۔۔

”ہم چہلے مار کیت جائیں گے۔۔۔۔۔ صرف اسلج بلکہ میں نے بخصوص ساخت کا ڈرائیور بھی خریدنا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ سب دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی در بعد وہ ایک خصوصی لفت کے ذریعے ہوٹل کے نیچے بننے ہوئے ایک خصوصی تہہ خانے میں پہنچ گئے یہ واقعی ڈانسٹنگ ہال تھا۔ جس کے کناروں پر کرسیاں اور میزیں موجود تھیں اور ان کر سیوں پر عورتیں اور مرد بیٹھے ہوئے تھے۔ کی جوڑے ڈانسٹنگ فلور پر ڈانس کرنے میں بھی معروف تھے ہال میں میوزک کا شور سنائی دے رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے چلتے ہوئے ایک راہداری میں مڑ گئے جہاں سے عورتیں اور مرد آرہے تھے۔ وہ اس راہداری سے گزر کر ایک دروازے پر پہنچے۔ وہاں دو دربان موجود تھے۔

”آپ لوگ ابھی سے واپس جا رہے ہیں ابھی سے۔۔۔۔۔ دربان نے اہتمائی حریت بھرے لجھے میں کہا تو عمران نے جیب سے ایک کارڈ نکالا

ہماری نگرانی نہ ہو رہی ہوگی۔ وینا یا قنک دونوں ہی ہر لمحے ہماری ہر کارروائی سے واقف ہو ناضروری سمجھیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کئی پیشہ ور قاتلوں کی ذیوٹی بھی لگا رکھی ہو جو ہمارے ساتھ سائے کی طرح رہیں کہ جیسے ہی ہم کوئی ایسی حرکت کرنے لگیں جس سے ان کے مقادرات کو خطرہ لاحق ہو تو وہ ہم پر اچانک فائر کھول دیں۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیارات کو یہ نگرانی ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔ اس بار خاور نے پوچھا۔

”ختم نہیں ہوگی لیکن انہیں آسانی سے ڈاچ دیا جاسکتا ہے۔ اس ہوٹل میں ہر رات ڈانسٹنگ فنکشن ہوتا ہے۔ جس میں شہر کا اعلیٰ طبقہ باقاعدگی سے حصہ لیتا ہے۔ لیکن اس پروگرام کو عام لوگوں سے خفیہ رکھا جاتا ہے کیونکہ اس میں ایسے اعلیٰ حکام بھی حصہ لیتے ہیں جو عام حالات میں ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس کے لئے انتظامیہ نے ایک خصوصی خفیہ راستہ بنایا ہوا ہے۔ میں نے اس ہوٹل کا انتخاب اسی خفیہ راستے کے لئے ہی کیا ہے اور بھاری قیمت دے کر خصوصی کارڈ بھی حاصل کر لیا ہے جو ہم سب کے لئے ہے۔ اس راستے سے ہم اٹھیناں سے نکل جائیں گے اور نگرانی کرنے والوں کو علم تک نہ ہوگا کہ ہم ہوٹل سے باہر گئے بھی ہیں یا نہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے اشبات میں سر بلادیا دیتے۔۔۔۔۔

”میرا خیال ہے کہ ہم رات کا کھانا سہیں کمرے میں ہی منگوائیں

ہی افراد اس شاپ پر اترے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب اکٹھے ہی بس میں سوار ہو گئے۔ عمران نے نکشیں لیں اور پھر وہ اطمینان سے سیٹوں پر بیٹھ گئے۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد میں مارکیٹ شاپ آگیا اور وہ سب نیچے اتر گئے۔ شاپ کے سامنے ایک ریسٹورنٹ تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہاں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود وہ مارکیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مارکیٹ کی ایک بڑی دکان سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسیسیٹر خریدا اور پھر ایک اور دکان سے اس نے پانچ میگاہم پاور ریز پسل بھی خرید کر انہیں ایک ڈبے میں پیک کر کر وہ واپس اس ریسٹورنٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہات کافی پینے میں مصروف تھے۔

”اس ڈبے میں میگاہم پاور ریز پسلز ہیں ایک ایک لے لو۔ لیکن سوائے اشد ضرورت کے کوئی اسے استعمال نہ کرے۔“..... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ وہ ان اہتمائی طاقتوں شعاعوں والے پسلز کی طاقت سے اچھی طرح واقف تھے یہ شعاعیں اس قدر طاقتوں تھیں کہ بڑی سے بڑی پھان کو ایک لمحے میں نیست و نابود کر سکتی تھیں۔ عمران نے اپنے لئے بھی ہات کافی منگوای۔

”عمران صاحب۔ اس بار آپ بڑے پر اسرار سے لگ رہے ہیں۔“..... صدر نے کہا۔

”چلو شکر ہے پر تو ہوں۔ خالی اسرار رہ جاتا تو میں تمہارا کیا بگاڑ سکتا تھا۔“..... عمران نے جواب دیا اور صدر سمیت باقی ساتھی بھی بے

اور دربان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

”جاوہ خود بھی عیش کرو اور اپنے دوستوں کو بھی کراؤ۔“ ہم نے ایک ضروری کام کرنا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دربان کے چہرے پر کارڈ دیکھ کر یقینت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ ”اوہ۔ اوہ۔ شکر یہ سر۔ یہ تو آپ نے ہمیں خرید لیا ہے سر۔“ دربان نے اہتمائی مسرت بھرے لجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باقاعدہ سیلوٹ مار دیا۔

”بس تم نے بھول جانا ہے کہ ہم ادھر سے باہر گئے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے باہر آگیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔ یہ ایک سڑک تھی جس پر ٹریفک چل رہی تھی لیکن اس طرف عمارت پر کسی کلب کا بیبورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران خاموشی سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی کچھ فاصلے پر اس کے پیچھے چل رہے تھے۔

”ہم نے بس میں مارکیٹ جانا ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر ایک بس شاپ پر آگر وہ سب رک گئے۔ وہاں کے قاعدے کے مطابق شاپ پر موجود افراد نے باقاعدہ قطار بنارکھی تھی۔ بسیں ہر پانچ منٹ کے بعد آرہی تھیں اور جتنے افراد اس شاپ پر اترتے، قطار میں سے اتنے ہی افراد سوار ہو جاتے۔

”ہم نے میں مارکیٹ شاپ پر اترنا ہے۔“..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تھوڑی دیر بعد ایک بس وہاں آکر رکی اور شاید یہ حسن اتفاق تھا کہ جتنا عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد تھی اتنے

اختیار ہنس پڑے۔

"کافی پینے کے بعد عمران اٹھا اور صدر نے بل ادا کیا اور پھر وہ سب ریسٹورنٹ سے باہر آگئے۔ ایک بار پھر وہ سب بس شاپ پر کھڑے فنک پیلس کے قریب والے شاپ کی طرف جانے والی بس کا انتظار کر رہے تھے سچونکہ عمران کو معلوم تھا کہ یہاں چلنے والی ٹیکسیاں بھی زیادہ تر سنڈیکیٹ کی ہی ملکیت ہیں اس لئے وہ کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب بس کے ذریعے فنک پیلس سے پہلی چلتے ہوئے وہ فنک پیلس کے عقبی حصے کی طرف بڑھنے لگے۔ فنک پیلس کے عقبی حصے کی طرف بھی ایک بڑی اور معروف شاہراہ تھی جس کی دوسری طرف ایک ہوٹل تھا۔ عمران کا رخ اس ہوٹل کی طرف تھا پھر تھوڑی دیر بعد عمران اور اس کے ساتھی اس ہوٹل کی تیسری منزل میں کمرے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ تیسری منزل کے تمام کمروں کی کھڑکیاں فنک پیلس کی طرف ہی کھلتی تھیں۔

"اب کمرے کا دروازہ بند کر دو تاکہ کھل جا سم کی کارروائی کا آغاز کیا جاسکے"..... عمران نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا اور خاور نے مڑ کر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔ عمران نے جیب سے وہ ٹرانسیسیٹر نکالا جو اس نے مارکیٹ سے خریدا تھا اور اس پر ایک مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کرنے میں معروف ہو گیا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اسے ایک بار پھر چیک کیا اور پھر اس

کا بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسیسیٹر ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بھجنے لگا۔

"سپر کمپیوٹر ڈی ایس ون سکس کال ایمنڈ کرو۔ اور"۔ عمران نے بدلتے ہوئے لجھے میں کہا اور سب ساتھی اس کی بدلتی ہوئی آواز اور ہجھے سن کر چونکہ پڑے کیونکہ یہ آواز اور ہجھے مار کر کا تھا۔

"یہ۔ سپر کمپیوٹر ڈی ایس ون سکس ایمنڈ نگ۔ اور"..... چند لمحوں بعد ہی اکی مشینی سی آواز سنائی دی۔

"سپر سپیشل وے کوڈ دوہراؤ۔ اور"..... عمران نے اسی لجھے میں کہا۔

"سپر سپیشل وے کوڈ ایون ایون زیرو ون۔ اور"..... وہی مشینی آواز سنائی دی۔

"انٹرنس تفصیل دوہراؤ۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"انٹرنس ہوٹل گرین وڈ سپیشل روم تھری ون۔ اور"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل وے اوپن کوڈ دوہراؤ۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"سپیشل وے اوپن کوڈ۔ میکی سٹار زیرو زیرو۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپر کمپیوٹر ڈی ایس ون سکس کال کلوز۔ اور ایمنڈ آل"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیسیٹر کا ایک بٹن دبایا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسیسیٹر اس نے ایک سائیڈ پر رکھی، ہوئی میز پر

109
108
عمرات میں ہوگا کیونکہ ایسے سپیشل وے اچانک بھاگنے کے لئے بنائے جاتے ہیں اور ایسی صورت میں، ہوٹلوں یا کمرشل عمارتوں کے کمرے خاصے کا رآمد رہتے ہیں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انھ کھرا ہوا۔

”آواب اس سپیشل روم کو بھی چیک کر لیں۔..... عمران نے کہا اور مذکور بیردنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

رکھ دیا۔

”حیرت ہے۔ کمپیوٹرنے وہ سب کچھ اس قدر اطمینان سے بتا دیا ہے جیسے وہ آپ کے ماتحت ہو۔۔۔ صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ان مشینوں میں یہی سب سے بڑی خامی ہوتی ہے کہ یہ صرف اپنے مخصوص کو ڈرپ ہی کام کرتی ہیں۔ کوڈز کی اور کمپیوٹر کی ساخت معلوم ہو جائے تو پھر یہ مشینیں الہ دین کے چراغ کے جن کی طرح غلام بن جاتی ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ نے مار کر کے لجھ میں بات کی ہے۔ کیا کمپیوٹر آواز اور لجھ کو چیک نہیں کر سکتا۔ جبکہ ایسے سپر کمپیوٹر تو خود کار انداز میں سب چیکنگ کر لیتے ہیں۔..... اس بار کیپشن شکیل نے کہا۔

”مار کرنے سپر کمپیوٹر کے آپریٹنگ سیکشنز میں اپنی آواز اور لجھ کو فیڈ کیا ہوا ہے جبکہ چیکنگ شعبے میں فنک کی آواز فیڈ ہے اور یہ انتہائی خاص بات تھی جیسے ہی مجھے یہ بات معلوم ہوئی میرا کام آسان ہو گیا۔ ورنہ اگر چیکنگ سیکشنز میں بھی مار کر کی آواز فیڈ ہوتی تو پھر سپر کمپیوٹر لا محال پہلے چیک کرتا پھر حرکت میں آتا۔..... عمران نے جواب دیا اور کیپشن شکیل سمیت سب نے اشتافت میں سرہنادیتے۔

”ہوٹل گرین وڈ تو یہی ہے لیکن اس کا سپیشل روم کہاں ہوگا۔..... صدر نے کہا۔

”نیچے تہہ خانوں میں سپیشل روم بنائے جاتے ہیں۔ مجھے کچھ کچھ اندازہ تھا کہ یہ سپیشل وے یقیناً اس ہوٹل یا اس کے ارد گرد کسی

"یہ..... فنک کا بجہ اسی طرح مُہر ہوا تھا۔

"مار کر بول رہا ہوں ماشر۔ ڈسٹرپ کرنے کی محذرت چاہتا ہوں
میں نے کال اس لئے کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی سپیشل وے
کے ذریعے فنک پیلس میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ
ایکس روم تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن شاید ان کی
بد قسمتی کہ ان میں سے کسی کا پیر ایکس روم کے فرش میں نصب نی
ایکس سسٹم والے حصے پر پڑ گیا جس کی وجہ سے ایکس روم کا خود کار پی
ایکس سسٹم آن ہو گیا اور وہ سب اس میں قید ہو گئے۔ بی ایکس سسٹم
آن ہونے کی اطلاع مجھے سپر کمبوثر نے دے دی۔ میں اس اطلاع پر
بے حد حیران ہوا۔ میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ ایسا بھی ہو
سکتا ہے۔ لیکن جب میں نے چینگ کی تو بی ایکس میں عمران اور اس
کے ساتھی موجود تھے۔ اب میں نے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ ان
کا کیا کیا جائے۔ ساتھا یہ ایکس اشیک کے ذریعے ان کا خاتمه کر دیا
جائے یا جسے آپ حکم دیں۔"..... مار کرنے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"لیکن سپیشل وے کا انہیں علم کیا ہوا اور انہوں نے اسے کھولا
کیا۔"..... فنک کے لجھے میں حریت تھی۔
"میری تو خود بکھ میں نہیں آیا۔ سپیشل وے سسٹم تو کمبوثر کو
خصوصی ہدایات دیئے بغیر کھل ہی نہیں سکتا اور کمبوثر کو ہدایات
دینے کے لئے مخصوص کوڈ کا علم یا مجھے ہے یا آپ کو۔"..... مار کرنے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

فنک اپنے بیڈ روم میں بستر لیٹاٹی وی پر چلنے والی ایک ایڈ ونچر
فلم دیکھنے میں مصروف تھا۔ ایڈ ونچر ناپ فلمیں اسے بے حد پسند تھیں
اور وہ رات کو سونے سے پہلے وی سی آپر ایسی ایک فلم ضرور دیکھتا تھا
وہ فلم دیکھنے میں پوری طرح مگن تھا کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون
کی گھنٹی نج اٹھی۔ فنک گھنٹی کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
اس نے مار کر کو اہتا نی سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ اسے بیڈ روم میں
سوائے ناپ ایمر جنسی کے کسی صورت بھی ڈسٹرپ نہ کیا جائے اور
مار کر بھی اس کی ہدایت کی سختی سے تعییل کیا کرتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ
گھنٹی کی آواز سن کر فنک بے اختیار اچھل پڑا تھا۔ بیڈ روم میں کال
آنے کا مطلب تھا کہ کوئی ناپ ایمر جنسی پیش آگئی ہے۔ فنک نے
جلدی سے ساتھ رکھا ہواریمبوت کنٹرولر انٹھا کر فی وی آف کیا اور پھر
ہاتھ پڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں ماسٹر۔ آپ مجھ سے زیادہ ذہین ہیں"۔ مارکر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ وینا سے میری بات کراؤ۔ پھر میں ان کے متعلق کوئی فیصلہ کروں گا"۔ فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر پہلی بار لکریں سی اجرا تھیں اور بڑی بڑی مخمور آنکھوں میں سوچ کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔ تھوڑی در بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"میں"۔۔۔ فنک نے کہا۔

"وینا بول رہی ہوں ڈیڈی"۔ مارکرنے جو کچھ بتایا ہے کیا یہ درست ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے وینا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"اے غلط بیانی کی کیا ضرورت تھی۔ تمہارے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کیوں نہیں کی"۔۔۔ فنک نے کہا۔ "وہ تو اب بھی نگرانی کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹ کے مطابق تو عمران اور اس کے ساتھی گرینڈ ہوٹل میں اپنے اپنے کمروں میں موجود ہیں۔ انہوں نے کھانا بھی وہیں کمروں میں ہی منگوایا تھا۔ وہ جب سے گرینڈ ہوٹل گئے ہیں باہر ہی نہیں نکلے"۔۔۔ وینا نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ فوراً فنک پیلس آجائو۔ پھر بات ہو گی"۔۔۔ فنک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ بستر سے اٹھا۔ اس نے وارڈروب سے اپنا لباس نکالا اور لختہ ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در بعد جب وہ

"یہ تو اہتمامی خطرناک مسئلہ ہے۔ اگر اس عمران نے سپر کمپیوٹر کو اپنی آواز سے استعمال کر کے سپیشل وے کھول لیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پورا فنک پیلس ہی ان کے کنٹرول میں آسکتا ہے"۔۔۔ فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپر کمپیوٹر کو تو وہ کسی صورت کنٹرول کر ہی نہیں سکتے۔ اگر وہ ایسا کرتے تو پھر وہ بی ایکس کو بھی کنٹرول میں کر لیتے کیونکہ اسے بھی سپر کمپیوٹر ہی کنٹرول کرتا ہے اور بی ایکس آن ہونے کی اطلاع بھی مجھے سپر کمپیوٹر نے ہی دی ہے"۔۔۔ مارکرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا عمران اور اس کے ساتھی بی ایکس میں قید ہیں"۔۔۔ فنک نے پوچھا۔

"میں ماسٹر"۔۔۔ مارکرنے جواب دیا۔

"لیکن جب صح کو یہ لوگ آزادہ طور پر پورے فنک پیلس کی سیر کر گئے ہیں تو پھر ان کی اس طرح آمد کا کیا مقصد ہے"۔۔۔ فنک نے کہا۔

"اسی بات پر تو میں خود حیران ہوں ماسٹر"۔۔۔ مارکرنے جواب دیا۔

"اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ عمران یقیناً میری تلاش میں ہی خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اسے معلوم ہے کہ میری لاش جعلی تھی اور اس نے اب تک اداکاری کی ہے"۔۔۔ فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوگا۔ سسٹم آف کردو اور پہلے ان سب کی مکمل تلاشی لو اور پھر انہیں اس بار بلیک روم نمبر تھری میں پہنچا دو۔ وینا کے آنے پر میں ان کے متعلق حتیٰ فیصلہ کروں گا۔..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد اسے فون پر وینا کی آمد کی اطلاع دی گئی اور چند لمحوں بعد دفتر کا دروازہ کھلا اور وینا اندر داخل ہوئی۔ اس کے پھرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ سب کیسے ہو گیا ڈیڈی۔ یہ لوگ اندر کیے داخل ہو گئے۔" وینا نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹھوڑا۔..... فنک نے اسی طرح ٹھنڈے سے لجھ میں کہا اور وینا سر ملاتی، ہوئی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"یہ حقیقت ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت سپیشل وے کھول کر فنک پیلس میں خفیہ طور پر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اگر ہماری خوش قسمتی سے اس کا یا اس کے کسی ساتھی کا پیر بی ایکس سسٹم پلیٹ پر نہ آ جاتا تو یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا جو سوالات تمہارے ذہن میں پیدا ہو رہے ہیں وہی سوالات میرے اور مار کر کے ذہنوں میں بھی موجود ہیں لیکن ہم نے ہبھلے اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ عمران نے یہ قدم کیوں اٹھایا ہے اس کا مقصد کیا تھا۔" فنک نے کہا۔

"صاف ظاہر ہے ڈیڈی۔ وہ آپ کو ٹریس کرنے کے لئے یہاں آیا ہے۔ میں تو سمجھی تھی کہ اسے یقین آگیا ہے کہ آپ کو ہلاک کر دیا گیا

باتھ روم سے باہر آیا تو اس کے جسم پر مکمل بیاس تھا۔ اس نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا اور رہداری میں سے ہوتا ہوا وہ اپنے مخصوص دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے وہاں موجود فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پر لیس کر دیا۔

"یہ ماسٹر۔..... دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔"

"جب وینا آجائے تو اسے میرے دفتر بھجوادینا اور مار کر سے کہو کہ وہ مجھے کال کرے۔"..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی فون کی گھنٹی ایک بار پھر نجع اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یہ۔..... فنک نے اپنے مخصوص لجھ میں کہا۔

"مار کر بول رہا ہوں ماسٹر۔..... دوسری طرف سے مار کر کی آواز سنائی دی۔"

"عمران اور اس کے ساتھی بی ایکس میں کس پوزیشن میں ہیں۔..... فنک نے پوچھا۔

"بی ایکس میں وہ سپر گیس کی وجہ سے بے ہوش ہیں ماسٹر۔" دوسری طرف سے مار کرنے جواب دیا۔

"ان کی تلاشی لی ہے۔"..... فنک نے پوچھا۔

"نہیں ماسٹر۔ آپ کے حکم کے بغیر میں بی ایکس سسٹم کو آف نہیں کرنا چاہتا تھا۔"..... مار کرنے جواب دیا۔

"جب وہ بے ہوش پڑے ہیں تو پھر سسٹم کو آف کرنے سے کیا

"میں اسے اپنے ہاتھوں موت کے گھاث اتارنا چاہتی ہوں"۔ وینا نے کہا۔

"جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے وینا۔ اس کھیل میں جذبات ہمیشہ ناکامی کے راستے پر انسان کو ڈال دیتے ہیں۔ عمران کی موت تو اب بہر حال دوز نہیں ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس سے یہ پوچھ لوں کہ اس نے سپیشل وے کیسے کھولا اور اسے ہماری پلاتنگ میں کس کمزوری نے مشکوک کیا ہے"۔ فنک نے کہا۔

"ڈیڈی۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اور کوئی چکر چلا دے۔ آپ اسے فوری ہلاک کر دیں"۔ وینا نے کہا۔

"میں نے اسے اسی لئے بلیک روم نمبر تھری میں بھجوادیا ہے۔ وہ ایسی جگہ ہے جہاں سے اس کی روح تو باہر آسکتی ہے لیکن اس کا جسم کسی صورت بھی باہر نہیں آسکتا اور وہاں ہم اس کے ذہن کو کثڑوں کر کے اس سے تمام حالات بھی معلوم کر سکتے ہیں"۔ فنک نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ وینا نے اشتباہ میں جواب دیتے ہوئے کہا تو فنک نے ہاتھ بڑھا کر فون کار سیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا بُن پریس کر دیا۔

"یہ ماسٹر"۔ دوسری طرف سے موڈبانڈ آواز میں کہا گیا۔

"مار کر کو کہو مجھ سے بات کرے"۔ فنک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر لمحوں بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی اور فنک نے ہاتھ بڑھا کر رسیور ہاں۔ کیوں"۔ فنک نے کہا۔

ہے لیکن اس کی اس حرکت نے یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ دراصل ہمیں دھوکہ دے رہا تھا اور اب تو مجھے بھی یقین ہے کہ اسے میری اس بات کا یقین بھی نہ آیا ہو گا کہ میں وینا نہیں ریٹا ہوں"۔۔۔۔۔ وینا نے جواب دیا۔

"لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسے شک کہاں اور کیسے پڑا"۔ فنک نے کہا۔

"یہ تو وہی بتاسکتا ہے ڈیڈی"۔۔۔۔۔ وینا نے جواب دیا۔

"تم نے جو مقصد بتایا ہے میرے ذہن نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے اس لئے اب میرا خیال ہے کہ ہمیں اس فارمو لے پر لعنت بھیج دینی چاہئے۔ ہم نے عمران کو استعمال کرنے کی جو گیم کھیلی تھی وہ سو فیصلہ ناکام رہی ہے۔ عمران نے خود استعمال ہونے کی بجائے دراصل ہمیں استعمال کرنے کی پلاتنگ کی اور ہماری بجائے وہ اپنی پلاتنگ میں کامیاب رہا"۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی۔ مجھے آپ کی زندگی سے وہ فارمولہ زیادہ عزیز نہیں ہے"۔۔۔۔۔ وینا نے جواب دیا۔

"گڑ۔ میں تمہارے منہ سے یہی بات سننا چاہتا تھا۔ تمہارے کہنے پر میں نے یہ پلاتنگ کی تھی۔ اس لئے میں چاہتا تھا کہ تم خود ہی اس سے دستبردار ہو جاؤ"۔۔۔۔۔ فنک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ عمران ابھی زندہ ہے"۔۔۔۔۔ وینا نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں"۔۔۔۔۔ فنک نے کہا۔

اٹھایا۔

کمرے میں چار کر سیاں موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ
ایک مشین نصب تھی جس کے سامنے ایک آدمی سفید کوٹ تھے کھڑا
تھا۔ اس نے فنک اور وینا دو نوں کو مودبانتہ انداز میں سلام کیا اور ان
دو نوں نے صرف سر بلاؤ کر اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر وہ دونوں
کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ مار کر ان کے عقبی رو میں موجود دو کر سیوں میں
سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ان کی تلاشی لی تھی مار کر“..... فنک نے گردن موڑے بغیر
عقب میں بیٹھے ہوئے مار کر سے مخاطب ہو کر کہا۔
”یہ ماسٹر۔ لیکن ان کے پاس سے کچھ بھی برآمد نہیں ہوا۔“ مار کر
نے جواب دیا۔

”ٹونی“..... فنک نے اس بار گردن موڑ کر سائیڈ میں کھڑے
ہوئے سفید کوٹ والے آدمی سے کہا جس نے انہیں سلام کیا تھا۔
”یہ ماسٹر“..... ٹونی نے اہتمامی مودبانتہ لجھے میں کہا۔

”تم نے بلیک روم میں موجود عمران کو شاخت کر لیا ہے۔“ فنک
نے پوچھا۔

”ماسٹر۔ وہ جب اپنے ساتھیوں کے ساتھ آپریشن ہال میں آیا تھا
چیف مار کرنے اس کا تعارف ہم سب سے کرایا تھا۔“..... ٹونی نے
جواب دیا۔

”میں اس عمران کے ذہن کو کنٹرول کر کے اس سے سوالات
پوچھنا چاہتا ہوں۔“..... فنک نے کہا۔

”یہ“..... فنک نے اپنے مخصوص لجھے میں کہا۔

”مار کر بول رہا ہوں ماسٹر“..... دوسری طرف سے مار کر کی
مودبانتہ آواز سنائی دی۔

”عمران اور اس کے ساتھی کس پوزیشن میں ہیں۔“..... فنک نے
پوچھا۔

”وہ سب بلیک روم نمبر تھری میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں
ماسٹر۔“..... مار کرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔ تم اب بلیک روم کے آپریشن سیکشن میں پہنچ جاؤ۔ میں
اور وینا دیں آرہے ہیں۔“..... فنک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ
کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی وینا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”اوے۔“..... فنک نے دفتر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے
ہوئے وینا سے کہا اور وینا نے اشبات میں سر بلاؤ دیا۔

دفتر سے نکل کر وہ مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک
مخصوص لفت کے ذریعے ایک اور کمرے میں پہنچے اور پھر وہاں سے
ایک اور راہداری میں پہنچ گئے جس کے اختتام پر ایک ٹھوس دیوار تھی
اس کے ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جس کے باہر مار کر کھڑا ہوا تھا۔ جسے
ہی فنک اور وینا وہاں پہنچے مار کرنے دروازہ کھول دیا اور فنک اور وینا
اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کے سامنے والی دیوار
شفاف شیشے کی تھی لیکن شیشے کی دوسری طرف گھپ اندر ہیرا تھا۔

ساتھیوں کے جسموں میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے۔
”کیا تم تک میری آواز پہنچ رہی ہے۔“ فنک نے مائیک کے سرے
پر لگا ہوا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
عمران اور اس کے ساتھیوں کو انھی کمر بینختے ہوئے دیکھا۔ وہ حریت
سے ادھراً دھر دیکھ رہے تھے۔

”کیا تم تک میری آواز پہنچ رہی ہے۔“ فنک نے ایک بار پھر کہا۔
”ارے یہ تو فنک کی آواز ہے۔ کہیں قبر سے تو نہیں بول رہا
وہ۔“..... اچانک اس چھوٹے کمرے میں جہاں فنک، وینا اور مارک
موجود تھے عمران کی حریت بھری آواز سنائی دی اور فنک بے اختیار
مسکرا دیا۔

”یہ ماسٹر۔ کیا میں کارروائی شروع کر دوں۔“..... ٹونی نے کہا۔
”ابھی نہیں۔ پہلے میں اس سے ولیے ہی بات کروں گا۔ جب میں
کہوں توب مشینی کارروائی کرنا۔ پہلے نہیں۔“..... فنک نے کہا۔
”یہ ماسٹر۔“..... ٹونی نے جواب دیا۔

”بلیک روم کو روشن کرو اور ان سب کو ہوش میں لے آؤ۔“ فنک
نے کہا اور ٹونی تیزی سے مشین کی طرف مڑا اور اس نے اس کے
مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ دوسرے لمحے شیشے کی دوسری طرف
پھیلا ہوا گھپ اندر ہیرا روشنی میں بدل گیا۔ اب وہاں فرش پر شیڈھے
میڑھے انداز میں پڑے ہوئے پانچ افراد نظر آنے لگے۔ ایک سائیڈ پر
عمران بھی پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ ان کی طرف تھا۔ ٹونی مسلسل
مشین پر کام کر رہا تھا اور پھر کمرے کی چھت سے دو دھیارنگ کی گیس
ٹکل کر کمرے میں بھرنا شروع ہو گئی۔ چند لمحوں بعد کمرہ اس دو دھیا
رنگ کی گیس سے بھر گیا اور عمران اور اس کے ساتھی نظر آنا بند ہو گئے
لیکن پھر یہ دو دھیا گیس غائب ہونا شروع ہو گئی اور چند لمحوں بعد کمرہ
ایک بار پھر پہلے کی طرح روشن ہو گیا۔

”مائیک مجھے دو۔“..... فنک نے کہا اور ٹونی نے مشین کی سائیڈ پر
ہپک سے لٹکا ہوا مائیک اتار کر فنک کی طرف بڑھا دیا۔ مائیک کے
ساتھ لچھے دار تار موجود تھی جس کا دوسرا مشین سے منسلک تھا۔

”چند لمحوں بعد عمران کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے
لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی

شور پوری طرح بیدار ہو چکا تھا اور اس نے سامنے شیشے کی دیوار کے پیچے کریں پر بیٹھے ہوئے فنک اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی وینا اور عقب میں بیٹھے ہوئے مار کر کو بھی دیکھ لیا تھا۔ ایک طرف ایک قد آدم مشین بھی دیوار میں نصب تھی۔ جس کے سامنے سفید کوٹ چینے ایک نوجوان کھڑا اسے آپریٹ کر رہا تھا۔ فنک کے ہاتھ میں لمحے دار تار سے منسلک ایک مائیک موجود تھا۔

"قبر سے تو وہ بولتا ہے عمران جو مر چکا ہو"..... فنک کا جواب سنائی دیا۔

"تو تم زندہ ہو۔ حریت ہے۔ میں نے تو اپنی آنکھوں سے تمہاری لاش دیکھی تھی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس نے نظریں گھما کر کرے کا جائزہ بھی لے لیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی ایک کر کے انھے کر بیٹھ رہے تھے۔ ان سب کے پھر دوں پر بھی حریت کے ساتھ ساتھ تشویش کے تاثرات بنایاں تھے۔ وہ سب سپیشل روم میں داخل ہو کر سپیشل وے کھلوانے میں کامیاب ہو گئے تھے پھر عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس سپیشل وے میں داخل ہو گیا جو ایک طویل سرنگ پر بنی تھا۔ اس سرنگ کا اختتام ایک بڑے سے کمرے میں ہوا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کمرے کو کراس کر ہی رہا تھا کہ اچانک سائیں سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی ان کے گرد شیشے کی دیواریں زمین سے نکل کر چھت تک پہنچ گئیں اور وہ اس شیشے کے کینیں میں قید سے ہو گئے۔ پھر ابھی وہ اس صورت حال پر

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ روشنی میں تبدیل ہوتی جا رہی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں فنک کی آواز پڑی۔ وہ کچھ کہہ رہا تھا۔ گواں کی آواز تو عمران کے ذہن نے شاخت کر لی تھی لیکن اس کے الفاظ اس کے ذہن میں واضح نہ ہو سکے تھے۔ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے فنک کی آواز کہیں بہت دور سے آرہی ہو۔ لیکن اس کا یہ اثر ضرور ہوا کہ عمران کا ذہن ایک جھماکے سے روشن ہو گیا۔

"کیا تم تک میری آواز پہنچ رہی ہے"..... ایک بار پھر فنک کی آواز سنائی دی لیکن اب الفاظ واضح تھے اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ایک جھٹکے سے انھے کر بیٹھ گیا۔

"ارے۔ یہ تو فنک کی آواز ہے۔ کہیں قبر سے تو نہیں بول رہا دہ"..... عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔ یہ اور بات تھی کہ اب اس کا

لیقین کیوں نہ آیا کہ میں مر چکا ہوں فنک نے کہا۔

”اگر لاش تیار کرنے والے خود ہی بھانڈا پھوڑ دیں تو پھر حریت کی کون سی بات باقی رہ جاتی ہے اچانک عمران نے ایک خاص آئیڈیے کے مطابق بات کرتے ہوئے کہا۔ وہ اب فنک اور مارکر کے درمیان غلط فہمی پیدا کرنا چاہتا تھا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تمہیں اطلاع دی گئی تھی۔ عمران کے آئیڈیے کے عین مطابق فنک نے اچھلتے ہوئے کہا۔ وہ یقیناً عمران کی بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ تم فہیں آدمی ہو لیکن یہ بتاؤں کہ ہر فہیں آدمی میں سب سے بڑی خامی یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی ناک کے نیچے نہیں دیکھا کرتا۔ ویسے وہ ساری دنیا کی نگرانی کرتا رہتا ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے۔ فنک نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔ اس کے عقب میں بیٹھا ہوا مارکر اسی طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ شاید وہ اب تک اصل بات نہ سمجھ سکا تھا اور یہی حالت وینا کی تھی۔

”مجھے ثبوت پیش کر کے کیا ملے گا۔ ظاہر ہے جب میں نے مر ہی جانا ہے تو پھر مجھے اس سے کیا کہ کون کیا کرتا ہے اور کس نے کیا کیا ہے اور آئندہ اس نے کیا کرنا ہے۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

غور کر ہی رہے تھے کہ اچانک فرش سے سرخ رنگ کا دھواں سانکھا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے اچانک تاریک چادر سی ڈال دی، ہوا اور اب یہ چادر اتری تو عمران نے اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو اس کمرے کے فرش پر پڑے، ہوئے دیکھا اس کمرے کی دیوار اور چھت کا رنگ گہرا سیاہ تھا۔ ایک کونے میں شیشے کی دیوار تھی جو فرش سے نکل کر چھت میں غالب ہو رہی تھی اس کے پیچے پہلے کی طرح ایک چھوننا ساکرہ تھا جس میں چار کرسیاں موجود تھیں۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ ایک قد آدم مشین موجود تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ ایک بار پھر ٹریپ ہو گیا ہے۔ یہ فنک پیلس تو واقعی سائنسی پھنڈہ ثابت، ہو رہا تھا لیکن اسے یہ دیکھ کر دل میں ایک عجیب اطمینان کی ہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی کہ فنک زندہ ہے اور فنک نے اسے دھوکہ دینے کے لئے جو ٹریپ تیار کیا تھا عمران اس ٹریپ میں نہ آسکا لیکن اب اس کا ذہن تیزی سے اس بات پر بھی ساتھ ساتھ غور کر رہا تھا کہ اس بار اس پھنڈے سے بچنے کے لئے اسے کیا ترکیب استعمال کرنی چاہئے کیونکہ اتنا تو اسے بھی یقین تھا کہ اب فنک اس فائل کو بھی بھول جائے گا۔ لیکن بظاہر تو یہاں سے نکلنے یا فنک اور اس کے ساتھیوں پر قابو پانے کی کوئی ترکیب اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

”مجھے اس بات پر توجہ رکھتے ہے کہ تم نے اپنے طور پر میک اپ واش کرنے کے سب طریقے آزمائے لیکن اس کے باوجود تمہیں یہ

کہا۔

”میرے دفتر کی سب سے نیچے والی دراز میں سرخ رنگ کی ڈائری موجود ہے۔ تم خود جا کر اسے لے آؤ۔“ فنک نے تیز لمحے میں کہا۔ ”یہ ماسٹر۔“ مار کرنے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

”اب بولو۔“ فنک نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”صرف ایک اشارہ دے سکتا ہوں۔ کیا تمہارے خیال میں کوئی شخص باہر سے پیشیل وے کھول سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو فنک یقینت چونک پڑا۔

”لیکن پھر تمہاری گرفتاری۔ اسے کس خانے میں فٹ کی جائے۔“..... فنک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بیٹی مس وینا کے خانے میں فنک۔“ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمارا تعلق مشرق سے ہے اور مشرق کے لوگ اپنی جان پر تو کھیل سکتے ہیں لیکن کسی خاتون پر جبراً قبضہ کرنے کی کسی پلاتنگ کا ساتھ نہیں دے سکتے۔“..... عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھج گیا ہوں۔“ تمہیک ہے۔ اب میں خود ہی اس سے نہ لوں گا۔“..... فنک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے نے اٹھ کر کھرا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی وینا بھی کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر شدید حریت

”نہیں۔“ تمہیں یہ سب کچھ تفصیل سے بتانا پڑے گا۔“ یہ میرے لئے اہتمامی اہم ہے۔“..... فنک نے تیز لمحے میں کہا۔

”ڈیڈی۔“ یہ آپ نے کیا باتیں شروع کر دی ہیں۔“ یہ عمران کیا کہہ رہا ہے۔ میری بھج میں تو کچھ نہیں آ رہا۔“..... اچانک ساتھ بیٹھی ہوئی وینا نے حریت بھرے لمحے میں فنک سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہارا ڈیڈی تم سے کچھ زیادہ تجربہ کار اور فہیں ہے بے بی۔“ وہ اس دنیا کو تم سے زیادہ بہتر انداز میں جانتا ہے جہاں اصل معاملہ مفادات کا ہوتا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہارے پاس واقعی کوئی ثبوت موجود ہے۔“..... اچانک فنک نے کہا۔

”ہا۔“ ایسا ثبوت کہ جسے کوئی بھی نہ جھٹلا سکے گا لیکن تمہیں ثبوت کی کیا ضرورت ہے۔“..... تم میری بات پر یقین ہی کیوں کرتے ہو۔“..... عمران نے اسے پوری طرح اپنے ڈھب پرلانے کے لئے کہا۔ ”کیا ثبوت ہے۔“..... بولو۔“..... فنک نے تیز لمحے میں کہا۔

”اس قدر ہانت کے دعویٰ کے باوجود کیوں احمدقوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔“ کیا تم یہی چاہتے ہو کہ جو کچھ بعد میں ہونا ہے وہ ابھی اور فوراً ہو جائے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مار کر۔“..... اچانک فنک نے گردن موڑ کر عقب میں بیٹھے ہوئے مار کر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ ماسٹر۔“..... مار کرنے جلدی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے

مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ شیشے کی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچے چلتے ہوئے اس شیشے کی دیوار کی طرف بڑھنے لگے۔ ٹونی مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے میں مصروف تھا۔ اس کی توجہ ان کی طرف نہ تھی۔

"تمہارا نام ٹونی ہے"..... عمران نے دیوار کے قریب جا کر کہا تو وہ نوجوان بے اختیار اچھل کر مڑا۔

"ہاں۔ میرا نام ٹونی ہے۔ تم نے ما سڑ کو کیا کہہ دیا ہے میں نے کبھی اس مودہ میں نہیں دیکھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... ٹونی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مائیک کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"ہاں خاص نہیں بلکہ خاص الفاصل اور ہو سکتا ہے کہ تمہاری خوش قسمتی کے دور کا آغاز ہو گیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ویسے اس کی توجہ پوری طرح اس مشین کی طرف تھی۔ وہ اپنی غور سے اس مشین کا معاملہ کرنے میں مصروف تھا۔

"کیسی خوش قسمتی۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"..... ٹونی نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"کیا یہ مشین سپر کمپیوٹر کے کنٹرول سے آزاد ہے"..... عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا تو ٹونی چونک پڑا۔

"تم سپر کمپیوٹر کے بارے میں کیسے جانتے ہو"..... ٹونی نے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ تم اس وقت آپریشن ہال میں موجود تھے جب ہم

کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ڈیڈی۔ آپ جا رہے ہیں۔ کیوں۔ اس طرح اچانک"..... وینا نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"آؤ وینا میرے ساتھ۔ یہ لوگ یہاں سے کہیں نہیں جاسکتے۔ لیکن مجھے پہلے ایک ایسے معاملے کی تہہ تک پہنچتا ہے جو میرے لئے کسی بھی لمحے اپنی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"..... فنک نے نہہرے ہوئے مگر اپنی سرد لجھے میں کہا اور مائیک مشین کے پاس کھڑے آدمی کی طرف بڑھا دیا۔

"تم یہیں رو گے ٹونی۔ جب تک میں واپس نہ آؤں اور تم نے خیال رکھنا ہے کہ یہ لوگ کوئی شرارت نہ کر سکیں"..... فنک نے اس آدمی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وینا کاندھے اچکاتی ہوئی اس کے پیچے دروازے کی طرف بڑھی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں ہی دروازے سے باہر نکل گئے۔ اب اس شیشے کی دیوار کے پیچے والے کمرے میں وہ سفید کوت والا نوجوان موجود تھا جس کا نام ٹونی لیا گیا تھا۔

"آپ نے خوبصورت کھیل کھیلا ہے عمران صاحب۔ اس سے ہمیں وقت تو مل گیا ہے لیکن اس وقت سے فائدہ کسیے اٹھایا جائے گا"..... اچانک کیپشن شکیل نے پاکیشیائی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس دنیا میں سارا جھنگڑا ہی وقت کا ہے کیپشن"..... عمران نے

دیوار کے ساتھ پشت لگادی۔ اب عمران کامنہ اپنے ساتھیوں کی طرف تھا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں تو بھا تھا کہ یہ صاحب کچھ جانتے ہوں گے۔“..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

”میں سب کچھ جانتا ہوں۔ میں مار کر کا نمبر نہ ہوں۔ تم مجھے چکر دینا چاہتے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ میں سوا کسی گیس آن کر دوں۔“..... ٹونی نے غصیلے لمحے میں کہا تو عمران تیزی سے مڑا۔

”کیا میں تمہیں شکل سے احمد نظر آ رہا ہوں کہ میں تمہیں خود سوا کسی گیس فائز کرنے کا کہوں گا۔ مجھے یہ معلوم ہے کہ سوا کسی گیس تیزی سے اعصاب کو شل کر دیتی ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ واقعی سوا کسی گیس کا ہی بٹن ہے۔ کہو تو میں تمہیں تجربہ کر کے دکھا دوں تاکہ جب تمہارے اعصاب شل ہوں تو تمہیں خود ہی یقین آجائے۔“..... ٹونی نے اس بارا تھائی طرزیہ لمحے میں کہا۔

”عقلمند آدمی۔ ہمیں اس تجربے سے کیا فائدہ ہوگا۔ تم مہربانی کرو اور اس تجربے کو روئنے دو۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹونی نے ہاتھ بڑھا کر اس سرخ رنگ کے بٹن کو پوری قوت سے پریس کر دیا۔ دوسرا لمحے کمرے کی چھت سے ہلکی سی سرراہٹ کی آواز سنائی دی اور چھت سے دو دھیارنگ کی تیز گیس کرے میں فائز ہونے لگی۔ اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی ریسٹ کے خالی ہوتے

لوگ وہاں مس دینا کے ساتھ سیر کے لئے آئے تھے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”ہاں۔ میں وہاں موجود تھا لیکن تم سپیشل دے سے اندر کیے داخل ہوئے۔“..... ٹونی نے کہا۔

”تم پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کیا یہ مشین سپر کمپیوٹر سے آزاد ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ خود مختار یونٹ ہے اور صرف اسی بلیک روم کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔“..... ٹونی نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سپر کمپیوٹر کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہیں۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہاری قسمت۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو۔ اس مشین کا واقعی سپر کمپیوٹر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“..... ٹونی نے الگھے ہوئے لمحے میں کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن دیکھ رہے ہو۔ یہ بٹن اپنی ساخت کے لحاظ سے ہی بتا رہا ہے کہ یہ زیر والیون لنکڈوے کا بٹن ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”زیر والیون لنکڈوے سے وہ کیا ہوتا ہے۔ یہ بٹن تو سوا کسی گیس کا بٹن ہے۔“..... ٹونی نے کہا۔

”سو اکسی گیس کا بٹن اس ساخت کا ہو ہی نہیں سکتا۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور واپس مڑ کر اس نے شیشے کی

ساتھ ہی عمران نے لات اس کی کنٹی پر ماری اور انھنے کی لا شعوری کو شش کرتا ہوا نونی ایک بار پھر چخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا۔ عمران نے جھک کر اس کے بیاس کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک دیوار سے گزر کر اس کمرے میں پہنچ گئے تھے۔

”یہ سب کیسے ہو گیا عمران صاحب۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

” یہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ہے۔ آذ میرے ساتھ۔۔۔ ہم نے آپریشن کنٹرول روم پر قبضہ کرنا ہے۔ آؤ۔ لیکن تم میں سے نہ کوئی بولے گا اور نہ سائیڈ دیواروں کو ہاتھ لگائے گا اور راہداری کے درمیان سے گزرنا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر دوسرا طرف راہداری میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچے اس کے ساتھی بھی راہداری میں آگئے اور پھر وہ راہداری کے عین درمیان میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ عمران سارے فنک پیلس کا پہلے اچھی طرح معائنہ کر چکا تھا اس لئے وہ اس طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے یہ فنک پیلس اس نے خود تعمیر کرایا ہو۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں داخل ہو گئے۔ اس میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران نے ایک سائیڈ پر رک کر سر آگے کیا اور کھلے دروازے سے دوسرا طرف جھانکا۔ یہ وہی ہال تھا جس میں مشینیں نصب تھیں اور مشینوں کے سامنے سفید کوٹوں میں

ہونے بوروں کی طرح نیچے گرتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے ان کے جسموں سے اچانک قوت غائب ہو گئی ہو۔ وہ سن سکتے تھے۔ بھج سکتے تھے لیکن نہ ہی بول سکتے تھے اور نہ حرکت کر سکتے تھے۔ عمران کا گرتے ہوئے چہرہ شیشے کی دیوار کی طرف تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کہیں ماسٹر نارا انس نہ ہو۔ ویری بیڈ۔ میں نے جذبات میں آکر سو اکسی کیسی فائز کر دی۔۔۔۔۔ نونی کی آواز سنائی دی۔ وہ بڑباڑا رہا تھا لیکن اس کے الفاظ واضح طور پر عمران کے کانوں تک پہنچ رہے تھے۔ وہ نونی کو دیکھ رہا تھا۔ نونی چند لمحے ہونے کی وجہ سے خاموش کھڑا رہا پھر وہ تیزی سے مشین کی طرف مڑا اور اس نے اس سرخ رنگ کے بٹن کے نیچے لگے ہوئے دو سفید رنگ کے بٹن کیے بعد دیکرے پر میں کر دیئے۔ ان بٹنوں کے دبتے ہی اس بڑے کمرے میں جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے تیز سر راہست کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسم کے رگ و پے میں توانائی کی ہریں سی دوڑ گئی ہوں۔ وہ سب تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ اچانک شیشے کی دیوار یکخت تر خیتی چلی گئی اسی لمحے عمران نے تڑختی ہوئی شیشے کی دیوار پر زور سے لات ماری اور ایک دھماکے سے دیوار کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ کر اندر جا گرا۔ نونی حیرت سے آنکھیں پھاڑے کھڑا یہ سب کچھ ہوتا اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے اسی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کا بازو گھوما اور نونی چیختا ہوا جمل کر نیچے گرا اس کے

ہو گئے۔

"صرف ان دو کے پاس ریوالور تھے"..... خاور اور تنویر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب میرے پاس آ جاؤ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی تیزی سے واپس عمران کے قریب آ گئے۔

"ہم نے ان سب کا فوری خاتمہ کرنا ہے"..... عمران نے پاکیشیانی زبان میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ کو جھٹکا تو ہال فائرنگ کی تیز آوازوں اور انسانی چیزوں سے گونج اٹھا۔ خاور اور تنویر نے بھی عمران کے ساتھ ہی فائرنگ کھول دی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے سب افراد فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ ہال میں ہر طرف خون ہی خون پھیل گیا۔ عمران تنویر اور خاور اس وقت تک چوکنے انداز میں کھڑے رہے جب تک وہ ساکت نہیں ہو گئے۔

"دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ"..... عمران نے اپنا ریوالور خالی ہاتھ کھڑے کیپشن شکل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اسے ریوالور دے کر وہ دوڑتا ہوا ایک کافی بڑی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس مشین کے سامنے پہنچ کر وہ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے تیزی سے اس کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ بٹن پریس کر کے اس نے دو تین نابوں کو گھما یا اور پھر ایک پینڈل کو کھینچ لیا مشین میں سے گونج کی، لکھی سی آواز پیدا ہوئی تو عمران نے پینڈل چھوڑ دیا جو کھٹاک کی آواز سے واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ وہ اب

بلوس افراد کھڑے ہوئے تھے۔ عمران کچھ درستک جھانکتا رہا۔ وہ دراصل یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مار کر یا فتنک تو یہاں موجود نہیں ہے۔ جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے مذکرا پس ساتھیوں کو پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر ریوالور ہاتھ میں پکڑے وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچے اس کے ساتھی تھے۔

"خردar۔ اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا"۔ عمران نے چھنتے ہوئے کہا۔ تو مشینوں کے سامنے کھڑے ہوئے افراد تیزی سے مڑے اسی لمحے عمران نے ٹریکر دبادیا۔ اور ایک آدمی چیخ مار کر اچھلا اور پھر ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"خردar۔ ہاتھ اوپر اٹھا کر درمیان میں آ جاؤ۔ اگر کسی نے بھی اس کی طرح غلط حرکت کی تو یہی انجام ہو گا۔ جلدی کرو"..... عمران نے چھنتے ہوئے کہا تو سب افراد جن کی تعداد دس کے قریب تھی سروں پر ہاتھ رکھے تیزی سے آگے بڑھے اور درمیان میں آکر کھڑے ہو گئے۔ اپنے ساتھی کو اس طرح مرتب دیکھ کر ان کے چہروں پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ان کے عقب میں جا کر ان کی تلاشی لو۔ صدر تم نے میرے عقب میں دروازے کا خیال رکھنا ہے"..... عمران نے کہا اور صدر کے علاوہ باقی ساتھی تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ ان سب کے عقب میں پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد ان میں سے دو کی بیسوں سے ریوالور برآمد

بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح اندر داخل ہونے پر فنک بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر مڑا۔ وینا بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

"میں بتاتا ہوں تمہیں فنک"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما تو فنک جو عمران اور اس کے ساتھیوں کی اس طرح اچانک آمد پر بوکھلائے ہوئے انداز میں انہیں دیکھ رہا تھا۔ بڑی طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا گرا۔ اسی لمحے صدر کی لات گھومی اور فنک کے حلق سے ایک اور زور دار چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"ڈیڈی! ڈیڈی!"..... وینا نے فنک کو اس طرح گرتے دیکھ کر چھنتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کی تو خاور کا ہاتھ گھوما اور وینا بھی فنک کی طرح چیختنی، ہوئی اچھل کر پہلو کے بل نیچے گری۔ اچھل ساکت ہو گئی۔ مار کر پارٹیشن کے یچھے خاموش کھڑا یہ سب چکھے ہوتے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حریت کے تاثرات موجود تھے۔

"یہاں لیکیننا اسلئے ہو گا۔ ہر دیوار میں موجود الماری کھول کر دیکھو"..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تو خاور اور تنور دیوار میں نصب دو الماریوں کی طرف بڑھ گئے۔ ایک الماری میں دوسرے اسلئے کے ساتھ ساخت جدید ساخت کی دس بارہ مشین گنیں بھی موجود تھیں جبکہ دوسری الماریاں صرف مختلف اسلئے کے میگزینوں سے بھری ہوئی تھیں۔

ڈالنوں پر حركت کرتی ہوئی سو یوں کو بغور دیکھ رہا تھا۔ ساتھ ساتھ وہ دونوں ہاتھوں سے دونایوں کو بھی ایک دوسرے کی مخالف سمتیوں میں گھما تارہا۔ پھر اس نے ہاتھ چھوڑ دیئے اور تیزی سے واپس مڑا۔

"آؤ۔ اب ہمیں فنک، مار کر اور اس وینا کو تلاش کرنا ہو گا۔" عمران نے کہا اور دروازے سے نکل کر واپس راہداری میں آگیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے یچھے باہر آگئے۔ عمران مختلف راہداریوں میں گھومتا ہوا آخر کار ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچ گیا جس میں چار دروازے تھے اور یہ چاروں ہی بند تھے۔ عمران نے ہر دروازے کے ساتھ کان لگانے اور پھر ایک دروازے کے ساتھ اس نے جسیے ہی کان لگائے۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ سی تیر گئی۔ اس نے آہستہ سے دروازے پر دیا وہ ڈالا تو دروازہ تمہوز اسکھل گیا۔ اب اندر سے فنک کی تیر آواز سنائی دی رہی تھی۔

تمہیں بتانا پڑے گا مار کر۔ ہر صورت میں بتانا پڑے گا۔ فنک کا بجھ بے حد سرد تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر دروازے پر زور سے لات ماری اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں شیشے کا پارٹیشن بتا ہوا تھا اور مار کر اس پارٹیشن والے کمرے میں کھڑا ہوا تھا جبکہ فنک ہاتھ میں مانیک پکڑے ایک میز کے یچھے کر سی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ میز پر ایک چھوٹی سی مشین موجود تھی جس پر مختلف رنگوں کے بلب بلب بجھ رہے تھے۔ وینا ایک سائیڈ پر صوفے پر

”تم نے خاصے سخت جان ہونے کا ثبوت دیا ہے مار کر کہ ابھی تک فنک کو اس سازش کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جو تم فنک کے خلاف کر رہے تھے۔..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”میں نے کوئی سازش کی ہو تو بتاؤ۔ نجانے ماسٹر فنک کو کس نے بہکا دیا ہے کہ میرے لاکھ یقین دلانے کے باوجود اسے کسی طرح یقین ہی نہ آ رہا تھا۔ لیکن تم لوگ بلیک روم سے کیسے آزاد ہو گئے اور یہاں تک کیسے پہنچ گئے۔..... مار کرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ابھی فنک ہوش میں اگر یہی سوال کرے گا۔ اس لئے اس وقت میں جواب دوں گا وہ تم بھی سن لیتا۔ لیکن فنک کے ہوش میں آنے سے پہلے میری ایک بات سن لو اور اس پر اچھی طرح عنور کر کے مجھے جواب دینا۔ تمہارے اس جواب پر تمہاری زندگی یا موت کا انحصار ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں نے حلف لیا ہوا ہے اور میں جان تو اے سکتا ہوں لیکن حلف نہیں توڑ سکتا۔..... مار کرنے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پہلے میری بات سن لو۔ جو کچھ میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں وہی کچھ میں دیتا یا فنک سے بھی معلوم کر سکتا ہوں لیکن تم ہاتھیوں کی اس لڑائی میں ایک معمولی سے ٹڈے کی حیثیت رکھتے ہو اور میں نہیں پہاڑتا کہ تم خواہ مخواہ اس لڑائی میں موت کے گھاٹ اتر جاؤ۔..... عمران نے سرد بھجے میں کہا۔

”یہ گنیں لے لو اور باہر چلے جاؤ۔ ہیلیس میں اب جتنے بھی افراد موجود ہوں ان میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے میں اس دوران مار کر سے بات کرتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ یہ حفاظتی سسٹم۔ کہیں ہم پھر کسی چکر میں نہ پھنس جائیں۔..... خاور نے کہا۔

”نہیں۔ میں نے سپر کمپیوٹر کا نک بٹن آف کر دیا ہے۔ اب ہر مشین اپنے طور پر خود محترار ہو چکی ہے۔ اب اسے آن کیا جائے گا تو وہ کام کرے گی ورنہ نہیں۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو ہم یہاں فنک کے اس خصوصی شجہے میں اب تک زندہ نہ کھڑے ہوتے۔..... عمران نے کہا تو سپ ساتھیوں نے اشبات میں سر بلادیے۔

”کیپشن شکیل۔ تم باہر جا کر کہیں سے رسی وغیرہ لے آؤ تاکہ فنک کو باندھا جاسکے۔..... عمران نے کیپشن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیوں ان چکروں میں پڑتے ہو۔ اب جبکہ یہ قابو میں آچکے ہیں تو ان کا خاتمه کرو اور نکل چلو۔..... تنور نے مشین گن میں میگزین فٹ کرتے ہوئے کہا۔

”یہ فنک اسرائیل کا انتہائی خاص اسجھت ہے اس سے تو میں نے بہت کچھ معلوم کرنا ہے۔..... عمران نے کہا تو تنور نے بھی اشبات میں سر بلادیا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب کرے سے باہر نکل گئے تو عمران نے میز پر رکھا ہوا مائیک اٹھایا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبادیا۔

"میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ تم ہاتھیوں کے درمیان ہونے والی لڑائی میں گھاس کے ایک چھوٹے سے ٹڈے کی حیثیت رکھتے ہو۔ اس لئے میں تمہیں موقع دے رہا ہوں کہ تم اپنی جان بچالو۔ فنک اور وینا کا تو میں نے بہر حال خاتمہ کر ہی دینا ہے۔ اس طرح اگر تم چاہو تو فنک سنڈیکیٹ کے پورے کار و بار پر بھی قبضہ کر سکتے ہو۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں مجھے کچھ نہیں معلوم۔"..... مار کرنے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تم میرے لئے بے کار ہو اور مجھے معلوم ہے کہ اس مشین پر موجود یہ سرخ رنگ کا بٹن پریس ہوتے ہی تم اہتمامی عبرت ناک موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ اوکے۔ پھر تمہاری مرضی۔ میں یہ بٹن دبایا ہوں۔"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی انگلی اس سرخ بٹن پر رکھ دی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فارگاڈ سیک رک جاؤ۔ مت مارو مجھے۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے بس اتنا ہی معلوم ہے کہ ماسٹر فنک نے تمام ریکارڈ کسی بنک کے خصوصی لا کر میں رکھا ہوا ہے۔ لیکن کس بنک میں اس کا مجھے علم نہیں ہے۔"..... مار کرنے یکخت دہشت زدہ ہوتے ہوئے کہا اور اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا تو عمران نے تیزی سے گردن موڑی تو اس نے کیپشن شکل کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ناتلون کی رسی کا ایک بندھ موجود تھا۔

"وینا کو مت باندھنا۔"..... عمران نے کہا اور پھر وہ مار کر کی طرف

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو۔"..... مار کرنے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ "صرف اتنا کہ فنک نے سنڈیکیٹ کے بارے میں تفصیلی ریکارڈ کہاں رکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ بلیک میلنگ سٹف جس کی وجہ سے فاک لینڈ کے حکام بے بس ہیں اور فنک اور اس کے سنڈیکیٹ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم۔"..... مار کرنے جواب دیا۔ "تم شاید اس خیال میں ہو کہ ابھی آپریشن کنٹرول روم والوں کو یہاں کے حالات کا علم ہو جائے گا اور وہ لوگ وہیں سے کسی مشین کے ذریعے ہم پر قابو پالیں گے تو اس خیال کو ذہن سے نکال دو۔ آپریشن کنٹرول روم میں موجود تمام افراد ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور یہاں سپر کمیوٹر کا مین لنک بھی دیگر تمام مشیزی کے ساتھ آف کر دیا ہے۔ اس لئے اب آٹو میٹک چیلنج اور ایکشن کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سامنے مرے ساتھی اسلجہ لے کر اس کرے سے باہر گئے ہیں۔ میں نے انہیں ہدایات دے دی ہیں کہ وہ اس وقت واپس آئیں جب فنک پیلس میں موجود ہر شخص کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مار کر چھرے پر یکخت شدید گھبراہٹ اور خوف کے تاثرات اچھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو گیا۔"..... مار کر اہتمامی خوفزدہ سے لمحے میں کہا۔

کھڑا ہوا تھا۔

”مار کر کی موت لازمی تھی کیونکہ یہ واحد آدمی ہے جو اگر اس شیشے کے پار شیشے سے باہر آ جاتا تو اس کے منہ سے نکلے ہوئے چند الفاظ سپر کمپیوٹر کو چالو کر دیتے اور پھر ہم سب کا اس سے بھی زیادہ عبرت ناک انجام ہوتا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیپشن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور پھر صدر تنور اور خاور اندر داخل ہوئے۔

”چھ افراد اور تھجھے ہنہیں ختم کر دیا گیا ہے اور ہماں۔ اس ٹوٹی کا بھی خاتمه کر دیا ہے۔ وہ ابھی تک وہیں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔“..... صدر نے کہا۔

”یہ مار کر کہاں گیا۔ یہ ڈھانچہ نہ کا ہے۔“..... خاور نے حریت سے شیشے والے کمرے میں پڑے ہوئے ہڈیوں کے ڈھانچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کیپشن شکیل نے انہیں تفصیل بتا دی۔

”اب اس فنک کا کیا کرنا ہے۔ اسے ختم کر دا اور نکل چلو ہماں سے اب تو کوئی رکاوٹ باقی نہیں رہی۔“..... تنور نے کہا۔

”صرف فنک کی موت ہی ہمارا مشن نہیں ہے۔ ہم نے اس پورے سنڈیکٹ کو جڑ سے اکھاڑنا ہے۔ اس کے لئے اسی سنڈیکٹ کا بھی خاتمه ضروری ہے اور اس کے لئے مجھے اس کا تفصیلی ریکارڈ چلہیست۔“..... عمران نے کہا۔

”پھر ہوش میں لے آؤ اسے اور میرے حوالے کر دو۔ پھر دیکھو یہ کہا۔“ وہ فنک کو رسی سے باندھنے کے بعد عمران کی کرسی کے عقب میں

متوجہ ہو گیا۔

”دیکھو مار کر۔ ضمد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لاکر کے بارے میں پوری تفصیل بتا دو۔“..... عمران نے کہا۔

”میں نے بتا دیا ہے۔ اس کے علاوہ میں کچھ نہیں جانتا۔“..... مار کر نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لمحے سے ہی محسوس کر لیا کہ وہ جان بوجھ کر غلط بیانی کر رہا ہے۔

”آخری بار کہہ رہا ہوں۔ سچ بول دو۔“..... عمران نے خشک لمحے میں کہا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم۔“..... مار کرنے کہا تو عمران نے یکفت ایک جھٹکے سے سرخ بنن پر میں کر دیا۔ دوسرے لمحے شیشے والے کمرے میں نیلے رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا اور مار کر کی اہتاں کر بناؤ چیخوں سے کرہ گونج اٹھا۔ مار کر فرش پر گر کر کسی ذبح ہونے والی بکری کی طرح پھر دک رہا تھا پھر اس کی چینیں آہست آہستہ ڈوبتی چلی گئیں۔ اب اس کا جسم دھوئیں میں چھپ گیا تھا۔ ضمدم لمحوں بعد دھواں غائب ہونے لگا اور پھر مار کر کا جسم دکھائی دینے لگا۔ وہ مار کر کے جسم کا گوشت پانی بن کر بہہ رہا تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی لاش کی بجائے ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ پڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”اہتاں خوفناک جربہ ہے عمران صاحب۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔“ وہ فنک کو رسی سے باندھنے کے بعد عمران کی کرسی کے عقب میں

میں مارکر کے خلاف ٹک جو پکڑ گیا تو وہ فوری کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائے گا کیونکہ مارکر اس ساری مشیزی کا انچارج تھا۔ اس کی سازش فنک کے لئے ایم بیم سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اور وہی، ہوا سوہ وینا کو لے کر مارکر سے انکوائری کرنے چلا گیا۔ اسے یقین تھا کہ ہم بلیک روم سے کسی صورت بھی نہ نکل سکیں گے لیکن اس مشین کو دیکھ کر مجھے ایک ترکیب سمجھ میں آگئی۔ میں نے ٹونی کو اکس اکسار سو اکسی گیس کا بلیک روم میں فائز کر دیا۔ اس سے ہمارے اعصاب تو شل ہو گئے لیکن سو اکسی گیس پورے بلیک روم میں پھیل گئی۔ مجھے یقین تھا کہ ٹونی اس جذباتی حرکت پر فنک کے خوف کی وجہ سے فوراً ہی اینٹی سو اکسی گیس استعمال کرے گا اور وہی ہوا۔ اس نے فوراً ہی اینٹی سو اکسی گیس استعمال کر دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں گیسوں نے مل کر شیشے کی دیوار پر دباؤ ڈالا اور یہ دباؤ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ بعض اوقات موٹی موٹی دیواریں بھی ہنیادوں سے اکھڑ جاتی ہیں۔ بہر حال اس کا اثر شیشے کی دیوار پر پڑا اور وہ لٹک گیا۔ اس کے بعد کی کارروائی کا تمہیں علم ہی ہے۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ سو اکسی گیس کے بعد اینٹی سو اکسی گیس کی استعمال کی جاتی ہوگی۔ پھر تو ٹونی کو بھی علم ہو گا کہ اس کا کیا نتیجہ لٹک گا۔ صفر نے کہا۔

"نہیں۔ اینٹی سو اکسی گیس اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب

کس طرح بولتا ہے۔ تغیر نے کہا۔
"نہیں۔ یہ اہتمامی ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ یہ اتنی آسانی سے قابو میں نہیں آئے گا۔ عمران نے کہا۔
"عمران صاحب۔ آپ نے وہاں بلیک روم میں کیا کیا تھا۔ جب ہمارے جسم شل ہو گئے تھے۔ اس وقت تو مجھے یہی خیال آہتا تھا کہ آپ کا داؤ اتنا ہو گیا ہے لیکن بعد میں اس کا نتیجہ اہتمامی حریت انگریز نکلا۔ صفر نے کہا۔

"میں نے فنک کو ایک فرضی سازش کے چکر میں لٹھا کر وقت حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اور میں اس کوشش میں کامیاب رہا تھا۔ میں نے فنک کو اشارہ کیا کہ مارکر اس کے خلاف ہمارے ساتھ مل کر سازش کر رہا ہے اور ثبوت کے طور پر میرا دیا گیا اشارہ بھی وہ سمجھ گیا حالانکہ مارکر اور وینا کو یہ بات سمجھ نہ آئی تھی لیکن فنک نے اپنی ذہانت سے ایک اہم سوال کر دیا کہ اگر مارکر ہمارے ساتھ مل کر سازش کر رہا تھا تو پھر اس نے ہمیں گرفتار کیوں کر دیا۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ ایسا وینا کی وجہ سے ہوا ہے میں بنے اسے اشارے کنائے میں بتا دیا کہ مارکر ہم سے مل کر نہ صرف فنک چیلیس اور سندیکیٹ پر بھی قبضہ کرنا چاہتا ہے بلکہ وہ وینا پر بھی جبراً قبضے کا خواہشمند ہے اور ہم نے مشرقتی ہونے کے ناطے اس کی مخالفت کی جس کی وجہ سے اس نے ہمیں گرفتار کر دیا۔ یہ بات اس قدر نیچرل تھی کہ فنک اسے چ سمجھ بیٹھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر فنک کے ذہن

لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہ گیا۔

”تم۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم بلیک روم سے کیسے نکلے اور پھر زندہ سلامت ہیاں تک پہنچ بھی گئے۔ یہ سب کیسے ہوا۔ مار کر ہیاں میری قید میں تھا۔ پھر یہ سب کیسے ہو گیا۔..... فنک نے اپنے آپ کو سنبلتے ہوئے کہا۔

”میں نے مار کر کو تمہاری قید سے آزاد کر دیا ہے۔ تم اس کا ذھانچہ شیشے والے کمرے میں پڑا دیکھ سکتے ہو۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا تو فنک کی گردن ایک زور دار جھٹکے سے شیشے والے کمرے کی طرف گھوم گئی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ۔ یہ تو۔..... فنک کے پھرے پر ہمیلی بار خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”تم بھی تو اسے اسی عبرت ناک موت کی دھمکی دے رہے تھے۔ اگر تم اس پر گیس کا فائز کر دیتے۔ تب بھی مار کر کامیابی حشر ہوتا۔..... عمران نے سپاٹ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سنوا۔ تم مجھے اور دینا کو چھوڑ دو۔ تم جتنی دولت چاہو۔ میں تمہیں دینے کے لئے تیار ہوں اور تھیں یہ بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ فنک سندھیکیت یا میرے گروپس بھی تمہارے یا پاکیشیا کے خلاف کوئی مکت نہیں کریں گے۔..... فنک نے کہا۔

”ہمیں تم میری بات سنلو۔ فنک چیلیس میں موجود تمام افراد کو تم کر دیا گیا ہے۔ اب ہیاں ہمارے علاوہ صرف تم اور تمہاری بیٹی

سو اکسی گیس فائز ہونے والی جگہ سے پوری طرح خارج ہو جائے۔ اس کے لئے کم از کم دس پندرہ منٹ کا وقفہ لازمی چاہئے۔ ٹونی سے حماقت یہ ہوئی کہ اس نے فوراً ہی اپنی سو اکسی گیس کا فائز کر دیا اور میرا انداز درست ثابت ہوا۔ اس طرح ہم آزاد ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ بعض اوقات ایسے ایسے کام کر جاتے ہیں کہ مجھے بھی شک ہونے لگتا ہے کہ جیسے آپ مستقبل میں دیکھ کر یہ کام کرتے ہوں۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”انسانی نفیيات کو اگر درست طور پر استعمال کیا جائے تو بعض اوقات واقعی حریت انگریز نتائج سامنے آتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہمیشہ ہی اندازے درست ہوں۔ کبھی کبھی اندازے غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہم نے چونکہ جدوجہد تو کرنا ہی ہوتی ہے اس لئے ہمیں ہر ہملو کو آزمانا پڑتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ فنک کے کراہتے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کراس کی طرف مڑ گئے۔ عمران نے بھی کرسی کا رخ فنک اور دینا کی طرف موڑ لیا۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔..... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔ فنک نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے پھرے پر یہ لخت اہمیتی تکلیف کے تاثرات ابھر آئے۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی

تھارے خلاف ہے۔..... عمران نے کہا۔

"ہاں - وہ بھی ہے لیکن اس کی بیوی سے متعلق ایسی اہم دستاویزات میرے قبضے میں ہیں کہ میرے خلاف ہونے کے باوجود میرے خلاف بھاپ بھی منہ سے نہیں نکال سکتا۔..... فنک نے جواب دیا۔

"لیکن اگر میں تمہیں ہلاک کر دوں تب تم ان کاغذات کا کیا کرو گے۔..... عمران نے کہا
"پورے فاک لینڈ میں سنڈیکیٹ کا جال پھیلا ہوا ہے اور اس کے علاوہ چینگ گروپس بھی کام کر رہے ہیں میرے بعد وہ میری جگہ سنبھال لیں گے۔..... فنک نے جواب دیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی اسرائیلی اجنبیت ہیں۔..... عمران نے کہا۔

"ہاں - مجھے اعتراف ہے اور یہ سارا سیٹ اپ اسی لئے ہے کہ حکومت فاک لینڈ اسرائیل کی طفیلی بنی رہے۔..... فنک نے جواب دیا۔

"کیوں - اس سے اسرائیل کو کیا فائدہ ہو گا۔..... عمران نے منہ بتاتے ہوئے جواب دیا۔

"کیونکہ اسرائیل کی اہم ترین دفاعی لیبارٹریاں فاک لینڈ میں قائم ہیں۔..... فنک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"تم بھی کسی لیبارٹری کے انچارج ہو۔..... عمران نے پوچھا۔

وینازندہ موجود ہیں۔ دوسری بات یہ کہ سپر کمپیوٹر کا میں لنک میں نے مشیزی سے آف کر دیا ہے۔ اس لئے اب تمہارے یہ حفاظتی انتظامات ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور تمہیں بھی نہیں بچا سکتے اور آخری بات یہ ہے کہ صرف تمہاری یا وینا کی موت سے پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا یونکہ ایک ادمی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ ہی مجھے تمہارے اس سنڈیکیٹ سے کوئی دلچسپی ہے۔ یہ فاک لینڈ والوں کا اپنا درود سر ہے۔
مران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم کیا چاہتے ہو۔..... فنک نے ہوتے ہی خیختے ہوئے کہا۔
"صرف اتنی بات بتاؤ کہ فاک لینڈ کے اعلیٰ حکام کا وہ کون سا گروپ ہے جو تمہارے خلاف ہے لیکن تمہاری طاقت کی وجہ سے کھل کر تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کر پا رہا۔ وہ گروپ جس کی وجہ سے تم میرے ذریعے وہ خصوصی فائل حاصل کرنا چاہتے تھے۔..... عمران نے کہا۔

"تم یہ جان کر کیا کرو گے۔..... فنک نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تم صرف میرے سوال کا جواب دو۔ میں یہاں تمہارے ساتھ مذاکرات کرنے نہیں آیا۔..... عمران نے غرأتے ہوئے کہا۔
"میرے خلاف فاک لینڈ کا نو منتخب وزیر اعظم ہے لیکن وہ اس لئے میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتا کہ یہاں کے تمام اعلیٰ حکام میری مٹھی میں ہیں۔..... فنک نے جواب دیا۔
"مجھے تو اطلاع میلی تھی کہ فاک لینڈ سیکریٹ سروس کا چیف بو فیلو

کے نچلے حصے میں موجود دو بٹن پر لیس کر دیئے۔ دوسرے لمحے سر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی پارٹیشن کی سائیڈ کی دونوں دیواریں زمین میں غائب ہو گئیں۔ صدر نے وینا کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور لے جا کر مار کر کے ڈھانچے کے قریب فرش پر ڈال دیا۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اب ہوش میں لے آؤ۔"..... عمران نے کہا اور صدر نے جھک کر فرش پر پڑی ہوئی وینا کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب وینا کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ سیدھا ہو گیا۔

"اب باہر آجائو۔"..... عمران نے کہا اور صدر تیزی سے واپس آگیا۔ عمران نے ایک بار پھر مشین کے دونوں بٹن پر لیس کر دیئے اور سر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ایک بار پھر شیشے کی دیواریں زمین سے نکل کر چھت سے جا کر مل گئیں۔ اسی لمحے وینا کی کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"تم وینا کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو۔"..... فنک نے جواب تک خاموش یہٹھا ہوا تھا۔ لفظ تیز لمحے میں کہا۔

"کچھ نہیں۔ ہم خواتین پر تشدد کے قاتل نہیں ہیں۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اسی لمحے وینا اٹھ کر بیٹھ گئی اور حریت سے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ دوسرے لمحے اس کی نظریں اپنے ساتھ پڑے ہوئے مار کر کے ڈھانچے پر پڑیں تو وہ بڑی طرح پیچنی ہوئی اچھل کر ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی۔

"صرف میں نہیں پورا فنک سندھیکیت انچارج ہے۔"..... فنک نے جواب دیا۔ "تم نے سندھیکیت کے بارے میں جو ریکارڈ رکھا ہوا ہے وہ کہاں ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"میرے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔"..... تم چاہو تو پورے فنک پیلس کی تلاشی لے سکتے ہو۔"..... فنک نے بڑے مطمئن لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ ریکارڈ ایک خصوصی بنک لاکر میں موجود ہے۔"..... عمران نے انکشاف کیا تو فنک بے اختیار چونک پڑا۔

"تم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ لیکن یہ غلط ہے۔"..... تم چاہو تو سارے فاک لینڈ کے بنک لاکر چیک کرو۔"..... فنک نے بوکھلائے ہوئے لمحے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں چینگ کرتا پھروں۔"..... تم خود بتاؤ گے۔"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے خود نہیں معلوم۔ سندھیکیت کے گروپس کو معلوم ہو گا۔"..... فنک نے جواب دیا۔

"صدر۔"..... عمران نے صدر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔ "یہ۔"..... صدر نے جواب دیا۔

"میں اس پارٹیشن کو کھولتا ہوں۔"..... تم وینا کو اسی بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر اندر ڈال دو۔"..... عمران نے کہا اور مزکر اس نے مشین

"تنویر - اس فنک کو انٹھا کر کاندھے پر ڈالو اور چلو یہاں سے - فنک کو ہم پیلس سے باہر نکل کر گولی مار دیں گے"..... عمران نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی انھی کھڑے ہوئے۔

"رک جاؤ - رک جاؤ - میں بتاتی ہوں - رک جاؤ - مجھے یہاں چھوڑ کر مت جاؤ - اس بنک کا نام سوکارس بنک ہے - سوکارس بنک"..... یقینت وینا نے چھتے ہوئے کہا۔
"کیا وینا ٹھیک کہہ رہی ہے"..... عمران نے مزکر فنک سے پوچھا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں - جا کر سوکارس بنک کو چھیک کر لو - تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا"..... فنک نے جواب دیا۔
"وینا تمہارا والد نہیں چاہتا کہ تم یہاں سے زندہ باہر نکلو - لیکن میرا وعدہ کہ اگر تم بنک کی براجخ کا نام اور اس خصوصی لاکر کے بارے میں تفصیل بتا دو تو میں نہ صرف تمہیں یہاں سے باہر نکالوں گا بلکہ زندہ بھی چھوڑ دوں گا"..... عمران نے کہا۔

"مم - مم - میں مرننا نہیں چاہتی - پلیز - مجھے باہر نکالو - میں بتا دیتی ہوں سوکارس بنک کی برک لین براجخ میں ریکارڈ ہے - سپیشل لاکر نمبروں - پلیز مجھے باہر نکالو"..... وینا نے چھتے ہوئے کہا۔

"اس لاکر کو آپسٹ کون کرتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"بنک میجر بوفیلو - یہ بنک فنک سنڈیکیٹ کی ملکیت ہے" - وینا

"یہ ڈھانچہ مار کر کا ہے وینا - اچھی طرح اسے دیکھ لو - یہ اس مار کر کا ہے جو فنک پیلس کی تمام مشیزی کا انچارج تھا اور جس کے منہ سے ایک لفظ کے نکلتے ہی سپر کمپیوٹر حکت میں آ جاتا تھا اور ناپسندیدہ افراد پر قیامت ثوٹ پڑتی تھی"..... عمران نے مائیک کا بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے باہر نکالو - پلیز - فارگاڈ سیک - مجھے باہر نکالو - ورنہ میں مر جاؤں گی"..... وینا نے اہتمائی خوفزدہ انداز میں چھتے ہوئے کہا - اس کا جسم تحریر کا نپ رہا تھا۔

"اس بنک کا نام بتا دو جہاں سنڈیکیٹ کا ریکارڈ موجود ہے" - عمران نے کہا۔

"مم - مم - مجھے نہیں معلوم - پلیز - فارگاڈ سیک - مجھے یہاں سے نکالو"..... وینا نے اہتمائی خوفزدہ لمحے میں کہا۔

"جب تک بنک کا نام نہیں بتاؤ گی تمہیں اس ڈھانچے کے ساتھی رہنا ہو گا۔ ہم فنک کو ختم کر کے یہاں سے چلے جائیں گے اور فنک پیلس میں کوئی آدمی زندہ نہیں ہے۔ جو تمہیں یہاں سے باہر نکال سکے اس لئے تمہیں یہیں اس ڈھانچے کے ساتھ ہی اس وقت تک رہنا ہو گا جب تک تم بھوکی پیاسی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنہیں جاتی"..... عمران نے اہتمائی خشک لمحے میں کہا۔

"مم - مم - مجھے نہیں معلوم - میں بچ کہہ رہی ہوں - مجھے نہیں معلوم"..... وینا نے چھتے ہوئے کہا۔

گن کی نال اس کی گردن سے لگا دی۔
 "خبردار نہ اسی طرح پڑی رہو۔ اگر حرکت کی تو گولی مار دوں
 گا۔"..... خاور نے غراتے ہوئے کہا۔
 "میرے ڈیڈی کو مت مارو۔ ڈیڈی کو مت مارو۔"..... وینا نے
 فرش پر پڑے پڑے چھختے ہوئے کہا۔
 "تو پھر وہ کوڈ بتا دو جو فنک اور بنک میجر بو فلیو کے درمیان میں"..... عمران نے کہا۔

"سن سڑائیک کوڈ ہے۔ سن سڑائیک۔"..... وینا نے کہا۔
 "خاور۔ ہست جاؤ اور اسے کرسی پر بیٹھنے دو۔ لیکن اگر یہ کوئی بھی
 غلط حرکت کرے تو بے شک گولی سے اڑاونا۔"..... عمران نے خاور
 سے کہا اور خاور پیچھے ہٹ گیا۔ وینا تیزی سے انٹھی لیکن دوسرے لمحے
 جس طرح بھلی چمکتی ہے اس طرح وینا نے اہتمامی بر ق رفتاری سے
 خاور کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی اور پھر اسی تیز رفتاری سے پیچھے
 ہٹتی چلی گئی۔

"ہا۔ ہا۔ اب تمہیں میں بتاؤں گی کہ وینا کیا کر سکتی ہے۔"..... وینا
 نے طنزیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا
 قہقہہ ختم ہوتا۔ اچانک کرے میں ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ
 ہی وینا چھختی ہوئی اچھل کر نیچے گری اور بڑی طرح تڑپنے لگی سب کی
 نظریں تنور کی طرف انٹھ گئیں جو فنک کو پارٹیشن کے اندر لٹا کر باہر
 آچکا تھا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب میں تھا اور کوٹ کی جیب میں اب

نے جواب دیا۔
 "اوکے۔ اب تم باہر آ سکتی ہو۔"..... عمران نے کہا اور پھر تنور کی
 طرف مڑ گیا۔

"تنور۔ مسٹر فنک کو بے ہوش کر کے اس پارٹیشن میں ڈال
 دو۔"..... عمران نے تنور سے کہا تو تنور جو اٹھ کر دا ہوا تھا کا ہاتھ بھلی
 کی سی تیزی سے گھوما اور فنک پیچ مار کر وہی صوفے پر ہی پہلو کے بل
 گرا اور پھر رول ہوتا ہوا نیچے فرش پر جا گرا۔ تنور نے لات چلانی اور
 فنک کا حم کرتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

"مم۔ مم۔ مت مارو ڈیڈی کو۔ مت مارو۔"..... وینا نے پارٹیشن
 کے اندر سے چھختے ہوئے کہا۔

"اب اس کی رسیاں کھول دو اور پھر اسے اٹھا کر پارٹیشن میں لے
 جاؤ۔"..... عمران نے کہا تو تنور نے اس کی ہدایت پر عمل کرنا شروع
 کر دیا۔ جب وہ فنک کو اٹھانے پارٹیشن کے قریب پہنچا تو عمران نے
 ایک بار پھر مشین کے نجیلے حصے کے دو بٹن پر لیں کر دیئے۔ سر دی تیز
 آوازوں کے ساتھ ہی شیشے کی دونوں دیواریں فرش میں غائب ہو
 گئیں تو وینا دوڑتی ہوئی باہر آئی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اسے
 روکتا۔ اس نے بھلی کی سی تیزی سے عمران کے سامنے رکھی، ہوئی مشین
 پر ہاتھ مارنے کی کوشش کی لیکن عمران شاید اس سچوٹش کے لئے پہلے
 ہی تیار تھا۔ اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور وینا چھختی ہوئی اچھل کر
 دو قدم دور جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ انٹھتی۔ خاور نے مشین

"اس مشین میں ایسا سُم بھی موجود ہے جو اس کرے میں موجود ہر آدمی کو بے حس کر سکتا ہے۔ وینا یہی کام کرنا چاہتی تھی۔..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب ختم کرو اس لعنتی فنک کو اور چلو یہاں سے۔ بنک کا معلوم ہو گیا ہے۔ پورا بنک ہی بموں سے اڑا دیتے ہیں۔ اپنے آپ سارا ریکارڈ ختم ہو جائے گا۔..... تنور نے کہا۔

"ریکارڈ ختم ہو جائے گا لیکن سنڈیکٹ ختم نہیں ہو گا۔ جب تک یہ سارا ریکارڈ فاک لینڈ سیکرٹ سروس کے چیف تک نہیں پہنچ جاتا۔..... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے بتا دو۔ اب وہ استا بھی گیا گزر انہیں ہو گا کہ اس لا کر سے ریکارڈ بھی حاصل نہ کر سکے۔..... تنور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب یہی کرنا پڑے گا۔ اس فنک کو ہوش میں لے آؤ اور پھر گولیوں سے اڑا دو۔..... عمران نے کہا اور تنور تیزی سے مژکر واپس اس پارٹیشن کی طرف گیا جہاں فنک بے ہوش اور بندھا ہوا پڑا تھا۔ دوسرے لمحے تنور نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور کمرہ ایک بار پھر دھماکوں کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ تنور نے ریوالور کی کی گولیاں بے ہوش فنک کے سینے میں اتار دی تھیں۔

"ارے ارے ہوش میں تو لے آنا تھا۔ ایک بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمی پر ہی فائز کھول دیا تم نے۔..... عمران نے کہا۔

"اس جیسے بد معاشوں کے ساتھ اخلاقیات برداشت آپ کے ساتھ تھی۔..... اچانک کیپشن شکیل نے کہا جو ایک طرف صوفے پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

واضح طور پر سوراخ نظر آرہا تھا۔ وینا کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دو جا گری تھی جبکہ وہ خود فرش پر گر کر چند لمحے تثپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔

"یہ ابھی مشین گن کا فائز کھول دیتی۔ اس لئے مجبوراً مجھے فائز کرنا پڑا۔..... تنور نے کہا۔

"میں اس کے ذریعے اس بات کی تصدیق کرنا چاہتا تھا کہ جو کچھ اس نے کہا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں۔ بہر حال کیا کیا جا سکتا ہے مقدرات اٹل ہوتے ہیں۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اس کے ہاتھ پر بھی فائز کر سکتے تھے تنور۔..... صدر نے کہا۔
"کر تو سکتا تھا لیکن میں نے رسک لینا پسند نہیں کیا۔..... تنور نے جواب دیا۔

"آپ اس فنک سے تصدیق کر لیں۔..... صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ اہتاںی ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ ایسے آدمی اطمینان سے مرت جاتے ہیں لیکن اپنی مرضی کے خلاف زبان نہیں کھلتے۔..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وینا اس مشین کے ذریعے کیا کرنا چاہتی تھی۔..... اچانک کیپشن شکیل نے کہا جو ایک طرف صوفے پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

ظلم ہے۔ جب اس نے مرننا ہی ہے تو بے ہوشی کیا اور ہوش کیا۔“
تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک
طویل سانس لیا۔ ظاہر ہے تنویر کی اپنی فطرت تھی اور عمران کی اپنی۔

فَأَكَ لِيَنْدَ كَهْ رَامَ مُسْرِرَهَاوسَ كَهْ إِيكَ خَصُوصِيَ كَرَهْ مِنْ
صَفَرَ كَيْسِنْ شَكِيلَ تَنُوِيرَهُ أَوْ خَادِرَ بَيْشِنَهُ ہوَنَهُ تَحَى لِيَنْ عَمَرَانَ إِبْجِي تَكَ
شَ آيَا تَحَا۔ فَنِكَ اُورَوِينَا كَهْ خَاتَهُ كَهْ بَعْدَ عَمَرَانَ لِيَنْ سَاتِهِيُونَ سَمِيتَ
فَنِكَ چِيلَسَ سَهْ تَكَلَّ كَهْ رَاوِيَسَ، ہُوَنِلَ گَرِيَنْدَ پَيْنَجَ گَيَا تَحَا لِيَنْ وَهَانَ پَيْنَجَهُ
ہِيَ عَمَرَانَ نَهْ خَوْدَ بَجِيَ مَقَامِيَ مِيَكَ اپَ كَرِيَيَا اورَ لِيَنْ سَاتِهِيُونَ كَوْ بَجِيَ
مَقَامِيَ مِيَكَ اپَ مِنْ لَيْ آيَا۔ اسَ كَهْ بَعْدَ اِنْہُوںَ نَهْ خَامُوشِيَ سَهْ
ہُوَنِلَ چَحُوزَ دِيَا اورَ وَهُ سَبَ دَارَالْحُكُومَتَ كَهْ اِيكَ اورَ ہُوَنِلَ کَنْسَاسَ پَيْنَجَ
گَيَّهَ جَهَانَ نَنَسَهُ اورَ مَقَامِيَ نَامَوُنَ سَهْ كَرَهْ لَنَسَهُ گَيَّهَ كَيْوَنَکَهْ فَنِكَ اُورَوِينَا
کَيَ مَوْتَ كَيِ خَبَرَ كَسِيَ بَجِيَ وَقَتَ آوَتَ، ہُوَ سَكَنَتِيَ تَحَى اورَ ظَاهِرَهُ ہِيَ اسَ كَهْ
بَعْدَ سَنْدِيَكِيَتَ كَهْ خَوْفَنَاكَ قَاتِلَ پَاگَلَ كَتوُنَ كَيِ طَرَحَانَ كَيِ تَلاَشَ مِنْ
تَكَلَّ كَهْرَهُ ہِوتَهُ كَيْوَنَکَهْ وَيَنَا كَاَگَرَوَپَ انَ كَيِ نَگَرَانِيَ كَرَتَارَهَا تَحَا اسَ لَنَسَهُ
اَنْہِیَسَ لَامَحَالَهِ مَعْلُومَهُ ہُوَ جَانَاتَحَا كَهْ يَهُ سَارِيَ كَارَرَوَائِيَ عَمَرَانَ اورَ اسَ كَهْ

عناصر سے مکمل طور پر پاک کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے کرفیو اٹھانے کا بھی اعلان کیا اور صدر اور دوسرے ساتھیوں نے ہوٹل کی کھڑکیوں سے لوگوں کو خوشی سے سڑکوں پر ناچتے ہوئے دیکھا۔ پورے دارالحکومت میں عام اور شریف لوگوں نے فنک سنڈیکیٹ کے خاتمے پر باقاعدہ جشن نجات منایا اور حکومت کی کارکردگی کی دل کھول کر تعریف کی۔

"عمران ان سارے دنوں میں مسلسل غائب رہا تھا لیکن صدر اور دوسرے سب ساتھی اچھی طرح سمجھتے تھے کہ اس ساری کارروائی کے پیچے عمران کا ہی ہاتھ ہے پھر اب سے ایک گھنٹہ پہلے عمران کافون آیا۔ اس نے بھی فون پر یہی بتایا کہ فنک سنڈیکیٹ کا مکمل طور پر فاتحہ کر دیا گیا ہے۔ اس نے اب وہ اپنے میک اپ ختم کر کے اپنے اصل چہروں میں آجائیں کیونکہ اب ہر قسم کا خطرہ دور ہو چکا ہے اور ساتھ ہی اس نے انہیں بتایا کہ پرائم منسٹر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا باقاعدہ شکریہ ادا کرنے کے لئے پرائم منسٹر ہاؤس میں ایک تقریب منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے جس میں صدر اور دوسرے ساتھیوں نے شرکت کرنی ہے۔ عمران نے انہیں بتایا کہ انہیں پرائم منسٹر ہاؤس لے جانے کے لئے حکومت کی طرف سے خصوصی سرکاری کاریاں ہوٹل پہنچ رہی ہیں۔ اس نے وہ تیار رہیں۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھا کہ وہ ایک اہتمامی ضروری کام میں مصروف ہے اس نے وہ براہ راست ہی پرائم منسٹر ہاؤس پہنچ کر ان سے آٹے گا۔ پھر انہی ہوں۔

ساتھیوں نے کی ہے۔ عمران کنساس ہوٹل سے یہ کہہ کر چلا گیا تھا کہ وہ سنڈیکیٹ کا ریکارڈ بینک لا کر سے نکلوانے اور سنڈیکیٹ کے خلاف کارروائی کے لئے کوئی مناسب لائچہ عمل اختیار کرنے کا جائزہ لینے جا رہا ہے اور جب تک وہ واپس نہ آئے کوئی ساتھی اپنے کمرے سے باہر نہ جائے۔ پھر رات کو اس کافون آگیا کہ وہ ابھی مصروف ہے۔ اس طرح صدر اور دوسرے ساتھیوں کو تین روز تک کمروں میں چھپ کر رہنا پڑا۔ المتبہ اخبارات کے ذریعے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ فنک پیلس اچانک ایک خوفناک دھماکے سے مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے اور حکومت فاک لینڈ نے فنک سنڈیکیٹ کے خلاف اہتمامی بھرپور ایکشن شروع کر دیا ہے۔ اس ایکشن کی وجہ سے فنک سنڈیکیٹ بھی اپنی بقا کے لئے کھل کر سامنے آگیا تھا اور پورے دارالحکومت میں قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا اور ان حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت فاک لینڈ کو دوسرے روز ہنگامی حالت کا اعلان کرتے ہوئے باقاعدہ کرفیو نافذ کرنا پڑا اور دارالحکومت کا نظم و نسق باقاعدہ فوج نے سنبھال لیا تھا۔ دو روز تک کرفیو نافذ رہنے کے بعد آج صح کرفیو کی پابندیاں ختم کر دی گئیں اور اس کے ساتھ ہی شیلی ویژن پر پرائم منسٹر کی تقریر بھی نشر کی گئی جس میں انہوں نے فنک سنڈیکیٹ کے بدمعاشوں پیشہ ور قاتلوں غنڈوں سمجھگروں اور اس سنڈیکیٹ میں شامل اہم جرائم پیشہ عناصر کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور اعلان کیا کہ سنڈیکیٹ میں شامل اہم جرائم پیشہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور دارالحکومت کو ان غنڈوں

دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔ وہ سب عمران کی پست دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے۔ سوائے تنور کے باقی سب کے چہروں پر مسکراہٹ رستگنے لگی کیونکہ عمران اپنے مخصوص میکنی کھلباس میں تھا ہرے پر حماقتوں کا آبشار پوری روائی سے بہس رہا تھا اور وہ اندر داخل ہو کر اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیہاتی زندگی میں پہلی بار شہر میں آنکلا ہو۔

"عمران صاحب۔ شکر ہے آپ کی شکل تو نظر آئی۔"..... صدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”السلام عليكم ورحمة الله وبركاته..... عمران نے چونک کران کی طرف اس طرح دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ سب اسے پہلی بار نظر آئے ہوں۔

"ایک پہلے ہی انتظار کر اکر بور کیا تھا۔ اب اکر بور کرو گے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب - کیا آپ مسلمان نہیں ہیں ”..... عمران نے ایک کری پر بیٹھتے ہوئے ان سے مخاطب ہو کر اہتمامی حیرت بھرے لجھے میں کہا -

"کیوں نہیں ہیں۔ الحمد للہ ہم سب مسلمان ہیں۔ لیکن یہ بات آپ نے کیوں کی ہے۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے میرے سلام کا جواب دینے کی بجائے یہ بور بور کی رٹ لگادی ہے۔ مسلمان تو سلام کا جواب دیتے ہیں"..... عمران نے

پرائم منسٹر ہاؤس سے گاڑیاں انہیں لینے پہنچ گئیں اور صدر اور دوسرے ساتھی تیار ہو کر یہاں پہنچ گئے۔ سہماں ان کا انتہائی شاندار اور پروقار انداز میں استقبال کیا گیا۔ تب سے وہ اس کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں مشروبات پیش کئے گئے لیکن ابھی تک نہ ہی عمران آیا تھا اور نہ ہی پرائم منسٹر صاحب ان سے ملاقات کے لئے پہنچے تھے۔ چونکہ کافی وقت گزر گیا تھا اس لئے اب یقیناً وہ بور ہونا شروع ہو گئے تھے۔

”اس قدر پر تکلف اور شاندار قید تو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران نجانے کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اب جبکہ قنک سندھیکٹ ختم ہو گیا ہے تو اب اس کی کیا مصروفیت رہ گئی ہے۔ تنویر نے جواب دیا۔

”میرا خیال ہے کہ عمران صاحب ان لیبارٹریوں کے چکر میں، ہوں گے جو اسرائیل نے یہاں خفیہ طور پر قائم کر رکھی ہیں۔..... کیپشن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں - عمران صاحب کا اصل ثار گٹ بھی دہی لیبارٹریاں ہی تھیں - فنک سندھیکیٹ کے خاتمے سے انہیں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ صدر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی

مبارکباد ہی نہیں مل سکی۔ جس سے پوچھتا ہوں کہ مبارک باد ہے وہ میری شکل دیکھ کر نفی میں سر ہلا دیتا ہے۔ آخر تنگ آگر میں نے سوچا کہ مبارک باد کو پاکیشیا سے ہی یہاں درآمد کیا جائے پھانچہ وہاں آرڈر بھجوایا۔ وہاں سے بھی بس مبارک ہی مل سکی ہے باد کا مسئلہ اب خود مجھے حل کرنا پڑے گا۔..... عمران نے اس بار بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا تو صدر اور خاور دونوں قہقہہ مار کر ہنس پڑے جبکہ تنور بھی عمران کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔ کیپشن شکل کے بیوں پر بھی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

”تو پھر آپ لے آئے ہیں مبارک“..... صدر نے ہستے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے۔ ورنہ وہ تمہارا نقاب پوش چیف میری جان کو آجائتا۔ اس لئے مجبوری تھی۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیب میں اس طرح ڈالا جیسے مبارک نکال رہا ہو۔ سب اسے اہتمامی پر بھس نظروں سے دیکھنے لگے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو اس وقت دیکھتے ہیں جب وہ کوئی شعبدہ دکھانے والا ہو۔ لیکن جب عمران کا ہاتھ چیب سے باہر آیا تو کہہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ عمران کے ہاتھ میں ایک رنگ برلنکا بغیر پھولہ ہوا غبارہ تھا۔

”ارے ارے۔ اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے۔ یہ سب تمہارے چیف کے حکم سے ہو رہا ہے۔“..... عمران نے غبارے کے ایک سرے کو ایک ہاتھ میں اور دوسرے کو دوسرے ہاتھ میں پکڑ کر زور سے کھینچتے ہے پچھو کتنا خراب ہوا ہوں۔ پورے دار الحکومت کے بازار اور دکانیں چھان ماری ہیں حتیٰ کہ کباڑیوں تک سے پوچھ آیا ہوں لیکن کہیں سے

منہ بناتے ہوئے کہا تو صدر اور دوسرے ساتھیوں نے باقاعدہ اس کے سلام کا باری باری جواب دینا شروع کر دیا۔

”خدا یا تیرا شکر ہے۔ اس کافروں کے ملک میں مسلمانوں سے تو ملاقات ہوئی۔ ورنہ میں تو سلام کر کر کے تھک گیا لیکن کوئی جواب ہی نہ دیتا تھا۔ بلکہ جواب دینے کی بجائے یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر وہ مجھے دیکھنے لگتے جیسے میں نے سلام کرنے کی بجائے کوئی ایسا منتر پڑھ دیا ہے کہ ابھی سب لوگ پتھر کے بن جائیں گے۔“..... عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم رہے کہاں۔ ہمیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے ہو گئے ہیں اور تم اب آرہے ہو۔ کیا تم نے ہمیں اپنا ماتحت سمجھ رکھا ہے کہ ہم بیٹھے تمہاری آمد کا انتظار کرتے رہیں۔“..... تنور نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ ویری سوری تنور۔ دراصل وہ تمہارا نقاب پوش چیف ہے نا۔ اس نے میرا ناطقہ بند کر دیا۔ میں نے جب اسے ٹرانسیسیٹر پر پورٹ دی کہ یا تکشیا سیکرٹ سروس نے فاک لینڈ میں فنک اور فنک سنڈیکٹ کا مکمل خاتمه کرنے کا ذریں اور شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے تو اس نے فوراً ہی حکم دے دیا کہ تم سب کو تمہارے اس شاندار کارنامے پر اس کی طرف سے مبارکباد پیش کی جائے۔ بس کچھ نہ پوچھو کتنا خراب ہوا ہوں۔ پورے دار الحکومت کے بازار اور دکانیں چھان ماری ہیں حتیٰ کہ کباڑیوں تک سے پوچھ آیا ہوں لیکن کہیں سے

ہوئے کہا۔

محصوم سے لجے میں کہا تو کہہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔
غمran اب پھولے ہوئے غبارے کے منہ کو گاتھھ دینے میں مصروف
ہو گا۔

”تو تم اپنی طرف سے انہیں مبارک باد پیش کرو دینا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور عمران نے جو غبارے کے منہ کو گاتھہ دے کر بند کر چکا تھا غبارے کو چھوڑ کر اسے ہاتھوں سے اسے اچھالتا ہوا دروازے کی طرف گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک چوڑے جسم اور لمبوتے سے پھرے والا مقامی اندر داخل ہوا۔ غبارہ اس کی ناک سے جا کر پوری قوت سے نکرا یا اور ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ آدمی اس اچانک افتاداً اور دھماکے سے چھختا ہوا بھلی کی سی تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا اور پھٹا ہوا غبارہ فرش پر گر گیا۔

”اے۔ اے۔ یہ تو فاک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف بو فیلیو تھا اسے کیا ہوا۔..... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہتھیہ مار کر ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے ایک بار پھر کھلا اور بو فیلیو ہاتھ میں ریوالور پکڑے تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن دوسرے لمحے سامنے موجود عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار گھٹک کر

"تو یہ مبارک ہے۔ یہ تو غبارہ ہے"..... صدر نے مسکاتے ہوئے کہا۔ وہ بھی چونکہ بیٹھے بور ہو رہے تھے اس لئے اب عمران کی باتوں سے ی لطف لے رہے تھے۔

"مبارک عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب ہوتا ہے باعث برکت - نیک - سعید - لیکن اگر اس کے ساتھ باد کا لفظ لگ جائے تو فارسی زبان کا لفظ ہے اور جس کے معنی ہیں ہوا۔ یعنی مبارک میں باد بھردی جائے تو پھر اس کا مطلب ہو جاتا ہے خوشی۔ بلکہ خوشی سے پھول جانا اور صرف غبارہ ہی الیسی چیز ہے جو باد یعنی ہوا سے پھولتا ہے۔ اس لئے غبارے کو مبارک کہا جاسکتا ہے۔ اب میں اس میں باد بھرتا ہوں پھر تو تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو گا اور تم اسے اپنے چیف کی طرف سے قبول کر لو گے"..... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غبارے کو منہ سے لگایا اور اس میں ہوا بھرنا شروع کر دی۔ دوسرے لمحے غبارہ تیزی سے پھولتا چلا گیا۔ جب غبارہ پھولاتا ہے اس پر لکھا ہوا لفظ ان سب کو دکھانی دیا اور اس لفظ کو پڑھ کر کمرہ ایک پار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ غبارے پر مختلف رنگوں سے لفظ احمد لکھا ہوا تھا۔

"یہ تو تمہارے لئے مبارک باد ہے" تنور نےہستے ہوئے
کہا۔

"میری تو باد ہے۔ باقی سب کچھ تمہارا ہے۔..... عمران نے بڑے

بھرے لجے میں کہا۔
 " بیلیون - اوہ - تو تم اسے بیلیون کہتے ہو - میں خواہ مخواہ مبارک
 پوچھتا رہا عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 " اس کا مطلب ہے کہ یہ تمہارا مذاق تھا لیکن میرے لئے یہ مذاق نہ
 تھا - میں تو واقعی پریشان ہو گیا تھا بو فیلو نے ہنسنے ہوئے کہا اور
 پھٹا ہوا غبارہ ایک طرف پھینک دیا۔
 " میرا نام بو فیلو ہے اور میں فاک لینڈ سیکرٹ سروس کا چیف
 ہوں " بو فیلو نے اس بار صدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو صدر
 انھ کر کھڑا ہو گیا اور صدر کے انھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے
 لیکن عمران اسی طرح کرسی پر بیٹھا رہا - صدر نے جواب میں اپنا اور
 اپنے ساتھیوں کا تعارف کر دیا۔
 " مجھے آپ حضرات سے مل کر بے حد مررت ہوئی ہے - آپ جیسے
 سیکرٹ ایجنت تو پوری دنیا کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ ہیں " - بو فیلو
 نے عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
 " یہ واقعی سرمایہ ہیں بلکہ سرمایہ دار ہیں - صرف میں بے ما یہ
 ہوں " عمران نے کہا تو بو فیلو بے اختیار ہنس پڑا۔
 " تمہارے متعلق میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم کتنے بے ما یہ ہو -
 بہر حال میں یہ اطلاع دینے آیا تھا کہ پرائم مسٹر صاحب ابھی تشریف
 لانے والے ہیں " بو فیلو نے ہنسنے ہوئے کہا۔
 " اس کا مطلب ہے کہ دونوں لیبارٹریاں قبضے میں آگئی ہیں " -

رک گیا۔

" یہ - یہ - تم - تم ہاں اندر - مگر وہ میری ناک پر کیا چیز پھٹی تھی
 اور وہ دھماکہ کیے ہوا تھا - میں تو سمجھا تھا کہ اندر کوئی دشمن گروپ
 پہنچ گیا ہے " بو فیلو نے اہتمائی حریت بھرے بلکہ بو کھلانے ہوئے
 لجے میں کہا - لیکن اس کے لجے میں بے تکلفی نمایاں تھی -

" اب کیا کیا جائے سچیف ہوتے ہی ایسی مخلوق ہیں - ایک چیف
 نے مبارکباد پیش کرنے کا حکم دے دیا اور دوسرے چیف کی ناک
 تک جب مبارکباد پہنچی تو چیف صاحب خوفزدہ ہو کر بھاگ نکلے " -
 عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیا - کیا مطلب - کیا یہ کوئی شرارت تھی " بو فیلو نے ہاتھ
 میں پکڑا ہوا ریوال وجیب میں رکھتے ہوئے قدرے شرمندہ سے لجے میں
 کہا۔

" یہ مبارکباد تھی اور اب خالی مبارک رہ گئی ہے - اس میں باد
 بھرنے کے چکر میں میرے دونوں پھیپھڑے خالی ہو گئے اور تمہاری
 ناک نے ایک لمحے میں باد نکال دی - وہ دیکھو - وہ پڑی ہے
 مبارک " عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مبارک - وہ کیا ہوتی ہے " بو فیلو نے حیران ہوتے ہوئے
 کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر پڑا پھٹا ہوا غبارہ اس
 طرح اٹھایا جیسے وہ کوئی اہتمائی خطرناک چیز ہو۔

" اوہ - یہ تو بیلیون ہے - یہ ہاں کیسے آگیا " بو فیلو نے حریت

”کیا ہوا۔ یہ تم سب کیوں کھرے ہو گے ہو۔ کیا بھاگنے کا ارادہ ہے۔“..... عمران نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”پرام مسٹر صاحب تشریف لائے ہیں۔“..... بو فیلو نے غصیلے لجھ میں اور ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”انہیں بیٹھا رہنے دیجئے۔“ انہوں نے فاک لینڈ کے لئے جو کار نامہ سرانجام دیا ہے میرا تو دل چاہتا ہے کہ میں ان کے سامنے دست بستہ کھڑا رہوں۔“..... پرام مسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اے۔ اوہ۔ یہ آواز تو واقعی پرام مسٹر صاحب کی ہے۔“..... عمران نے یکفت بو کھلانے ہوئے لجھ میں کہا اور دوسرے لجھ اس نے بو کھلانے ہوئے انداز میں اٹھنے کی کوشش کی تو کرسی سمیت فرش پر جا گرا۔

”پلیز عمران صاحب۔ کچھ پا کیشیا کی عمت کا ہی خیال کریں۔“..... یکفت صدر نے آگے بڑھ کر زمین پر گرے ہوئے عمران کو اٹھاتے ہوئے آہستہ سے کہا جبکہ تنور کا پھرہ عمران کی اس حرکت پر بڑی طرح بگڑ سا گیا تھا۔

”پا کیشیا کی عمت۔ کہاں ہے۔“..... عمران نے اٹھ کر اس طرح اوہ را دردیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ کسی کو تلاش کر رہا ہو۔

”اب اگر تم نے ایسی حرکت کی تو تمہیں گولی مار دوں گا۔“..... تنور نے آہستہ سے پا کیشیا کی زبان میں کہا لیکن اس کے لجھ میں غراہٹ تھی۔

عمران نے چونک کر سنجیدہ لجھ میں کہا۔

”ہاں۔ اب دونوں لیبارٹریوں پر فاک لینڈ کا قبضہ مکمل ہو چکا ہے فاک لینڈ کے سائنسدان وہاں پہنچ چکے ہیں اور پرام مسٹر صاحب اس کے لئے خصوصی طور پر تمہارا شکریہ ادا کریں گے۔“..... بو فیلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کتنا ادا کریں گے۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”کتنا۔ کیا مطلب۔“ میں نے کہا ہے شکریہ ادا کریں گے۔“..... بو فیلو نے عمران کے اس طرح چونکنے پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”وہی تو پوچھ رہا ہوں کہ کتنا ادا کریں گے۔ واپسی کا کرایہ نکال کر کچھ نجی بھی جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور بو فیلو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”پرام مسٹر صاحب بھی تمہاری انہی باتوں پر حیران ہوتے ہیں۔“

میں نے بڑی مشکل سے انہیں سمجھایا ہے کہ ایسی باتیں کرنا تمہاری عادت میں شامل ہے۔“..... بو فیلو نے ہنسنے، ہوئے کہا اور پھر اس سے چہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی کرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا ادھیر عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سوٹ میں ملبوس ایک اور آدمی بھی اندر داخل ہوا۔

”پرام مسٹر صاحب۔“..... بو فیلو نے آہستہ سے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ صدر اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن عمران اسی طرح بیٹھا رہا۔

ساتھ دیا ہے اور اب حکومت پاکیشیا کو مکمل یقین ہے کہ فاک لینڈ اور پاکیشیا کے درمیان ہر سطح پر تعاون میں بے پناہ اضافہ ہو گا۔ یہ لفظ عمران نے بولتے ہوئے کہا۔ اب اس کے پھرے پر اہتمائی محسوس سنجیدگی طاری تھی۔ ایسی سنجیدگی جیسے اس کے پھرے پر زندگی بھر کبھی مسکراہٹ تک نہ آئی ہو۔ پرائم منسٹر صاحب کے پھرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”بالکل ایسا ہی، ہو گا۔ اب چونکہ آپ سنجیدہ ہو گئے ہیں اس لئے میں آپ سے خاص طور پر یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھ سے ہبھی ملاقات میں کہا تھا کہ اسرا ایل کی فاک لینڈ میں تین خفیہ لیبارٹریاں ہیں لیکن آپ نے جو ریکارڈ ہمیں دیا ہے اس میں دو لیبارٹریوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ کیا واقعی کوئی تیسری لیبارٹری بھی ہے یا آپ نے صرف انداز ایسا کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”لیبارٹریاں تو واقعی تین ہیں لیکن ان میں سے ایک لیبارٹری ایسی ہے جس کا کوئی ریکارڈ فنک کے پاس نہیں ہے اور نہ اس کے بارے میں علم تھا اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ دونوں لیبارٹریاں جن کا ریکارڈ ملا ہے اور جس پر آپ نے قبضہ کیا ہے یہ اسرا ایل کے لئے اس قدر اہمیت نہیں رکھتیں جس قدر وہ تیسری لیبارٹری اہمیت رکھتی ہے۔ اب تک آپ نے جو کارروائی کی ہے اس پر یقیناً اسرا ایل نے کوئی احتجاج نہ کیا، ہو گا کیونکہ اسے یہی معلوم ہے کہ تیسری لیبارٹری محفوظ

”حرکت میں تو برکت ہے۔ میرا مطلب ہے مبارک ہوتی ہے اور تم مجھے حرکت سے یعنی مبارک سے منع کر رہے ہو۔ جبکہ تمہارے چھیف کا حکم ہے کہ تمہیں مبارک میرا مطلب ہے حرکت پیش کی جائے۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس طرح اطمینان سے کری پر بیٹھ گیا جیسے اب تک کچھ ہوا بھی نہ ہو۔ جبکہ بو فیلو نے صدقہ اور اس کے ساتھیوں کا پرائم منسٹر سے تعارف کرانا شروع کر دیا۔

”مجھے آپ لوگوں سے مل کر بے حد سرگزشت ہوئی ہے۔ میں نے تو چاہا تھا کہ ایک شاندار تقریب منعقد کی جائے جس میں آپ حضرات کو شاندار خراج تحسین پیش کیا جائے۔ آپ لوگوں نے اپنی جان پر کھیل کر فاک لینڈ کو اسرا ایل کے آکٹوپس جیسے پنجوں سے بچایا ہے۔ اب ہم کھل کر اسرا ایل کے خلاف کام کر سکیں گے۔ ہم اس کے لئے آپ سب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔ ہم نے سرکاری طور پر بھی حکومت پاکیشیا کو شکریہ کا خط لکھا ہے۔۔۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی خصوصی کری پر بیٹھ گئے۔ ان کے پیچے آنے والا آدمی ان کی کری کے عقب میں بڑے چوکنا انداز میں کھڑا ہو گیا تھا۔

”جواب۔ پرائم منسٹر صاحب۔ میں بھی حکومت پاکیشیا کی طرف سے آپ کا اور آپ کی حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اسرا ایل کے بے پناہ دباؤ کے باوجود ہمیشہ درپرده حکومت پاکیشیا کا

چہرہ بڑی طرح سخن ہو گیا تھا اور آنکھیں ابل کر باہر نکل آئی تھیں۔ اس کے حلق سے اب خر خراہٹ کی آوازیں نکلنے لگی تھیں۔

"یہ۔۔۔ یہ تو میرا ذاتی محافظہ ہے۔۔۔ یہ تو اہتمائی با اعتماد ترین آدمی ہے۔۔۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ پرائم منسٹر نے یہ لفظ چھینتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کا با اعتماد ترین ذاتی محافظہ اسرائیل کا اہتمائی تربیت یافتہ ایجنت ہے۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ لفظ

اس آدمی کی گردن سے پیرہنایا اور پھر کوٹ کی جیب سے کلپ ہمہنگی

ٹکال کر اس نے جھک کر اس آدمی کو پلٹ کر اوپر دھا کیا اور دوسرے

لمحے اس نے اہتمائی برق رفتاری سے اس کی دونوں کلاسیاں اکٹھی کر

کے ان میں ہمہنگی نگادی۔۔۔ گردن پر بے پناہ دباؤ کی وجہ سے وہ آدمی پیر

ہٹ جانے کے باوجود اپنے آپ کو پوری طرح حرکت نہ دے پا رہا تھا۔

"عمران۔۔۔ یہ ہمیری ہے۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب کا اہتمائی با اعتماد

آدمی۔۔۔ بو فیلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے اسی لئے اسے زندہ رکھا ہے تاکہ پرائم منسٹر صاحب خود

اپنے کانوں سے اس سے تفصیل سن لیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔۔۔

"بو فیلو۔۔۔ ہمیری کی ہمہنگی کھلواو۔۔۔ میں اس کی گارنٹی دیتا ہوں۔۔۔

عمران صاحب کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ اچانک پرائم منسٹر نے سیکرٹ سروس کے چیف بو فیلو سے مخاطب ہو کر اہتمائی تحکماں لمحے میں کہا۔

"یہ سر۔۔۔ بو فیلو نے کہا اور ہمیری کی طرف بڑھنے لگا ہے صدر

ہے اور محفوظ رہے گی۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کو علم ہے تو پلیز۔۔۔ آپ فاک لینڈ پر مزید یہ احسان بھی کر دیں کہ اس لیبارٹری کے بارے میں حکومت فاک لینڈ کو مطلع کر دیں۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب نے بڑے منٹ بھرے لمحے میں کہا۔

"میں آپ کے کان میں تو کہہ سکتا ہوں بشرطیکہ یہ بات پروٹو کوں کے خلاف نہ ہو۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھ کر پرائم منسٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ مگر یہاں تو کوئی ایسا آدمی نہیں ہے کہ۔۔۔ پرائم منسٹر نے قدرے بو کھلانے ہوئے لمحے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کرہ ایک دھماکے کے ساتھ ساتھ چھختے۔۔۔ لوچ اٹھا اور پرائم منسٹر کے ساتھ ساتھ بو فیلو اور عمران کے ساتھی بھی بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے۔۔۔

"خردار۔۔۔ اگر حرکت کی تو۔۔۔ عمران نے زمین پر گرے ہوئے آدمی کی گردن پر رکھے ہوئے پیر کو موڑتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ وہی آدمی تھا جو پرائم منسٹر کے عقب میں کھڑا ہوا تھا۔۔۔ عمران نے پرائم منسٹر کی کرسی کے قریب پیچ کر اچانک دونوں ہاتھوں سے کرسی کے قدرے دائیں طرف کھڑے آدمی کو اٹھا کر زمین پر پیچ دیا تھا اور یہ دھماکہ اس آدمی کے نیچے گرنے کا ہی تھا اور پیچ بھی اسی کے حلق سے نکلی تھی۔۔۔ اس آدمی نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے حرکت کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔ اس آدمی کے عمران کی لات کی طرف اٹھے ہوئے ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گر گئے تھے۔۔۔ اس کا

”پرامِ منسٹر صاحب کے ہاتھوں میں ہتھکڑی لگا دو۔..... عمران۔“
 نے یکلخت پختہ ہونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کاریوالو والہ ہاتھ بھلی کی تیزی سے گھوما اور ساتھ کھڑے ہوئے بو فیلو کی کنٹی پر ریو الور کا دستہ اتنی قوت سے لگا کہ بو فیلو جسے شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ عمران اس پروار بھی کر سکتا ہے۔ چیختا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی انھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے تیزی سے موڑ دیا۔ اوہ تنور عمران کے منہ سے بات نکلتے ہی بھوکے عقاب کی طرح پرامِ منسٹر صاحب پر جھپٹ پڑا تھا۔ پرامِ منسٹر صاحب کے حلق سے چینیں نکلنے لگیں کیونکہ تنور نے اس کا ذرہ برابر بھی لحاظ نہ کیا تھا اور اسے اٹھا کر یوں فرش پر پچ دیا تھا کہ جیسے وہ فاک لینڈ کا پرامِ منسٹر ہو بلکہ ایک معمولی سا مجرم ہو۔ دوسرے لمجھ وہ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال چکا تھا اور اسی لمجھ عمران نے بھی بو فیلو کی گردن سے پیر ہٹایا۔

”آئی۔ ایم سوری بو فیلو۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم اپنے پرامِ منسٹر کو بچانے کے لئے لا محالہ مداخلت کرتے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ۔ تم پاگل ہو گئے ہو۔ تھہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہ تم نے کیا کر دیا ہے۔ اودہ۔ اودہ۔ تم نے پرامِ منسٹر کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال دی ہے۔ میں نے تھہاری تعریفیں کر کر کے پرامِ منسٹر صاحب کے کان کھالتے تھے اور تم فنے۔ چھوڑ دو انہیں چھوڑ دو۔ اب

نے اٹھا کر کھڑا کر دیا تھا اور اس کا بازو پکڑے ہوئے تھا۔
 ”رک جاؤ بو فیلو۔ ورنہ۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریو الور نکال لیا۔

”کیا۔ کیا مطلب تم ہم پر ریو الور نکال رہے ہو۔ تھہاری یہ جرأت جہیں معلوم نہیں کہ کسی ملک کے پرامِ منسٹر پر ریو الور نکالنا غداری ہے اور اس کی سزا موت ہے اور تم یہ اسلخہ ہہاں لے کیے آئے۔ کیا تھہاری تلاشی نہیں لی گئی تھی۔..... پرامِ منسٹر نے غصے سے چینتے ہوئے کہا۔ ان کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور چہرہ غصے کی شدت سے سُخ ہو کر رہ گیا تھا۔

”یہ کیا کر رہے ہو نا ٹسنس۔ سریو الور جیب میں ڈالو۔ ورنہ۔“ اس بار بو فیلو نے بھی غصے سے چینتے ہوئے کہا۔

”خاموش رہو۔ ورنہ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میرا نشانہ کیسا ہے۔..... عمران نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تنور سے مخاطب ہو گیا۔

”تنور۔ یہ ہتھکڑی پکڑو۔..... عمران نے دوسرے ہاتھ سے جیب میں سے ایک اور کلپ ہتھکڑی نکال کر تنور کی طرف پھینکتے ہوئے کہا تو تنور نے ہتھکڑی جھپٹ لی۔

”کیا۔ کیا مطلب کیا اب تم کسی اور کو ہتھکڑی لگاؤ گے۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ بلا و سکورٹی فورس کو۔..... پرامِ منسٹر نے یکلخت پختہ ہوئے کہا۔

نے ایک جھٹکے سے اسے وہیں کھڑا رکھا۔
"خبردار۔ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا۔"..... تنور نے
غذاتے ہوئے کہا تو پرائم منسٹر جسے یقینت سام سا گیا۔

"بو فیلو یقین کرو یہ فاک لینڈ کا رائیم منسٹر نہیں ہے۔ یہ ماسک
میک اپ میں ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بو فیلو بھلی
کی سی تیزی سے پرائم منسٹر کی طرف بڑھا۔ پرائم منسٹر نے اپنا چہرہ
بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن تنور نے اس کا دوسرا بازو بھی پکڑ دیا
اور چند لمحوں بعد جب بو فیلو نے پرائم منسٹر کی گردن پر تیزی اور بے
چینی سے ٹھولتے ہوئے ہاتھ ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھانے تو ایک پستا
ساماسک اوپر کو اٹھتا چلا آیا اور جب یہ ماسک علیحدہ ہوا تو وہاں پرائم
منسٹر کی بجائے ایک قطعی مختلف آدمی کھڑا ہوا تھا۔

"براڈلے تم اور پرائم منسٹر کے میک اپ میں۔"..... بو فیلو نے
اہتمامی حریت بھرے لجھے میں کہا لیکن براڈلے نے کوئی جواب نہ دیا۔
"یہ کون صاحب ہیں۔ ان کا تعارف تو کراؤ۔"..... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ دارالحکومت کا پولیس چیف براڈلے ہے۔"..... بو فیلو نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو یہ صاحب ہیں فنک سنڈیکیٹ کے اصل کرتا وہر تا۔"..... عمران
نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔"..... بو فیلو نے چونک کر عمران کی طرف

بھی وقت ہے۔ میں سنپھال لوں گا۔ تم انہیں چھوڑ دو۔"..... بو فیلو
نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بے اختیار چھپخھ کر کہنا شروع کر دیا۔

"ادھر تنور نے پرائم منسٹر کے ہاتھوں میں ہٹکڑی ڈال کر اسے
ایک جھٹکے سے کھڑا کر دیا تھا۔ پرائم منسٹر صاحب کا چہرہ پتھر کی طرح
سپاٹ تھا اور آنکھیں پھیل کر کانوں سے جالگی تھیں۔ چہرے پر ایسی
دہشت تھی جیسے دنیا کا کوئی عجوبہ ان کی نظروں کے سامنے آگیا ہو۔
حریت اور غصے کی شدت سے ان کی قوت گویا نی بھی جیسے سلب ہو کر
رہ گئی تھی۔

"تم نے میری تعریفیں کی ہیں تو چلو میں عمت بھی تمہارے کھاتے
میں ڈال دیتا ہوں کہ پرائم منسٹر کے چہرے پر موجود ماسک بھی تم
اپنے ہاتھوں سے اتار دو۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہ رہے ہو۔"..... بو فیلو عمران کی بات سن کر بے
اختیار چھختا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ عمران کے سب ساتھیوں کی
نظریں بھی پرائم منسٹر پر جم سی گئی تھیں حتیٰ کہ خاموش کھڑا ہوا ان کا
ذاتی محافظ بھی حریت نے پرائم منسٹر کو دیکھنے لگا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا کہ رہے ہو۔ کیا تم واقعی پاگل ہو گئے ہو تم نے
مجھیانک جرم کیا ہے ناقابل تلافی جرم۔ تم نے ملک کے منتخب پرائم
منسٹر کو ذلیل کیا ہے۔"..... پرائم منسٹر نے اچانک غصے کی شدت سے
چھختے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یقینت دروازے کی طرف
جانے کے لئے قدم بڑھانے لیکن اس کا بازو پکڑے ہوئے کھڑے تنور

موجود ہے تو میں یہاں آگیا۔ یہاں اس سٹنگ روم میں آنے سے پہلے میں نے اس کے متعلق معلوم کیا تو تپہ چلا کہ پرائیم منسٹر صاحب اپنے خصوصی کمرے میں پولیس چیف کے ساتھ ضروری کام میں مصروف ہیں اور ان کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرپ نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں یہاں آگیا پھر اپنے کام پرائیم منسٹر صاحب آگئے۔ میں پرائیم منسٹر صاحب سے تمہارے ساتھ تفصیلی ملاقات کر چکا تھا اس لئے اس کے اندر داخل ہوتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ پرائیم منسٹر صاحب نہیں ہیں۔ پھر میں ٹسلی کے لئے کرسی سمیت نیچے فرش پر گر گیا اور پھر مجھے حتی طور پر یقین ہو گیا کہ یہ پرائیم منسٹر بہر حال نہیں ہے کیونکہ ملاقات کے دوران میں نے پرائیم منسٹر صاحب کے دائیں ہاتھ کی ایک انگلی کے بالکل سرے پر ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سا تل دیکھا تھا۔ پھر اس کے ہاتھ کا رخ نیچے کی طرف تھا اس لئے میں فرش پر گر گیا اور پھر میں نے دیکھ دیا کہ اس کے ہاتھ کی انگلی پر تل نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ جب اس نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھے کمل یقین ہو گیا کہ یہ پرائیم منسٹر نہیں ہے۔ کیونکہ میں پرائیم منسٹر صاحب سے تفصیلی ملاقات کر چکا تھا جبکہ اس کا اندازایی تھا جسے میں پہلی بار مل رہا ہوں اس طرح صورت حال میری سمجھ میں آگئی۔ گو ما سک میک اپ اہتمائی مہارت سے کیا گیا تھا لیکن جب مجھے یقین ہو گیا تو پھر ما سک میک اپ چاہے جتنی بھی مہارت سے کیا جائے بہر حال چیک کر لیا جاتا ہے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو بوفیلو کے چہرے پر اہتمائی حریت کے

دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم سیکرٹ سروس کے چیف ہو بوفیلو اور مجھے معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا دائرہ کار صرف ملک سے باہر کی تنظیموں کے ساتھ رہتا ہے۔ تمہیں اندر ونی طور پر کام کرنے والے لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل نہیں ہیں۔ فنک سنڈیکیٹ صرف بدمعاشوں کے ایک نوٹے کا نام نہیں ہے۔ فنک سنڈیکیٹ میں اصل اہمیت ان مختلف گروپس کی ہے جنہیں کوئی نام نہیں دیا جاتا۔ صرف گروپس کہا جاتا ہے۔ یہ گروپس بالکل سیکرٹ سروس اور خفیہ اجنسیوں کے انداز میں کام کرتے ہیں۔ ان کی تربیت بھی اسی انداز میں کی جاتی ہے جو ریکارڈ بینک لا کر سے ملا اس میں صرف سنڈیکیٹ کے بدمعاشوں اور جرائم پیشہ افراد کے متعلق معلومات موجود تھیں۔ ان گروپس کے بارے میں قطعاً کوئی مواد نہ تھا۔ جبکہ میرا مقصد ان گروپس کا خاتمه تھا۔ پھر سنڈیکیٹ کا ایک ایسا آدمی میرے ہاتھ لگ گیا جو ان میں سے ایک گروپ ہے فنک نرست کا نام دیا گیا تھا اس سے متعلق تھا میں نے اس سے تمام معلومات اگوا لیں۔ اس سے مجھے تپہ چلا کہ ان گروپس کا چیف دراصل برادرے نامی ایک آدمی ہے لیکن وہ اس کے بارے میں تفصیل نہ جانتا تھا۔ پھر میں نے برادرے کے بارے میں جب مزید معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ برادرے دراصل پولیس چیف ہے اور فنک سنڈیکیٹ گروپس کا اصل کرتا دھرتا ہی ہے۔ پھر معلوم ہوا کہ پولیس چیف پرائیم منسٹر ہاؤس میں

سخت بے عزیٰ ہو جائے گی۔ تم جاؤ اور کسی خفیہ راستے سے پرائی منسٹر صاحب کو مہاں لے آؤ۔ اگر تمہیں ایسے راستے کا علم نہ ہو تو اس، ہمیں کو یقیناً علم ہو گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے جتاب۔ آپ آئیں"..... ہمیں نے جس کے ہاتھ اب آزاد ہو چکے تھے۔ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور بو فیلو سر ملاتا ہوا اس کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھا اور پہنچ لمحوں بعد وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔

"براڈلے صاحب کو کرسی پر بٹھا دو"..... عمران نے تنور سے کہا اور تنور نے اسے ایک کرسی پر دھکیل دیا۔

"عمران صاحب۔ ایسی سچوں شن پہلے تو کبھی سامنے نہیں آئی کہ کوئی آدمی پرائی منسٹر کا روپ دھار لے۔ یہ تو بہت بڑا اقدام ہے"۔ صدر نے حریت بھرے لجھے میں کہا۔

"یہ اقدام صرف اس تنیری لیبارٹری کو بچانے اور ہم سب کو ختم کرنے کے لئے انھایا گیا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ ہمیں ختم کرنے۔ وہ کیسے"..... صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تنور۔ براڈلے صاحب کی تلاشی لو"..... عمران نے کہا تو تنور نے آگے بڑھ کر کرسی پر بیٹھے ہوئے براڈلے کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس نے تھوڑی در بعد کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک چھوٹا مگر

ساتھ ساتھ شرمندگی کے تاثرات بھی نمایاں ہوتے چلے گئے۔

"آئی ایم سوری عمران۔ تم واقعی میری موقع سے بھی کہیں زیادہ ذہین آدمی ہو۔ بہر حال اب پرائی منسٹر صاحب کو فوری تلاش کرنا ہے یہ اہتمامی خطرناک صورت حال ہے"..... بو فیلو نے کہا۔

"جا کر اس خصوصی کمرے کو چکیک کرو۔ مجھے یقین ہے کہ پرائی منسٹر صاحب وہیں کسی صوفے کی آڑ میں یا کسی الماری میں بے ہوش پڑے ہوں گے اور ہاں۔ ہمیں صاحب کو بے شک ساتھ لے جاؤ کیونکہ یہ آدمی غلط نہیں ہے۔ میں نے اسے صرف اس لئے بے بس کیا تھا کہ یہ بہر حال پرائی منسٹر صاحب کا ذاتی محافظ ہے۔ اگر میں ہمیط پرائی منسٹر پر ہاتھ ڈال دیتا تو اس نے ہم پر فائز کھول دینا تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صدر کو اشارہ کر دیا کہ وہ ہمیں کی ہمہ کڑی کھول دے۔

"میں اسے ساتھ لے جاتا ہوں تاکہ یہ خود نشاندہی کر دے کہ پرائی منسٹر صاحب کہاں ہیں"..... بو فیلو نے براڈلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ یہ حماقت ہو گی۔ یہ اس کمرے میں بطور پرائی منسٹر داخل ہوا ہے۔ اب اگر یہ اس کمرے سے بطور براڈلے باہر گیا تو پورے پرائی منسٹر ہاؤس میں چہ میگوںیاں شروع ہو جائیں گی اور اگر یہ خبر اخبار میں آگئی کہ اس طرح پرائی منسٹر کو بے بس کر کے اس کے میک اپ میں ایک دوسرا آدمی کام کرتا رہا ہے تو پورے فاک لینڈ کی

بنا یا کہ تم نے تیسری لیبارٹری کی بات کی ہے تو مجھے فوراً ایکشن میں آتا پڑا۔..... براڈلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بد قسمتی سے میں ان لیبارٹریوں کے بارے میں کافی کچھ چانتا ہوں جن دو لیبارٹریوں کا ریکارڈ فنک سے ملا۔ ان لیبارٹریوں کی تفصیل دیکھنے کے بعد مجھے معلوم ہو گیا کہ اصل میں لیبارٹری تیسری ہو گی کیونکہ ان دونوں لیبارٹریوں میں صرف ایک میزائل کے خصوصی پارٹس بنائے جاتے تھے۔ ایسے پارٹس جن کی علیحدہ علیحدہ کوئی اہمیت نہ تھی اور اگر ان پارٹس کو اکٹھا کر لیا جائے تو تب بھی ان کی کوئی خاص اہمیت نہیں بنتی لہذا الامحالہ ان پارٹس کو کسی خاص میزائل میں استعمال کیا جاتا ہو گا اور اس میزائل کی اصل فیکٹری وہی ہو گی اور شاید اسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ سارا انتظام کیا گیا کہ دو لیبارٹریاں فنک کے چارج میں دی گئیں جبکہ تیسری لیبارٹری تمہارے چارج میں دے دی گئی اور تمہارا اور فنک کا براہ راست کوئی لٹک نہ رکھا گیا تاکہ تم کسی صورت بھی سامنے نہ آسکو۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر ان کا لٹک کیسے ہوتا ہو گا عمران صاحب۔“..... خاور نے کہا۔ ”میرے اندازہ ہے کہ ان کا رابطہ اسرا ایل کے کسی اسجھت کے ذریعے ہوتا ہو گا۔“..... عمران نے جواب دیا اور خاور کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے بھی اشیات میں سر ہلا دیتے۔ اسی لمحے کمرے کا ایک اندر ورنی دروازہ کھلا اور پرائی منسٹر صاحب اندر داخل ہوئے۔ ان کے

چھٹا سا پسل نکال یا۔

”یہ جدید لیزر ریز پسل ہے۔ اس کا ایک فائر، تم سب کو ایک لمحے میں پکھلا کر پانی میں تبدیل کر دیتا سچوشن اس تیزی سے بدلتی کہ براڈلے صاحب کو اسے نکلنے اور فائر کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔“..... عمران نے پسل تنویر کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

”تم اب بھی نج نہ سکو گے۔ میرے آدمی باہر موجود ہیں۔“..... یکخت براڈلے نے چھختے ہوئے کہا وہ اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”تم ہماری فکر نہ کرو براڈلے۔ لوگوں نے ہمیں ڈھیٹ ہڈی کا خطاب دیے ہی نہیں دے رکھا۔ ہم واقعی ڈھیٹ ہڈی ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا تمہیں واقعی تیسری لیبارٹری کا علم ہے۔“..... اس بار براڈلے نے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

”یہ تو اب تم بتاؤ گے۔ مجھے الہام تو نہیں ہوتا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم نے پرائی منسٹر صاحب کو کیوں کہا تھا کہ تمہیں تین لیبارٹریوں کا علم ہے۔“..... براڈلے نے چونک کر کہا۔

”کیا تم نے پرائی منسٹر کا روپ دھارنے سے پہلے ان سے معلومات حاصل کی تھیں۔“..... عمران نے جواب دینے کی بجائے اثاثا سوال کر دیا۔

”میرے آدمی پرائی منسٹر کی نقل و حرکت چیک کرتے رہتے تھے کیونکہ وہ ذہنی طور پر اسرا ایل کے خلاف تھے۔ انہوں نے بعد میں مجھے

”اس نے اتنا بڑا اقدام دراصل اس تیسری لیبارٹری کو محفوظ رکھنے کے لئے اٹھایا ہے جس کی تفصیل کا اے ہی علم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسرے گروپس جو اس کے تحت ہیں اس کا ریکارڈ بھی اس کی تحویل میں ہو گا۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس سے کسی علیحدہ کمرے میں پوچھ گھو کریں۔..... عمران نے کہا۔

”بالکل کرو۔ میری طرف سے پوری اجازت ہے۔..... پرائم منسٹر صاحب نے فوراً ہی اجازت دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔..... بو فیلو نے منت بھرے لجھ میں کہا۔ پرائم منسٹر کے سامنے اس نے عمران سے بے تکفانہ لجھ کی۔ بجائے تکلف بھرے انداز میں گفتگو شروع کر دی تھی۔

”سوج لو۔ ایسا نہ ہو کہ پھر تم بھی مجھے محسن کہنے پر بجور ہو جاؤ۔۔۔ عمران نے بدستور بے تکفانہ لجھ میں کہا تو پرائم منسٹر صاحب ایک بار پھر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

”وہ تو میں اب بھی آپ کو کہوں گا۔ آپ میرے ہی نہیں پورے فاک لینڈ کے محسن ہیں۔..... بو فیلو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے محسن بننے سے زیادہ اس بات سے دلچسپی ہے کہ فاک لینڈ میں اسراہیل کی یہ تیسری لیبارٹری بھی ختم کر دی جائے اور وہ گروپس بھی جو اس فنک سنڈیکیٹ کے تحت کام کرتے ہیں اور انہوں نے دراصل پاکیشیا میں اہم دفاعی فائل ازانے کی کوشش کی تھی۔..... عمران نے

پچھے بو فیلو اور اس کے پیچھے، ہمیری تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے انھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

”عمران صاحب۔ آپ نہ صرف میرے محسن ہیں بلکہ پورے فاک لینڈ کے بھی محسن ہیں۔..... پرائم منسٹر نے اتنا بھی جذباتی لجھ میں کہا اور پھر سارے پرونوکوں بالائے طاق رکھ کر وہ بڑے جذباتی انداز میں آگے بڑھ کر عمران سے باقاعدہ بغل گیر ہو گئے۔ جذبات کی شدت سے ان کا پھرہ سرخ ہو رہا تھا۔

”نج۔ نج۔ جتاب۔ محسن کو زندہ رہنے کا بھی حق ہے۔..... عمران نے گھٹے گھٹے لجھ میں کہا تو پرائم منسٹر صاحب بے اختیار ہنستے ہوئے پیچھے ہٹ گئے اور پھر وہ عمران کے ساتھیوں کی طرف مڑ گئے۔ انہوں نے سب سے بڑے گرجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور سب نے اپنا اپنا تعارف ان سے کرایا۔

”مجھے بو فیلو نے تفصیل سے بتا دیا ہے۔ اس پولیس چیف نے فون کر کے مجھ سے سیکرٹ گفتگو کے لئے وقت مانگا اس نے کہا کہ وہ فنک سنڈیکیٹ کے سلسے میں ایک خصوصی انشاف کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ یہ پولیس چیف جیسے اہم ہمہ بے پر تھا۔ اس لئے میں نے وقت دے دیا اور پھر اس نے اچانک میرے سپروار کر دیا اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد بو فیلو نے مجھے ہوش دلایا۔..... پرائم منسٹر صاحب نے کرسی پر جھکائے بیٹھے ہوئے براڈلے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

نے آپ کی بے حد تعریف کی ہے۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکر ہے کہ آپ کی بات میری ڈیڈی سے نہیں ہوئی۔ ورنہ شاید
آپ مجھے کھانا کھلانا تو ایک طرف مجھ سے بات کرنا بھی گوارا نہ
کرتے۔۔۔ عمران نے بے اختیار ہو کر کہا۔

”باپ اپنے بیٹے کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔۔۔ تنیر نے آہستہ
سے کہا تو عمران نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور پرائم
منسٹر صاحب ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ اس کے ساتھ ہی
عمران اور دوسرے ساتھی بھی ہنس پڑے اور پھر وہ پرائم منسٹر صاحب
کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ بو فیلو برادر لے کو بازو
سے پکڑے اندر وہی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کھانے کے وقت تک رپورٹ مل جائے گی یا کھانا نہیں ہونے
کے بعد ملے گی۔۔۔ عمران نے بو فیلو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کھانے سے بہت بہلے۔۔۔ بو فیلو نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے سر بلادیا۔

”پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ وہ سب ایک اور کمرے میں پہنچ گئے
پرائم منسٹر صاحب نے ان کے ساتھ بیٹھ کر مشروب پیا اور پھر ایک
ضروری میٹنگ کا کہہ کر وہ چلے گئے۔

”عمران صاحب۔ آپ نے اس قدر اہم آدمی کو بو فیلو کے حوالے
کیوں کر دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بو فیلو کے بس کا نہیں ہے۔۔۔

”آپ فکر نہ کریں۔ سب کچھ آپ کی مرضی کے مطابق ہو جائے
گا۔۔۔ بو فیلو نے بڑے باعتماد لمحے میں کہا۔
”اوکے۔۔۔ پھر مجھے اجازت۔۔۔ عمران نے پرائم منسٹر صاحب کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ارے نہیں۔۔۔ ابھی نہیں۔ آپ مرے پر سفل مہمان ہیں اور میں
چاہتا ہوں کہ آج رات کا کھانا آپ لوگوں کے ساتھ کھانے کا اعزاز
حاصل کروں۔۔۔ پرائم منسٹر صاحب نے کہا
”اوہ۔ جتاب۔۔۔ آپ کے لئے اعزاز نہیں۔۔۔ ہمارے لئے اعزاز
ہوگا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ کیوں۔۔۔ میرے لئے کیوں اعزاز نہ ہوگا۔۔۔ پرائم منسٹر
صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اس لئے جتاب کہ اعزاز مرتبے کو کہتے ہیں اور پرائم منسٹر سے بڑا
مرتبہ اور کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ البتہ ہمیں یہ مرتبہ ضرور مل جائے گا کہ ہم
نے پرائم منسٹر صاحب کے ساتھ کھانا کھایا ہے۔۔۔ کم از کم میں پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے چیف صاحب پر تو رعب جما سکتا ہوں ناں۔۔۔
عمران نے کہا تو پرائم منسٹر سارا پروٹو کوں بھول کر ایک بار پھر قہقہہ
مار کر ہنس پڑے۔۔۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف صاحب سے تو میری بات نہیں
ہوئی۔۔۔ البتہ سیکرٹری وزارت خارجہ سے میری بات ہوئی ہے۔۔۔ انہوں

ہوئے لبجے میں کہنا شروع کیا لیکن گھبراہٹ کی شدت سے اس سے فقرہ
مکمل نہ ہو رہا تھا۔

"یہی کہنا چاہتے ہو ناں کہ براڈلے کو گولی مار دی گئی ہے۔" عمران
نے مسکراتے ہوئے اس کی بات کاشتے ہوئے کہا تو بوفیلو بے اختیار
اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا۔"..... بوفیلو نے
حریت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ پر ام منسٹر کی عدم موجودگی میں اس کا لبجہ
ایک بار پھر بے نکفانہ ہو گیا تھا۔

"ایسے آدمیوں کا انجام یہی ہوا کرتا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں
ہے۔"..... عمران نے بڑے مطمئن لبجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک گارڈنے اسے گولی مار دی اور پھر خود کشی کر لی۔
میرے تصور میں ہی نہ تھا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔"..... بوفیلو نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"شکر کرو کہ اس نے خود کشی سے پہلے تمہیں گولی نہیں مار دی۔
ویسے تم خواہ مخواہ اسے خود کشی کہ رہے ہو۔ اس کے جسم میں نیقیناً
کوئی بھم پھٹا ہو گا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ اچانک دھماکہ ہوا اور اس کے جسم کے پرخچے اڑ گئے
مگر۔ مگر تمہیں۔"..... بوفیلو کا چہرہ حریت کی شدت سے بگزسا گیا تھا۔

"مجھے معلوم تھا کہ ایسا ہی ہوتا تھا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ اسرائیلی
اپنے اس قدر اتم آدمی کو اٹھینا سے تمہارے حوالے کر دیں گے۔"

پر ام منسٹر صاحب کے جاتے ہی صدر نے کہا۔
"تو میں اس کا کیا کرتا۔ اچار ڈالتا۔"..... عمران نے منہ بنتے
ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ آپ خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ براڈلے کو اس تیری
لیبارٹری کے بارے میں بھی علم ہے اور وہ فنک سنڈیکٹ کے
خصوصی گروپس کا بھی انچارج ہے۔"..... صدر نے حیران ہوتے
ہوئے کہا۔

"وہ تو میں نے بوفیلو اور پر ام منسٹر پر رعب جمانے کے لئے کہا تھا
ورث اسرائیلی اتنے احمد نہیں ہیں جتنا ہم انہیں سمجھتے ہیں۔"..... عمران
نے جواب دیا تو صدر کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار اچھل
پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے یہ بسب ڈرامہ کیا تھا۔"..... صدر نے
اہتمائی حریت بھرے لبجے میں کہا۔

"ابھی جب بوفیلو بو کھلایا ہوا آئے گا کہ براڈلے کو گولی مار کر
ہلاک کر دیا گیا ہے تب ڈرامہ مکمل ہو گا۔"..... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر ہی ہوا۔ اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی
بات ہوتی۔ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور بوفیلو اہتمائی
و حشت زده انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہوانیاں اڑ
رہی تھیں۔

"عمران۔ عمران۔ وہ۔ وہ۔"..... بوفیلو نے بری طرح گھبرائے

"اوہ - اوہ - واقعی یہ تو وہی معلومات ہیں جو میں اس براڈلے سے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ مگر یہ تمہارے پاس کسیے لگئے۔" بو فیلو نے اہتمائی پاگلوں جسیے انداز میں کہا۔

"تمہیں فاک لینڈ والوں نے شاید کسی خاص سفارش کی بنابر سیکرٹ سروس کا چیف بنادیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر براڈلے کو ان کا عالم ہوتا تو براڈلے اس طرح ہمارے سامنے آنے کا رسک لیتا براڈلے کو اس کا کوئی علم نہیں تھا۔ اسی لئے تو میں نے اطمینان سے اسے تمہارے حوالے کر دیا تھا جس پر میرا ساتھی صدر بھی مجھ سے ناراض ہو رہا تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر - پھر - یہ کاغذات - یہ کہاں سے لگے۔" بو فیلو نے پھوٹ جسیے تھمس سے پوچھا۔

"میں اپنے ساتھیوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر اور میک اپ کر کے سیدھا واپس فنک پیلس گیا تھا اور پھر میں نے وہاں کی اہتمائی تفصیلی تلاشی لی۔ وہاں کے ایک اہتمائی خفیہ سیف سے مجھے یہ لفافہ مل گیا جبکہ اس کے ساتھ ایک اور کاغذ ملا جس میں اس بنک کا نام اور لاکر کے بارے میں کوڈ بھی تفصیل سے درج تھا۔ اسراہیل کے لئے اصل اہمیت ان کاغذات کی تھی اس لئے فنک نے انہیں اپنے پاس رکھا ہوا تھا جبکہ سنڈیکٹ کے بارے میں مواد اس نے بنک لا کر میں اس لئے رکھوا دیا تھا تاکہ عام طور پر یہی سمجھا جائے کہ تمام ریکارڈ بنک لا کر میں ہے۔ پھر میں نے باہر آگر فنک پیلس کو اس سپر کمپیوٹر کو ہدایت دے

تمہیں اس بارے میں پہلے سوچتا چاہیے تھا۔" عمران نے جواب دیا۔

"مجھے دراصل اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ میرے آفس کا گارڈ ہی اسراہیل ایجنسٹ ہو گا۔" بو فیلو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"تمہارا گارڈ ایسا نہیں ہو گا۔ اس کی جگہ اسراہیل ایجنسٹ نے لے لی ہو گی۔ بہر حال اب توجہ ہونا تھا، ہو گیا۔" عمران نے کہا۔

"لیکن اب پرائم منسٹر صاحب کو میں کیا جواب دوں گا۔" بو فیلو نے اہتمائی پریشان سے لجھ میں کہا۔

"تم انہیں کہہ دیتا کہ تم نے براڈلے سے تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ لیبارٹری کے متعلق بھی اور گروپس کے متعلق بھی۔ اس کے بعد اسے گولی مار دی گئی۔" عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب - پھر میں انہیں معلومات کہاں سے مہیا کروں گا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" بو فیلو نے چونک کر حریت بھرے لجھ میں کہا۔

"یہ کام میں کر دیتا ہوں۔ آخر تم میرے کلاس فیلو ہو اور دوست بھی۔" عمران نے کوٹ کی اندر ورنی جیب سے ایک لفافہ نکال کر بو فیلو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو بو فیلو بے اختیار انھوں کر کھرا ہو گیا اس نے جلدی سے لفافہ لے کر اسے کھولا۔ اس کے اندر چند کاغذ موجود تھے۔ اس نے کاغذ کھولے اور انہیں تیزی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

"تم - تم میری توقع سے بھی کہیں زیادہ گہرے ہو۔ تمہارے ذہانت کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ مجھے فخر ہے کہ تم میرے کان بولے بھی رہے ہو اور دوست بھی ہو۔"..... بو فیلو نے اہتمائی جذباتی لمحے میں کہا۔

"اس بار تم نے محسن کا لفظ استعمال نہیں کیا۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بو فیلو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تم نے واقعی یہ لفافہ دے کر مجھ پر احسان کیا ہے۔ ورنہ پرائم منسٹر صاحب تو مجھے کچا چجا جاتے۔"..... بو فیلو نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"اے اے۔ تو پرائم منسٹر آدم خور ہیں۔ اسی لئے انہوں نے ہمیں کھانے کی دعوت دی ہے۔"..... عمران نے اہتمائی خوفزدہ سے لمحے میں کہا تو اس بار بو فیلو کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

ختم شد

کرتباہ کر دیا۔ اس کے بعد میں تمہارے پاس آیا تاکہ تم مجھے پرائم منسٹر صاحب سے ملاؤ۔ اس کے بعد کی صورت حال کا تمہیں علم ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"لیکن پھر برادر لے نے کیوں اتنا بڑا رسک لیا کہ پرائم منسٹر صاحب کے میک اپ میں تمہارے پاس آیا۔"..... بو فیلو نے کہا۔

"اسرائیل صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا مجھے اس تیری لیبارٹری اور گروپس کے متعلق معلومات ہیں یا نہیں۔" کیونکہ میں نے پرائم منسٹر صاحب کو کہہ دیا تھا کہ اسرائیل کی تین لیبارٹریاں فاک لینڈ میں ہیں اور یہ بات اسرائیل تک پہنچ گئی۔ یہاں کے حالات تو تم جانتے ہو کہ اسرائیلی ہجمنوں کا یہاں ہر طرف جال پھیلا ہوا ہے۔"..... برادر لے کا مشن یہی تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ اس کے کوٹ کے کار میں جو چھوٹ لگا ہوا ہے وہ دراصل ایک طاقتو رسیور ہے۔" میں اسے پہچانتا تھا لیکن چونکہ میں اسرائیل کو یہ یقین دلانا چاہتا تھا کہ مجھے اس بارے میں معلومات نہیں ہیں تاکہ یہ گروپس فوری طور پر اندر گراونڈ نہ کر دیئے جائیں اور لیبارٹری تباہ نہ کر دی جائے۔" پہنچ گئی کام لینا ہے اس لئے میں نے چیست اسرائیلی حکام تک پہنچ گئی اور وہ مطمئن ہو گئے کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے۔" پہنچ گئی کام لینا ہے اس لئے میں نے تھا کہ برادر لے سے انہوں نے صرف یہی کام لینا ہے اس لئے میں نے اسے تمہارے ساتھ بھیجنے کی حامی بھر لی تھی۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔